تیرے سائے کی امان

از آن فاطمہ

لاسٹ پارٹ

"اداس ہو۔"

وہ جو لان میں کسی نادیدہ نقطے پہ نظریں ٹکائے کھڑی تھی چونک کر عقب سے آنے والی آواز کی جانب متوجہ ہوئی جہاں علایہ کھڑی اسے ہی دیکھ کر مسکرارہی تھی۔وہ بمشکل مسکراتے نفی میں سر ہلاگئی۔

"تمہاری یہ اتری ہوئی صورت دیکھ کر اندازہ ہورہا ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ گہری نگاہوں سے اس کا چہرہ تکتے شرارت سے بولی۔ جزاء نے گہرا سانس فضا میں خارج کیا تھا۔

"ہاں بس تھوڑا تھوڑا۔"

وہ مختصر جواب دیتے دوبارہ اپنے ناخن خرچنے کی جانب توجہ مبذول کرا گئی۔ علایہ نے اس کے انداز پہ حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"کہی تمہیں ایسا تو نہیں لگ رہا ہے کہ میں لاہور سے تھی تو بھائی میرے کسی کام کی بدولت وہاں گئے ہیں۔"

وہ خشمگین نگاہوں سمیت بولی۔اس کی حرکتیں اسے مشکوک لگ رہی تھی تبھی پوچھ بیٹھی۔ جواباً جزاء نے خاموشی سے اس کی جانب دیکھا۔ علایہ کو اپنا شک درست ہوتا محسوس ہوا اس نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

All rights reserved to novelslounge.com

مائی گوڈ جزاء وہ میرے کسی کام سے نہیں گئے وہاں۔انہیں اپنا کوئی کام تھا میں" نے سوچا تم پہ واضح کردوں تاکہ تمہارے دل میں میرے لیے کوئی بدگمانی نہ آئے۔یو نو نا اب ہمارا رشتہ کزنز یا دوست سے ہٹ کر نند بھابھی کا ہوچکا ہے۔ویسے میں تو کبھی تمہاری نند نہیں بنوں گی تم بھی میری بھابھی مت بننا۔" وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔جزاء نے بےتاثر نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا سب یہاں مجھے ہی لیکچر دینے آجاتے ہیں۔"

وہ چڑ کر بولی۔علایہ کے لبوں سے مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔اس نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"جزاء میں بس تم سے ایک دوست ہونے کی حیثیت سے ایک بات کررہی تھی۔"

وہ بمشکل مسکراتے ہوئے بولی۔اس کا لہجہ علایہ کو بے تحاشہ چبھا تھا اس کا بلکل بھی ایسا ویسا ارادہ نہیں تھا کہ کوئی اس کی باتوں سے دکھی ہو۔

All rights reserved to novelslounge.com

"اس دنیا میں کوئی دوست نہیں ہوتا سب اپنے مفاد کیلیے ہی جیتے ہیں۔"

وہ جتانے والے انداز میں بولتے کندھے اچکا گئی۔اس کے جواب پہ علایہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی کیونکہ جزاء کا رویہ اسے کافی بدلا بدلا سا لگ رہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ اندر کی جانب بڑھتی جزاء کی تجسس سے بھرپور آواز پہ وہ واپس مڑتے اس کے مقابل آئی۔

ویسے ایک بات پوچھوں تم نے کل دین کے جانے پہ ان سے یہ کیوں کہا تھا کہ" رشتوں میں اپنا پن نہیں ہے حالانکہ تمہیں بھی ویسی ہی محبت ملتی ہے جیسی مجھے"۔

اس نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔علایہ اس کی بات پہ مدھم سا مسکرائی مگر اس مسکراہٹ میں بھی ایک درد تھا جس سے فقط اس کا دل واقفیت رکھتا تھا۔

ویسے ہی شاید میں اس قول پہ یقین رکھتی ہوں کہ اس دنیا میں ماں باپ واحد وہ" رشتہ ہے جو آپ کا اپنا ہے باقی فقط دنیاوی رشتے ہیں جن کی ڈور بہت نازک ہوتی

All rights reserved to novelslounge.com

ہے فقط ایک غلط فہمی کی بنا پہ یہی رشتے دار جانوں کو آجاتے ہیں۔میری نگاہ میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔"

وہ سادہ سے لہجے میں بولی۔جزاء نے سختی سے لب آپس میں پیوست کیے تھے۔علایہ فضا میں خنکی بڑھتی دیکھ ایک مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتے واپس اندر آگئی۔اس کے جاتے ہی جزاء نے اپنی دکھتی آنکھوں کو دباتے واپس اندر کا رخ کیا۔سب کے کمروں کی لائٹ بند دیکھ اس نے گہرا سانس بڑھتے اپنے کمرے کی جانب قدم بڑھائے۔کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کا رخ اپنے ہینڈ بیگ کی جانب تھا۔اس نے متلاشی نگاہیں اطراف میں گھمائی جیسے کسی کے دیکھنے کا خدشہ ہو معاً اس کی چھوٹی سی پاکٹ سے ایک ساشے برآمد کرتے اس نے اسے اپنی مٹھی میں بھینچا تھا۔دل میں ایک خوف بھی تھا مگر اس کے بغیر گزارا بھی ناممکنات میں سے ایک تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اگلی صبح آسمان میں سورج کا نام و نشان تک نہیں تھا۔آسمان پہ بادلوں نے ڈیرا جمایا ہوا تھا۔سیاہ بادل زمین پہ بارش برسانے کو تیار تھے۔دن میں بھی رات کا پہر معلوم ہورہا تھا۔پرندے چہچہاتے واپس اپنے گھروں کا رخ کرچکے تھے کیونکہ کبھی بھی بارش کے امکان تھے۔دین لاہور کے فلیٹ میں موجود آنے والے وقت کیلیے لائحہ عمل طے کررہا تھا۔اس کا لاہور پہنچتے ساتھ ہی ملک ہاوس کا رخ کرنے کا ارادہ تھا مگر ہلکی ہلکی بوندا باندی کی بدولت وہ مزید کچھ دیر کیلیے ٹھہر گیا تھا۔ایک کام تو اس نے پہلی فرصت میں ہی انجام دے دیا تھا لاہور پہنچتے ساتھ ہی ایک بھی لمحے کی تاخیر کیے اس نے ملک ہاؤس کا رخ کیا تھا۔آدھی رات کو اس نے دبے پاؤں گھر کے پورچ میں گھنستے کیمرے فٹ کیے تھے تاکہ وہاں کے متعلق ایک ایک سیکنڈ کی خبر وہ حاصل کرسکے۔ابھی بھی وہ آرام سے بیڈ پہ براجمان لیپ ٹاپ کھولے اس میں محو تھا۔معاً ایک جگہ اس کی نگاہ ٹھٹھکی تھی۔آنکھوں میں نا سمجھی

All rights reserved to novelslounge.com

لیے اس نے بغور سکرین پہ دکھائی دیتے چہروں کو دیکھا۔اس دوران لب آپس میں سختی سے پیوست تھے۔ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں تھی۔

"دادی حضور ناشتے میں کیا لیں گی آپ۔"

خان بابا کی سپاٹ آواز پہ صفورہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور سرعت سے اپنے ہاتھوں میں موجود پیسوں کی دتھی کو بیگ میں ڈالتے زپ بند کی اور اپنا حلق تر کرتے رخ اس کی جانب موڑا۔

"مم میں کچھ نہیں کھاؤں گی سیدھا کھانا ہی کھاؤں گی آپ اس کی تیاری پکڑیں۔"

وہ اپنے لہجے میں حتی الامکان سختی سموئے بولی۔لہجہ شدت کسی قسم کے خوف سے کپکپارہا تھا۔ان کے اڑے اڑے رنگ کو خان بابا نے بغور دیکھا معاً ان کی زیرک نگاہیں خود پہ محسوس کرتے وہ نگاہوں کا زاویہ بدل گئے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"جی بہتر۔"

انہوں نے فلحال وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا کیونکہ وہ خود پہ کسی قسم کا شک نہیں ہونے دے سکتے تھے۔تبھی خاموشی سے وہاں سے پلٹ گئے۔ان کے جاتے ہی صفورہ نے اپنے ماتھے پہ چمکتے پسینے کے قطروں کو ڈوپٹے کی مدد سے صاف کیا اور اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

"بیگم صاحبہ آپ کہی جارہی ہیں کیا۔""

اس سے پہلے کہ وہ ڈرتے ڈرتے قدم خارجی دروازے سے باہر نکالتی شرفو کی آواز پہ ان کے قدم زمین پہ ہی جمے۔چہرے کا رنگ پھیکا پڑگیا اس کی آواز پہ۔وہ تو کسی کے نا ہونے کا یقین کرتے یہاں سے جارہی تھی ناجانے یہ نمونا کہاں سے ٹپک پڑا تھا۔ان کے اندر اشتعال کی لہریں کوندنے لگی مگر وہ ناجانے کیا سوچتے ضبط کرگئی۔

"کیا تمہیں بتا کر جانا تھا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ قہر آلود نگاہوں سے سے گھورتے ہوئے بولی تو وہ گڑبڑاگیا اور حلق تر کرتے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں وہ دراصل آپ میرے ساتھ جاتی ہیں نا گاڑی میں اس لیے پوچھ رہا تھا۔" وہ میسنے پن سے بولا معاً ان کی بغل میں دبے بیگ کو دیکھتے اس کی آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا مگر وہ خاموشی اختیار کرگیا۔دل میں تجسس بڑپا تھا کہ ناجانے وہ روز اس وقت کہاں جاتی تھی۔

"دفعہ ہوجاؤ یہاں سے اوپر میرے کمرے کی صفائی کرو جو دو دن سے تم نے نہیں کی۔"

انہوں نے سختی سے اسے تلقین کی تو وہ اپنا سا منہ لیتے ایک اخری نگاہ ان پہ ڈالتے اندر کی جانب بڑھا مگر دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے اس نے اچانک رخ پھیرتے ایک بار پھر ان کی پشت کو دیکھا جو ڈوپٹہ اپنے لبوں پہ جماتے کسی کی تلاش میں نگاہیں گھماتے آگے بڑھ رہی تھی۔شرفو نے ان کی پشت کو اس وقت

All rights reserved to novelslounge.com

تک دیکھا جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوگئی اور سر جھٹکتے گنگناتے ہوئے بے دھیانی میں اندر کی جانب بڑھ گیا۔

صفورہ نے دو گلیاں پار کرتے ایک سنسان جگہ پہ رکتے کسی کو کال ملائی جو دوسری ہی بیل پہ اٹھالی گئی تھی۔

"میں وہاں پہنچ چکی ہوں اب تم لوگ بھی جلدی آجاؤ۔"

وہ ہکلاتے لہجے میں بولتے سرعت سے کال کاٹ گئی۔اسے ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے قریب سے گزرنے والے اکا دکا لوگ بھی اسی کو گھور رہے ہو۔دل میں دھڑکا سا لگا ہوا تھا۔اس نے سختی سے بیگ کو اپنی گرفت میں جکڑ لیا۔اب اسے بس ان آدمیوں کے پہنچنے کا انتظار تھا۔تقریباً پانچ منٹ ایک گاڑی اس کے قریب ہی رکی۔ٹائر کے چرچرانے کی آواز پہ اس نے جوں ہی نگاہیں اوپر اٹھائی تو اونچے لمبے ڈیل ڈول کے وجود اسی کی جانب چلے آرہے تھے۔صفورہ نے جلدی سے وہ بیگ ان کی جانب بڑھایا مبادہ وہ کوئی گڑبڑ نہ کردیں۔

All rights reserved to novelslounge.com

"یہ لو پکڑو اپنی رقم اب میں جارہی ہوں۔اس سے پہلے کوئی دیکھیں۔"

وہ سہمے ہوئے لہجے میں بولی۔آواز ہکلاتی ہوئی تھی۔ان آدمیوں نے ایک عجیب سی مسکراہٹ ایک دوسری کی جانب اٹھالی۔

بڑھیا ہم جانتے ہیں کہ تو شاطر ہے مگر ہمارے جتنی نہیں ہوگی۔اسے گاڑی میں" "ڈال دیکھیں پیسہ پورا ہے یا نہیں۔

اس نے اپنے ساتھی کو حکم دیا۔صفورہ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے انکی جانب دیکھا اور بے ساختہ نفج میں گردن ہلائی مگر ایک آدمی اسے گھسیٹتا ہوا گاڑی تک لے کر گیا اور اس کا اگلا دروازہ کھولتے کھینچنے والے انداز میں اندر پٹختے زور سے دروازہ بند کیا جس کی بدولت گاڑی کا دروازہ اس کی بازو میں لگتے بری طرح چھلنی کرگیا۔وہ تکلیف سے کراہ اٹھی اور خوفزدہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا کیونکہ بیگ میں رقم پوری نہیں تھی اگر وہ گن لیتے تو ضرور اس کے ساتھ کچھ غلط کرنے کی کوشش

All rights reserved to novelslounge.com

کریں گے یہی سوچ ہی اس کا دل ہلکان کررہی تھی۔اس نے حلق تر کرتے نگاہیں ترچھی کرتے ان کا چہرہ جانچا جو پوری دلجمعی سے پیسے گننے میں محو تھے۔

جانتا تھا میں یہ بڑھیا چکما دے کر نکلنے والی ہے۔"پورے پیسے کہاں ہیں۔ہم" جیسے بھتہ خوروں سے چالاکی۔اتنے سال کا پیسہ ہڑپ جاتی ہے ہمارا سالی **کب سے ضبط سے کام لے رہے ہیں کہ اب دے گی اب دے گی مگر نہیں تیرا تو اب "وہ حشر کریں گے کہ بس۔

اس میں سے ایک آدمی بندوق کی نال اس کی کھوپڑی پہ رکھتا غیض کے عالم میں چلایا۔صفورہ بدک کر گاڑی کے دروازے سے جالگی اور دونوں ہاتھ ہوا میں معلق کرلیے۔

دیکھو میں لانے والی تھی میرے شوہر کی پینشن جو مجھے ملتی تھی پچھلے دو ماہ سے" نجانے کیوں نہیں مل رہی۔میں وہ معاملہ حل کرلوں میں تم دونوں کو یقین دہانی "کراتی ہوں کہ میں ایک ایک پائی لوٹادوں گی۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ کانپتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے اپنے لہجے میں افسردگی سموئے بولی۔اس میں سے ایک آدمی اس کی بچگانہ بات پہ تمسخرانہ انداز میں قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

اس پاگل کے انجیکشن اور دوائیوں کیلیے پیسے کہاں سے ہڑپتی ہے رے تو۔ہمیں" "پاگل بنائے گی۔

اس شخص نے خونخوار تیور سمیت بندوق کی نال سر سے ہوتے گردن پہ رکھ دی۔صفورہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔وہ سپید پڑتے چہرے سمیت ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

میری بات کا یقین کرو مجھے بس ایک دن کا وقت مزید دے دو میں کل تک لازمی" "چکادوں گی اگر نہیں ہوپایا پھر تم کچھ بھی کرلینا۔

وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولی۔ان دونوں نے اپنی نگاہوں کا تبادلہ کرتے اثبات میں سر ہلایا تو صفورہ کی جان میں جان آئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مگر صرف کل تک کا وقت مزید کی گنجائش نہیں ہے اور اپنی اس پاگل عورت کو یا" "جان سے مار یا جو مرضی کر لیکن ہمارا قصہ اس معاملے سے ختم ہونا چاہیے۔

وہ تنبیہی لہجے میں بولا۔صفورہ نے سرعت سے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے کا لاک کھلتے ہی وہ سرعت سے باہر نکلتے ہانپتے ہانپتے گلی مڑ گئی تھی۔اس کے جاتے ہی ان آدمیوں نے شاطرانہ انداز میں ایک دوسرے کی جانب دیکھتے اپنے مخصوص انداز میں شیو سہلائی۔آنکھوں میں ایک عجیب سی شیطانیت ٹپک رہی تھی۔وہ جو ہی ڈرتے ڈرتے گھر کی حدود میں داخل ہوئی ان آدمیوں کی گاڑی وہاں سے سیٹی بجاتے گزری تھی۔صفورہ نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا تو وہ دونوں قہقہہ لگاتے گاڑی کی رفتار بڑھا گئے۔صفورہ نے دل ہی دل میں سکون بھرا سانس خارج کیا مگر یہ سکون ذیادہ دیر تک کا نہیں تھا کیونکہ اسنے کل تک انہیں پیسے واپس کرنے تھے مگر کیسے یہی سوالیہ نشان ان کے ذہن میں منڈلا رہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

دین نے سرعت سے چابی اٹھاتے باہر کا رخ کیا کیونکہ اب ملک ہاؤس جانا ضروری ہوگیا تھا۔تقریباً پندرہ منٹ کی ریش ڈرائیو کے بعد اس کی گاڑی اس گھر سے کچھ فاصلے پہ رکی تھی۔ذہن میں ماضی کے لمحوں نے شدت سے اسے پریشان کیا تھا مگر وہ اپنا دل مضبوط کرتے وہی کھڑا رہا۔کچھ لمحوں بعد کسی عورت کی آواز پہ اس کے کان کھڑے ہوئے۔اس نے شکر کیا کیونکہ وہ فلحال اسی بابت سوچ رہا تھا کہ اندر کیسے جائے مگر شاید انہی آوازوں سے کوئی سراغ مل جائے اسے۔

"شرفو کل تم اس گاڑی کو لازما بیچ دینا۔"

وہ کسی کو حکم صادر کررہی تھی۔

"مگر بیگم صاحبہ آپ جانتی ہیں کہ یہ پرانی ماڈل کی گاڑی ہے اس سے پہلے بھی ایک گاڑی بیچی ہے اب یہ بھی یہ تو بکنا مشکل ہے۔"

وہ چہرہ جھکائے فکرمندی سے بولا۔صفورہ نے شرربار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"تجھے میں جو بول رہی ہوں بس وہی کر ذیادہ زبان لڑانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ اسے سخت سست سناتی وہاں سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ابھی وہ شخص کھڑا صفورہ کی باتیں ہی سوچ رہا تھا معاً خان بابا کی آمد پہ شرفو بھاگتا ہوا ان کے نزدیک گیا۔

"کیا ہوا اس قدر گھبرائے کیوں ہوئے ہو۔"

وہ اس کا چہرہ تکتے ہوئے فکرمندی سے بولے۔

بیگم صاحبہ یہ بھی بچنے کو کہہ رہی ہے ناجانے کیا کرنا چاہ رہی ہیں وہ کس پہ لٹا"

"رہی ہیں۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے خان بابا۔

وہ ڈرے سہمے لہجے میں بولا۔انہوں نے تسلی دینے والے انداز میں اس کا کندھا تھپتھپایا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اور ابھی وہ کسی سے اس متعلق بھی بات کررہی تھی کہ کل پھر وہ آئے گی دو"
"بجے کے نزدیک۔

وہ سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا مگر دین کی زیرک سماعتوں سے اس کی آواز مخفی نہیں رہ سکی۔

"دو بجے کے نزدیک۔"

دین کے لب بے آواز سرگوشی میں ڈھلے تھے۔

چلو ہم فلحال اندر چلتے ہیں۔اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنا چاہ رہی ہیں۔ناجانے"
"اب وہ کس کس کو اپنے قہر کا ذریعہ بنائے گی۔

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولتے ڈھلکے شانوں سمیت شرفو کو لیے اندر کی جانب بڑھ گئے۔جبکہ آوازیں بند ہوتے ہی دین کا چہرہ ایکدم سے سپاٹ ہوا تھا۔اب وہ جانتا

All rights reserved to novelslounge.com

تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے۔اس نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچا۔ماتھے کی نیلی رگیں ابھر کر نمایاں ہورہی تھی۔

"چچی ماں نہیں اٹھی ابھی تک۔"

علایہ نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ناشتے میں مشغول جزاء کو مخاطب کیا تو وہ خاموشی سے نفی میں سر ہلا گئی۔جزاء نے سوالیہ نگاہیں عاکف کی جانب اٹھائی۔

"دراصل ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی ساری رات بھی عجیب سی بے چینی کے نذر ہوئی تھی تو میں نے سوچا کہ کچھ دیر وہ سکون کی نیند لے لیں۔"

عاکف نے تفصیل اس کے گوش گزار دی۔علایہ نے افسردگی سے ان کی جانب دیکھا اور جزاء کو ساتھ لگاتے بے ساختہ حوصلہ دیا جواب میں وہ مسکرا بھی نہ سکی۔معاً علایہ کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا اس نے تو ان سب کو نادیہ بیگم کی

All rights reserved to novelslounge.com

حالت کے متعلق بتانا تھا مگر کل اس نکاح کی بدولت پھر سے وہ بات درمیان میں ہی لٹک گئی تھی۔

"چاچو دراصل مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا۔"

اس نے گویا بات کی تمہید باندھی۔عاکف نے اثبات میں سر ہلاتے اسے اجازت دی۔جزاء کی تمام تر حسیں بھی اس کی جانب متوجہ ہوچکی تھی۔

وہ چاچو اس دن جب حسن ہسپتال میں تھا۔۔

اس کے بعد علایہ نے جو کچھ ڈاکٹر نے کہا تھا وہ سب خاموشی سے ان کے گوش گزار دیا جبکہ دونوں ساکت بیٹھے اس کی جانب دیکھ رہے تھے جو چہرہ جھکائے بیٹھی تھی۔ان کا دل دھک سے رہ گیا۔جزاء نے تو باقاعدہ رونا شروع کردیا۔علایہ نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا۔

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا علایہ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

جزاء سرخ چہرے سمیت غصے سے بولی۔علایہ کو شرمندگی نے آن گھیرا۔

وہ جزاء حسن کی اچانک موت نے توڑ کر رکھ دیا تھا اسکے بعد ذہن میں ہی" نہیں۔تمہاری طبیعت بھی اس وقت درست نہیں تھی تو میں نے سوچا تھا کہ گھر جاکر آرام سے بات کروں گی مگر میں نہیں جانتی تھی کہ حالات اس نہج پہ لے آئیں گے۔"

وہ غم و ملال کی کیفیت میں مدھم سا بولی۔جزاء روتے روتے اٹھ کر نادیہ بیگم کے کمرے کی جانب بڑھی تاکہ انہیں جلد از جلد ہسپتال لے جایا جاسکے۔علایہ نے انگلیاں چٹخاتے بجھے بجھے انداز میں ان دونوں کی جانب دیکھا۔

"امی اٹھیں ہم ابھی ڈاکٹر پہ جارہے ہیں۔"

وہ نادیہ بیگم کا شانہ ہلاتے ہوئے تحکم بھرے لہجے میں بولی مگر جواب ندارد۔اس نے بے ساختہ عاکف کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"نادیہ اٹھو۔"

عاکف ان کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولے مگر وہ جوں کی توں ہی لیٹی رہی۔ جزاء کے قدم لڑکھڑائے تھے۔اس نے بے یقینی سے اپنے قدم پیچھے کی جانب لیے اور وحشت زدہ نگاہوں سے نادیہ بیگم کا چہرہ دیکھا۔عاکف نے بغیر کسی لمحے کی تاخیر کیے انہیں اٹھاتے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔ جزاء بھی ننگے پیر ان کی تلقید میں دوڑی۔

"کیا ہوا چچی امی کو۔"

علایہ تڑپ کر بولی مگر کسی نے بھی کوئی جواب نا دیا۔وہ بھی بغیر کوئی وقت کا ضیاع کیے ان کے پیچھے ہی بھاگی۔ گاڑی تقریباً پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد قریبی ہسپتال کے باہر رکی تھی۔وہ سب گھبرائے گھبرائے اندر کی جانب بڑھے تو نادیہ بیگم کو سرعت سے ایمرجنسی میں لے جایا گیا۔علایہ نے تھک ہار کر ڈوبتے دل کے ساتھ دیوار سے پشت ٹکائی۔ جزاء اجڑی اجڑی سی ایمرجنسی کے باہر نگاہیں

All rights reserved to novelslounge.com

جمائے کھڑی تھی۔سر مسلسل نفی میں ہل رہا تھا معاً اس کی نگاہ دیوار سے لگی علایہ پہ پڑی جو کسی سوچ میں غلطاں تھے۔لب کسی چیز کا ورد کرنے میں مصروف تھے۔اس نے بھاری پپوٹوں کو مشکل کھولتے ایک ناگوار نگاہ اس پہ ڈالی اور قدم اس کی جانب بڑھائے۔

"تم نے ایسا کیوں کیا علایہ۔"

وہ روتے روتے ہذیانی انداز میں بولی۔علایہ نے ناد سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا مطلب میں نے کیا کیا جزاء۔"

وہ آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے ناقابلِ فہم تاثرات لیے بولی۔جزاء نے تلخی سے اس کی جانب دیکھا جو سب جان کر بھی انجان بن رہی تھی۔

"تم نے جان بوجھ کر امی کے متعلق نہیں بتایا نا ہمیں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

جزاء تکلیف سے چور اسے جھنجھورتے ہوئے چلائی۔علایہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا جو شاید اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔لب کچھ بولنے کے لیے کپکپارہے تھے لیکن اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ اپنے دفاع کیلیے کچھ بول پاتی۔

"جزاء ایسی بات نہیں۔"

وہ اسے سنبھالنے کی تگ و دو میں تھی مگر اس نے ناگواری سے اسے دیکھتے بری طرح اسے پیچھے کی جانب دھکیلا تھا۔علایہ نے بروقت دیوار کا سہارہ لیتے خود کو گرنے سے بچایا اور خالی خالی نگاہوں سے جزاء کی جانب دیکھا۔

ایسی بات ہی ہے جانتی ہوں میں تم سب کو۔پہلے میری ماں کو باپ سے دور" کردیا تمہاری ماں نے اور اب تم اپنی حرکتوں سے دین کو مجھ سے چھیننا چاہتی ہو نا۔یہی تم سب ماں بیٹی کا شیوا ہے۔تم سب کے سب شاطر ہو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ شرربار نگاہوں سے علایہ کا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر چیخی۔علایہ نے آنکھوں میں ویرانی لیے اس کا چہرہ دیکھا جو شدت گریہ سے سرخ پڑرہا تھا۔وہ کچھ سوچتے دیوار سے نڈھال سے لگے عاکف کے پاس آئی۔

چاچو میں ایسا کبھی نہیں کرسکتی۔میں چاہ کر بھی ایسا نہیں کرسکتی۔میں یہ گھٹیا" "بات سوچنے سے پہلے ہی مرجاؤں۔آپ کہیں نا اسے وہ خاموش ہوجائے۔

وہ عاکف کے دونوں بازو اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے تھامتے آنکھوں میں امنگ لیے جیسے اپنی بات کا یقین دلانا روتے ہوئے بولی تاکہ کسی کی مسیحائی میسر آجائے چاہتی ہو۔عاکف نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیوں نہیں بتایا علایہ ہمیں وقت رہتے۔اس کی حالت کا ذمہدار اب کون ہے۔"

انہوں نے بھینچے بھینچے انداز میں بازپرس کی۔ان کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔علایہ کی گرفت ان کے بازوؤں میں ڈھیلی پڑی۔اس کی آنکھوں کے

All rights reserved to novelslounge.com

سامنے باقاعدہ اندھیرا سا چھایا انکی بے اعتباری پہ۔ سرد آنکھوں میں کرب کی ایک لہر دوڑی۔

"چاچو آپ تو جانتے ہیں نا اس کے بعد کے حالات۔ مم میں بتانے والی تھی مگر۔" اس سے پہلے کہ وہ اپنے اپنی صفائی میں بات مکمل کرتی اپنے عقب سے آنے والی زہخند آواز پہ اس کی ساری امیدیں جیسے چکنا چور ہوتے دم توڑ گئی۔

"مگر تم نے سوچا ہوگا کہ میری ماں مری ہے تو کیوں نا میں اس کی ماں کو بھی ماردوں۔تاکہ تمہارے جلتے دل کو سکون میسر آجائے۔ہے نا یہی سوچا تھا نا تم نے۔اگر میری ماں کو کچھ ہوا نا تو اس کی ذمہدار سراسر تم ہوگی۔"

وہ سرخ انگارہ چہرے سمیت غرائی۔الفظ تھے یا سیسہ جو اس کی سماعتوں میں انڈیلا گیا تھا۔اس کا دل لہو لہان ہوگیا۔عاکف ڈاکٹر سے ملنے کی.بدلوت وہاں سے جاچکا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

دیکھو جزاء میری ماں کا نام ان سب میں مت لاؤ۔میں مزید برداشت نہیں"
"کرونگی۔

وہ خود کو مضبوط کرتی سخت لہجے میں بولی۔ورنہ دل تو خون کے آنسو رورہا تھا۔دل میں ایک ٹیس سی اٹھی کہ کاش کوئی اس کا بھی ہوتا۔

"تو جاؤ پھر تم بھی اپنی ماں کے پاس۔"

اس سے پہلے کہ وہ طیش کے عالم میں اس کے منہ پہ تھپڑ مارتی کسی نے ایک جھٹکے میں اس کی کلائی پکڑتے مڑوری تھی۔

"مزید ایک لفظ بولنے سے پہلے یہ سوچ لیجیے گا کہ آپ کس سے مخاطب ہیں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے جوں ہی نگاہیں اٹھاتے اوپر دیکھا اسکا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑگیا۔ذیادہ حیرت عشب کے الفاظوں سے ہوئی تھی اسے۔جزاء ماتھے پہ شکنیں سجائے بھیگی آنکھوں سمیت اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"کیوں کس سے مخاطب ہوں میں ذرا بتانا پسند کریں گے۔"

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے طنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔علایہ نے سختی سے آنکھوں کو میچا تھا ناجانے اب وہ اس سے کس رشتے کی بابت کہے گا۔اس کے بابت جس کو اس نے مانا ہی نہیں دل سے۔اس کیلیے بھی تو علایہ بے مول ہی تھی وہ جانتی تھی کہ ابھی صور پھونکا جائے گا اس کی سماعتوں میں اور وہ ختم ہوجائے گی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"کیوں آپ نہیں جانتی کہ آپ عشب خانزادہ کی بیوی سے مخاطب ہیں۔"

جواباً وہ بھی سرد مہری سے بولا۔ جزاء کے لبوں پہ پھیلی تلخ مسکراہٹ سمٹی تھی۔اس کے برعکس علایہ کا دل دھک سے رہ گیا۔اس نے تڑپ کر عشب کی جانب دیکھا جو اس کے آگے اس کی ڈھال بن کر کھڑا تھا۔فضا میں اس کی سسکی بلند ہوئی۔

معاً اس کی نگاہ خوف سے نیلی پڑتی علایہ پہ پڑی جو دیوار کا سہارہ لیے نیچے بیٹھتی چلی جارہی تھی وہ ایک کٹیلی نگاہ جزاء پہ ڈالتے اس کا بازو جھٹکتے ایک جانب کرتے

All rights reserved to novelslounge.com

علایہ کا سر اپنی گود میں رکھا جو آنکھیں میچے گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی۔ عشب کا دل تڑپنے لگا۔

"ایک ہی بار علایہ کو مار دیں پلیز۔ علایہ یہ رک رک کر آتی موت برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتی۔ مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے سب کے لہجوں سے۔"

وہ عشب کی شرٹ کو مٹھیوں میں سختی سے جکڑتے درد بھرے لہجے میں بولی۔ عشب نے سختی سے اسے اپنے سینے میں بھینچتے اس کے سر پہ لب رکھے تھے۔

"کوئی کچھ نہیں کہے گا اب۔ کوئی بھی نہیں کیونکہ اب ہر انسان جو آپ پہ انگلی اٹھائے گا اسے پہلے میرا سامنا کرنا ہوگا۔ علایہ بے مول نہیں ہے علایہ بہت قیمتی ہے بہت ذیادہ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ حلاوت ذدہ لہجے میں بولتے بغیر کسی کی پرواہ کیے اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے معطر کرتے ایک بار پھر اسے سینے سے لگاتے اسے پرسکون کرنے لگا معاً اس کی شرٹ پہ علایہ کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔اس نے کسی اندیشے کے تحت اس کا چہرہ دیکھا جو مرجھایا ہوا تھا۔چہرے پہ آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے۔اسے شدت سے اپنی کوتاہی کا احساس ہوا تھا۔

"علایہ۔"

اس کی چیخ ہسپتال کی در و دیوار ہلا گئی تھی۔اس کی آنکھیں بند ہوتے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا دل بھی ساتھ ہی بند ہوگیا ہو۔اس کے برعکس جزاء نے سن ہوتے ذہن سمیت اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

آپ سے تو اب دین ہی نپٹے گا۔لیکن سر آپ کو دیکھ کر بس افسوس ہی کرسکتا"
ہوں میں۔بن ماں باپ کی بچی رل گئی آپ کی بدولت صرف اور صرف آپ کی
بدولت مگر اب اسے اکیلا مت سمجھیے گا اس کا شوہر اس کی ڈھال بن کر اس کے
سامنے ڈٹ کر کھڑا ہے ہمہ وقت۔میری بات آپ سب کان کھول کر سن لیں کہ
اب اس کا اپنے بھائی کے علاوہ مائیکے میں کوئی رشتہ نہیں نا ہی کسی سے کوئی
"سروکار۔سب ختم۔

وہ زندگی میں پہلی بار عاکف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے طیش بھرے انداز میں بولا
اور ان دونوں کو تنبیہہ کرتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔عاکف جو
ابھی ابھی ڈاکٹر کے کیبن سے لوٹے تھے انہوں نے بھونچکا ہوتے جزاء کی جانب
دیکھا جو اب ہاتھوں میں چہرہ چھپائے ہچکیوں سے رورہی تھی۔علایہ کی حالت نے

All rights reserved to novelslounge.com

انہیں بھی گھبراہٹ میں مبتلا کردیا تھا ناجانے ان کی غیر موجودگی میں ایسا بھی کیا ہوا تھا۔

وہ ہسپتال سے علایہ کو لیتے سیدھا خانزادہ مینشن آیا تھا اس کی گاڑی جوں ہی مینشن کی حدود میں داخل ہوئی۔ٹائر چرچرانے کی آواز پہ اپنی اپنی ڈیوٹی دیتے گارڈز فوری طور پہ متوجہ ہوئے تھے جہاں عشب ایک نسوانی وجود کو باہوں میں بھرے گاڑی سے باہر نکال رہا تھا۔ان سب کی نگاہیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی انہیں کسی لڑکی کے ساتھ دیکھ کیونکہ ان کی اطلاع کے مطابق اس کا کسی لڑکی سے لینا دینا نہیں تھا مگر ان سب کو غور کرنے پہ علم ہوا کہ وہ دین کی بہن ہے۔اس دوران قابل غور بات ان سب کیلیے عشب کے سرد تاثرات تھی مگر وہ فلحال اس بات کو جھٹکتے ایک بار پھر اپنے کاموں کی سمت متوجہ ہوگئے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

گھر پہنچتے ہی عشب علایہ کو باہوں میں بھرے گھر کا داخلی دروازہ عبور کرتے اندر داخل ہوا۔اس دوران اس کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے بعد کاظم صاحب یا دین کا ردِ عمل کیا ہوتا مگر فلحال اسے یہ سب کرنا بلکل درست لگا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ اپنی سوچوں کے دوران ہی اپنے کمرے کی جانب بڑھتا اپنے عقب سے آنے والی کرخت آواز پہ اس کے بڑھتے قدم بے ساختہ ٹھٹھکے تھے۔

"یہ آج کس کو اٹھا کر گھر لا رہے ہو تم۔"

کاظم صاحب نے سختی سے استسفار کیا۔عشب کا بگڑا موڈ مزید بگڑا تھا۔

"آج سے پہلے کس کس کو لا چکا ہوں ڈیڈ۔"

وہ چڑ کر گویا ہوا۔کاظم صاحب نے ماتھے پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا جس سے کسی سیدھی بات کی توقع نہیں تھی۔اس کے رخ پھیرنے سے علایہ کا چہرہ واضح ہوا تھا جو ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔کاظم صاحب کو پریشانی سے آن گھیرا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"کیا کیا تم نے بچی کے ساتھ۔"

انہوں نے غصے سے پوچھا۔عشب نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"مطلب اب اس میں بھی میرا ہی قصور ہے کہ یہ بیہوش ہوئی ہے۔"

وہ غصہ ضبط کرنے کے چکر میں سرخ چہرے سمیت بولا۔کاظم صاحب کو معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا تو خاموشی سے بغیر کوئی سوال کیے اسے اندر چلنے کا اشارہ کیا۔عشب سر جھٹکتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر کمرے کی جانب چل دیا۔کاظم صاحب نے بھی اسی کی تلقید میں قدم بڑھائے تھے۔

عشب نے احتیاط سے اس کے وجود کو بیڈ پہ لٹایا جو ہنوز اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔اس کی سوجھی آنکھوں کو دیکھتے عشب کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا۔معاً وہ کاظم صاحب کا خیال کرتے احتیاط سے پیچھے ہٹا اور اپنے سر کے بالوں کو پیچھے کرتے اپنا غصہ ضبط کرنے لگا۔کاظم صاحب نے خاموش نگاہوں سے اس کے تاثرات کا جائزہ لیا جو اب فون کرتے اپنے فیملی ڈاکٹر کو گھر بلا رہا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"اب بتاؤ کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا۔"

انہوں نے اسے موبائل سائیڈ ٹیبل پہ رکھتا دیکھ سنجیدگی سے استسفار کیا۔

"ڈیڈ جب نکاح کرا کے اسے ذمہداری بنایا تھا تو اسے اس گھر میں چھوڑنے کا کیا تک تھا جہاں اس کی سرے سے ہی کوئی اہمیت نہیں ہے۔"

وہ سیدھا مطلب کی بات پہ آیا۔انہوں نے حیرت سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"وہ نکاح یوں اچانک ہوا تھا تو میں سمجھا شاید تم اس سب کیلیے تیار نہیں ہونگے اسی لیے۔"

۔عشب نے داد دیتی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تو وہ وہ ہچکچاتے ہوئے بولے گڑبڑا گئے۔

"واؤ ڈیڈ میں تو نکاح کیلیے بھی تیار نہیں تھا۔وہ بھی آپ نے ضد سے کرایا نا۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اب تم مجھے بتا بھی دو کہ ایسا بھی کیا ہوا جو تمہیں یہ قدم اٹھانا پڑا اور دین کہاں"
"ہے۔

انہوں نے ناراضگی سے گزری بات کا اثر زائل کرنے کی خاطر پوچھا۔عشب نے فضا میں گہرا سانس بھرتے جیسے خود کو بتانے کیلیے تیار کیا۔

میں واپس گھر ہی لوٹ رہا تھا اس دوران عاکف سر کا فون آیا تھا مجھے وہ بے"
تحاشہ گھبرائے ہوئے تھے ان کے بتانے پہ علم ہوا کہ نادیہ آنٹی ہسپتال میں ہیں۔میں بنا کوئی وقت کا ضیاع کیے وہاں پہنچا تھا مگر میں نہیں جانتا تھا کہ جن کی پریشانی کے خاطر میں وہاں گیا وہ ہی ایسی حرکت سرانجام دیں گے۔ایک انسان
"اس قدر بے حس کیسے ہوسکتا ہے آخر۔

وہ پیشانی مسلتے پریشانی سے بولا۔کاظم صاحب نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا تو عشب نے بقیہ بات تفصیل سے ان کے گوش گزار دی۔اس دوران اس کا چہرہ لال انگارہ ہورہا تھا۔جزاء کے متعلق ذکر کرتے ہوئے بھی اس کے لہجے سے

All rights reserved to novelslounge.com

آگ نکل رہی تھی۔ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں ہورہی تھی۔معاً اپنے شانے پہ دباؤ محسوس کرتے اس نے چونک کر کاظم صاحب کی جانب دیکھا جو ستائشی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

یقین کرو تم نے آج یہ کام کرکے مجھے بے حد فخر میں مبتلا کیا ہے۔میں حقیقتاً" اپنے بیٹے کو ایسا ہی تصور کرتا ہوں کہ وہ ہر قسم کے حالات میں اپنی بیوی کی اپنوں کی حفاظت بلکل ویسے ہی کریں جیسے وہ اس ملک کی کرتا ہے کیونکہ یہ ذمہداری اس ذات نے تمہیں سونپی ہے جس کے آگے تمہیں جواب دہ ہونا ہے اسی لیے "اس فرض میں بھی کوتاہی مت برتنا کبھی۔

وہ مشفقانہ انداز میں اس کی پشت تھپتھپاتے ہوئے بولے۔عشب ایک سنجیدہ نگاہ ان پہ ڈال کر رہ گیا۔اتنی دیر میں ڈاکٹر کی آمد پہ وہ دونوں خاموشی سے ایک جانب ہوگئے جب کہ اب وہ علایہ کا تفصیلی معائنہ کرنے میں مصروف تھے۔عشب کی

All rights reserved to novelslounge.com

نگاہیں گاہے بگاہے ڈاکٹر کی جانب اٹھ رہی تھی جن کے چہرے سے پریشانی صاف چھلک رہی تھی۔

"عشب بیٹا یہ۔"

انہوں نے تفکر بھرے لہجے میں علایہ کی جانب اشارہ کرتے سوال کیا۔کاظم صاحب نے بھی سانس روک کر اس کی جانب دیکھا جو ناجانے کیا جواب دیتا انہیں۔

"میری بیوی ہیں یہ۔"

اس کے یہ الفاظ تھے یا خوشی کا پیمانہ۔کاظم صاحب کا دل کو گویا خوشی سے جھوم اٹھا۔انہوں نے دل ہی دل میں ہزار بار اس ذات کا شکر ادا کیا تھا شکر تھا کہ اس نے اس رشتے کو تسلیم تو کیا سب کے سامنے۔ڈاکٹر سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلا گئے۔

All rights reserved to novelslounge.com

عشب افسوس کی بات ہے آپ کی بیوی ناجانے کس قدر بڑے ٹروما سے گزر رہی" ہے اور آپ ہی اس بات سے بے خبر ہیں۔میرے خیال سے پہلے بھی ایک بار ان کو نروس بریک ڈاؤن کی شکایت ہوئی تھی اور اب واضح طور پہ ہوچکا ہے۔گزرے سالوں میں میرے خیال سے انہیں بے تحاشہ ٹارچر کیا گیا ہے جس کی بدولت ان کا دماغ ایک جگہ پہ ہی سٹک ہوگیا ہے وہ مزید کوئی صدمہ برداشت نہیں کرپارہا مگر بارہا بار انہیں کوئی ایسی بات کرتے دماغی حالت کو مزید ابتر کیا جارہا ہے۔ان کی ذہنی حالت بہت بری طرح خراب ہے۔میں کوئی جھوٹی تسلی نہیں دوں گا مگر اب "مزید کچھ ایسا ہوا تو میری بات یاد رکھ لو کہ ان کی جان کو خطرہ ہوسکتا ہے۔

وہ سختی سے گویا ہوئے۔عشب اور کاظم فق چہرے سمیت ان کی بات سن رہے تھے۔عشب کا دل تو ایک لمحے کیلیے رک سا گیا اس کے بابت سنتے۔اس نے کپکپاتے ہاتھ اپنے چہرے پہ پھیرے۔

"ڈاکٹر اس کا کوئی حل۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی پریشان کن آواز ابھری۔کاظم صاحب اب اس کے بال سنوار رہے تھے آنکھیں نم ہوئی تھی اس کی حالت کا سوچتے جو اپنوں کی ہی ڈسی ہوئی تھی۔

فلحال تو میں نے انجیکشن لگادیا ہے مگر اب آپ کو خیال کرنا ہے کہ ایسی کوئی" بھی تلخ بات یا کوئی ایسا کام ان کی نگاہوں کے سامنے نا ہو جو ان کے اعصابوں پہ برا اثر ڈالے آئی ہوپ آپ ساری بات سمجھ گئے ہوگے اور یہ میں کچھ دوائیاں لکھ "دی ہیں تاکہ یہ پرسکون رہ سکے۔

انہوں نے تسلی آمیز لہجے میں کہتے ساتھ ہی اس کی جانب ایک کاغذ بڑھایا جو اس نے خاموشی سے تھام لیا۔

"آیئے میں آپ کو باہر تک چھوڑ دوں۔"

وہ مضبوط قدم اٹھاتا باہر کی جانب چل دیا۔

"عشب بیٹا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

معاً ڈاکٹر کی پرسوچ آواز پہ وہ ٹھٹھک کر رکا تھا۔اس نے بھنویں اچکاتے ان کی جانب دیکھا۔

ایک بات بتانی تھی آپ کو۔اندر کاظم صاحب کی موجودگی میں بتانا نہیں چاہ رہا تھا" میں کیونکہ ان کا دل شاید اس بات کو برداشت نہیں کرپاتا وہ تو اس بچی کی حالت "کا سوچتے ہی رو پڑے تھے۔

انہوں نے متانت سے اسے مخاطب کیا۔عشب کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔وہ سرعت سے ان کی جانب آیا۔

"کیا ہوا ڈاکٹر سب خیریت ہے نا۔"

اس نے حلق تر کرتے سوال کیا کیونکہ ان کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ کوئی ایسی ویسی بات ہے جو ٹھیک نہیں تھی۔

"آپ آئیں میرے ساتھ باہر۔"

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے تحمل سے اسے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔عشب ڈوبتے دل سمیت ان کے ساتھ قدم سے قدم ملاتے چل رہا تھا۔

دیکھو عشب تم اس کے شوہر ہو تو میں تمہیں ہی بتارہا ہوں کیونکہ ایک بیوی ہی" شوہر سے صاف الفاظ میں اور کھل کر بات کرسکتی ہے۔اس بچی کا چیک اپ کرنے کے دوران اس کی سر کے نیچے جو ہڈی ہے وہاں بہت ہی گہرا نشان دکھا ہے مجھے۔وہ گھاؤ بہت گہرا ہے اور ہماری ریڑھ کی ہڈی کا سارا نظام سر سے جڑا ہوتا ہے۔میں نہیں جانتا کہ اسے کیا ہوا ہے لیکن اس زخم کا علاج کروایا ہی نہیں گیا ٹھیک سے تبھی وہ اپنا اس قدر گہرا نشان چھوڑ گیا ہے۔اگر تم جان سکو تو مجھے اس متعلق لازماً اگاہ کرنا یہ نا ہو کہ اگے جاکر مشکلات پیدا ہو۔"

ان کی بات پہ عشب نے نےتاثر نگاہوں سے انہیں دیکھتے بمشکل اثبات میں سر ہلایا تھا۔وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہے تھے کہ وہ مضبوط اعصاب کا مالک تھا یہ سب کمزور تو برداشت کرلیتا لیکن کاظم صاحب اتنی تکلیف کا سوچتے ضرور کمزور پڑجاتے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بھی پڑھا تھا نا جانے کس کس قسم کے حالات وہ لڑکی برداشت کر کے بھی خاموش تھی۔کیا تھی وہ لڑکی ایک پہیلی یا ایک پتلا جس میں احساسات نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔

"ہمت کرو اور اسے زندگی کی جانب لاؤ۔"

وہ اس کا کندھا تھپکتے باہر کی جانب چل دیے۔عشب نے مشکل اپنے اعصابوں پہ قابو پایا اور اپنے چہرے کے تاثرات درست کرتے کمرے کی جانب چل دیا۔کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ کاظم صاحب پہ پڑی جو کسی نادیدہ نقطے پہ نگاہیں جمائے بیٹھے تھے۔

"ڈیڈ آپ آرام کریں میں فلحال یہی ہوں۔"

اس نے نگاہیں چراتے کاظم صاحب کو مخاطب کیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

جانتے ہو اس بچی کی حالت دیکھتے میں کیا سوچ رہا ہوں کہ ماں باپ کو یوں نہیں" جانا چاہیے۔ناجانے کیوں وہ ذات اولاد دے کر تو والدین کو لے لیتی ہے کبھی کچھ ایسا ہو سب کہتے ہیں کہ اس میں کوئی مصلحت ہوگی مگر والدین کے جانے میں بھی کبھی کوئی مصلحت ہوئی ہے۔ یہ تو سب اللہ کے کام ہیں ہم ان کچھ کہہ نہیں سکتے مگر اس بچی کا دکھ تکلیف اپنے دل میں محسوس ہوتا ہے چند دنوں میں "ہی بہت عزیز ہو گئی یہ علایہ مجھے بلکل اپنی بیٹی جیسی۔

وہ نم نگاہوں سمیت بھاری لہجے میں بولے۔عشب نے سختی سے لبوں کو آپس میں پیوست کیا تھا۔

"ڈیڈ آپ اٹھیں آپ کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے۔"

وہ ان کی آنکھیں صاف کرتے منت کرنے والے انداز میں بولا جواباً وہ نفی میں سر ہلا گئے۔

All rights reserved to novelslounge.com

ناجانے اتنے سال کیا کیا سہا ہے اس بچی نے۔نا ماں نا باپ نا بھائی صرف اس عورت کے رحم و کرم پہ تھی یہ جس عورت نے اس کے سارے رشتے چھین لیے۔ایک سات آٹھ سال کی بچی کتنی ہوتی ہے عشب۔تم تو جانتے ہو نا اس عمر میں ایک بچے کو ماں باپ کی کس قدر ضرورت محسوس ہوتی ہے ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے قدم پہ بھی۔اس بچی نے کیسے سہا ہوگا وہ سب۔"

وہ علایہ کی پیشانی پہ ہاتھ پھیرتے ضبط کے باوجود پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔عشب نے بیچارگی سے ان کی جانب دیکھا جو اب حسرت بھری نگاہوں سے علایہ کو دیکھ رہے تھے جو ہنوز آنکھیں موندے کسی اور ہی جہاں میں گم تھی۔

"ڈیڈ پلیز۔"

وہ تھک ہار کر گویا ہوا اور ان کے مقابل آ بیٹھا۔

میرا دل کٹتا ہے مجھے تکلیف ہوتی ہے اسے یوں دیکھ کر۔ناجانے کیوں اس بچی کو دیکھتے پہلی نظر میں ہی میرے دل نے کہا تھا کہ اگر میری بیٹی ہوتی تو میں

All rights reserved to novelslounge.com

اسے بھی ایسا ہی مضبوط بناتا لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ اس کے مضبوط ہونے کے پیچھے کیسے کیسے راز پنہاں ہیں۔ کیسی کیسی اذیتیں رقم ہیں۔ کس قدر ظلموں کی داستانیں ہیں۔"

وہ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بولے۔ عشب خاموشی سے انہیں سن رہا تھا جنہوں نے کبھی بھی اس کے سامنے آنسو نہیں بہائے تھے مگر آج وہ علایہ کی تکلیف پہ ضبط ہار گئے تھے۔

مگر اب نہیں اب میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گا میں کروں گا اس کی سرپرستی" میں بنوں گا اس کا باپ۔ میں بتاؤں گا دنیا کو کہ باپ اپنی بیٹیوں کیلیے محافظ ہوتے ہیں ان کی ڈھال ہوتے ہیں۔ میں دکھاؤں گا اسے زندگی کے رنگ۔ سب کچھ بھول جائے گی یہ پچھلا اذیت بھرا ماضی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ مضبوط لہجے میں بولے۔عشب کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔وہ یک ٹک ان کی جانب دیکھ رہا تھا جو مشفقانہ انداز میں اس کی پیشانی پہ بوسہ دے رہے تھے۔وہ گلہ کھنکھارتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا جارہے ہو تم۔"

انہوں نے ذرا سی نگاہیں اٹھاتے اس کی جانب دیکھا۔عشب جو اپنی شرٹ کے کف فولڈ کررہا تھا چونک کر ان کی سمت متوجہ ہوا۔

"میں سوچ رہا تھا کہ فریش ہوجاؤں۔پھر لاہور کیلیے بھی نکلنا ہے۔رات کے وقت سردی بڑھنے کا خدشہ ہے۔"

اس نے ہموار لہجے میں جواب دیا۔کاظم صاحب سمجھتے اثبات میں سر ہلاگئے۔

"دین کا کیا کرو گے اسے اس متعلق کیسے بتاؤ گے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے کچھ توقف کے بعد سوال کیا۔ عشب دم بخود رہ گیا اس متعلق تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔

"کچھ بھی کہہ دوں گا مگر یہ نہیں کہوں گا جو اصل میں ہوا ہے۔وہاں وہ پہلے ہی پریشانی میں گھرا ہوا ہے میں مزید بوجھ نہیں ڈال سکتا۔واپسی میں جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ مجھ میں جواب دینے کی سکت ہے ابھی۔"

وہ ٹھوس لہجے میں بولا۔چہرے کے عضلات ایک بار پھر سے تن چکے تھے۔کاظم صاحب فقط ہنکارہ بھرکر رہ گئے۔

"فلحال یہ بھی ہوش میں نہیں ہے۔اس سے پہلے دوائیوں کا اثر ختم ہو میں ایسا کرتا ہوں خانساماں کو سوپ کا بول دیتا ہوں۔ تم بھی اپنی تیاری مکمل رکھو یہ نا ہو رات کو موسم کی تبدیلی کی بدولت سفر کرنا مشکل ہوجائے۔"

وہ اسے تنبیہہ کرتے ایک بار پھر اس کی پیشانی پہ بوسہ دیتے کمرے کا دروازہ عبور کرگئے۔ عشب نے ان کے جاتے ہی ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالی اور ڈھیلے ڈھالے

All rights reserved to novelslounge.com

قدموں سمیت بیڈ پہ اس کے سرہانے بیٹھتے اس کے چہرے کو دیکھنے لگا جہاں آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان ابھی بھی موجود تھے۔اس کے چہرے پہ کس قدر اذیت رقم تھی عشب نے سختی سے مٹھیاں بھینچی۔وہ جھکا تھا اور اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے روشناس کراتے اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکاگیا۔وہ ہلکا سا کسمسائی تھی۔عشب نے چونک کر اس کے چہرے کو دیکھا جو نیند میں ہی کچھ بڑبڑا رہی تھی۔آنکھوں کو سختی سے میچا ہوا تھا۔عشب نے سرعت سے اٹھتے اس کا مومی ہاتھ تھامتے اسے سہلایا۔

"نہیں جزاء میں نے کچھ نہیں کیا ایسا۔جزاء پلیز مت کرو میرے ساتھ ایسا۔"

وہ ہنوز آنکھیں میچے ہاتھ پیر ہلارہی تھی اور عشب کے جبڑے غصے سے بھینچے جارہے تھے جو ابھی بھی اپنی صفائی میں بول رہی تھی مگر ایک طویل سانس خارج کرتے اس نے اپنے غصے پہ قابو پایا اور نرمی سے اس کی جانب دیکھا۔

"علایہ ادھر دیکھیں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کا گال تھپتھاتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھتی اس کی گود سر رکھتے سسک اٹھی۔عشب اس کے قدم پہ ساکت رہ گیا۔ہاتھوں کی حرکت بھی تھم چکی تھی۔

"مم میں نے کچھ نہیں کیا میں قاتل نہیں ہوں پلیز میرا یقین کرے۔"

وہ ہانپتے کانپتے سر میں اٹھتی ٹیسوں کو برداشت کرتے ہوئے بولی۔عشب نے اس کے دونوں شانوں کو تھامتے اپنے مقابل کیا

میں جانتا ہوں آپکو کم از کم مجھے اپنی ذات کے متعلق صفائی دینے کی ضرورت" "نہیں ہے۔مجھے آپ پہ پورا یقین ہے۔

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں پہ بھرتے محبت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔علایہ نے بے یقینی سے سن ہوتے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا آپکو مجھ پہ یقین ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی سرسراتی ہوئی معصومیت سے بھرپور آواز نکلی۔ عشب اس کے لہجے میں حسرت محسوس کرتے تڑپ اٹھا۔یہ اس لڑکی کا کونسا روپ تھا ناجانے اس لڑکی کے کتنے رنگ تھے جس سے روشناس ہونا ابھی باقی تھا۔

"سب سے زیادہ۔ خود سے بھی زیادہ۔"

جواباً اس نے دھیمے لہجے میں بولتے اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے مہکایا۔علایہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ گرا۔

آپ کو کیوں مجھ پہ یقین ہے میں ہمہ وقت آپ کے ساتھ تھوڑی نا ہوتی"

"ہوں۔

وہ رنج و غم کی کیفیت میں بولی۔

All rights reserved to novelslounge.com

جب دل جڑے ہو تو ہر جذبہ ہم میں خود ہی بیدار ہوجاتا ہے۔ویسے بھی اپنی"
". عورت پہ یقین اور اس کی عزت رکھ کر ہی تو میں ایک اچھا مرد کہلاؤں گا۔

وہ بھاری گھمبیر لہجے میں بولا۔علایہ ساکت ہوئی اس کے لہجے پہ۔

میں کسی کو دکھ نہیں دینا چاہتی لیکن سب کو تو میرے ہونے سے ہی تکلیف"
"ہوتی ہے۔

وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولی۔اس کی بات پہ عشب کی آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھی۔اس نے ایک نگاہ علایہ پہ ڈالی جس کے چہرے پہ فقط ویرانی کا بسیرا تھا۔وہ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

جانتا تھا کہ ابھی وہ اپنے حواسوں میں نہیں ہے تبھی اس کے سامنے دل ہلکا کررہی ہے۔

"مگر مجھے تو سکون ملتا ہے آپکے ہونے سے۔"

اس نے برخستگی سے جواب دیا معاً علایہ کی ہونق ذدہ نگاہیں خود پہ محسوس کرتے وہ گڑبڑاگیا جس کی نگاہیں شدت گریہ سے کھلی ہوئی تھی۔چہرے کا رنگ پھیکا پڑچکا تھا۔

"ایک منٹ میں یہاں کیا کررہی ہوں۔"

اول تو اس کا کمرہ دوسری جانب اس کے حصار میں خود کو محسوس کرتے وہ سرعت سے سرخ پڑی تھی اسی لیے اس کی گرفت میں کسمساتے سہمے لہجے میں بولی۔عشب نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ اس وقت یاد نہیں آیا جب میرے ساتھ لگ کر اپنا غم ہلکا کررہی تھی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بھی جواباً ایک جھٹکے میں اسے چھوڑتے تنک کر بولا۔ڈر تو ایسی رہی تھی اسے جیسے اس نے کوئی غلط کام سرانجام دیا ہو۔

"میں کب لگی آپ کے ساتھ میں تو ہوش میں ہی نہیں تھی۔کہی آپ نے میرے ساتھ۔"

وہ بدک کر اس سے دور ہوئی۔اس سے آگے سوچنا بھی اس کیلیے محال تھا۔

"ہاں میں نے تمہارے ساتھ سب کچھ۔"

اس کی اڑی اڑی رنگت عشب کو مزہ دے گئی اسی لیے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے سنجیدگی سے بولا۔جواباً اس نے سختی سے اپنے لبوں پہ ہاتھ رکھتے رندھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"یوں سستی ہیروئنز کی طرح کیوں برتاؤ کررہی ہو جیسے میں تمہیں کڈنیپ کرتے یہاں لے آیا ہوں اور زبردستی تم سے نکاح پڑھوانے لگا ہوں۔اگر ایسا کوئی ڈرامہ

All rights reserved to novelslounge.com

کریٹ کرنے کے چکروں میں ہو تو واپس نکل آؤ یہاں ہمارا نکاح آلریڈی ہوچکا ہے"۔

وہ سرد مہری سے جتانے والے لہجے میں بولا۔علایہ کے آنسوؤں کو سرعت سے بریک لگی تھی۔

"آپ کو بڑا علم ہے اس بابت کہ یہ سب ہوتا ہے لگتا ہے ایسے ناولز پڑھنے کا فریضہ سرانجام دے چکے ہیں"۔

وہ طنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔عشب نے حیرت زدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ابھی اپنا رونا رورہی تھی مگر اب اس کے چہرے پہ کہی بھی اس چیز کا نام و نشان نہیں تھا۔

"مسز عشب یو آر جسٹ امپوسیبل۔"

وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"تو مت الجھا کریں نا۔"

جواباً وہ بھی پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔

"اس الجھن کو تو ساری زندگی میرے گلے سے باندھ دیا گیا ہے پھندے کی صورت میں۔"

۔علایہ نے سختی سے مٹھیاں بھینچتے کسی چیز کی تلاش میں وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا نگاہیں گھمائی تھی۔

"بس یہی تو سننا چاہتی تھی میں۔"

وہ تکیہ اس کی جانب اچھالتے ہوئے آنکھوں میں نمی لیے بولی۔ عشب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو اس کے مذاق کو سنجیدہ لے رہی تھی۔

"کیا ہوگیا کیوں لڑرہے ہو دونوں کتے بلی کی طرح۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کاظم صاحب نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سوپ کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہلکے پھلکے لہجے میں سوال کیا۔

"انکل میں بلی تو یہ کت۔۔"

علایہ نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے سوال کیا۔کاظم صاحب نے اسے مصنوعی آنکھیں دکھائی۔

"شٹ اپ علایہ۔"

عشب سرزنشی لہجے میں بولا جواباً وہ منہ بسورے نظروں کا زاویہ بدل گئی۔عشب تاسف سے نفی میں سر ہلاتے وارڈروب سے اپنے کپڑے لیتا واشروم کی جانب چل دیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ایسے بات نہیں کرتے شوہر سے۔جو بھی ہے جیسے بھی ہے لیکن اب وہ آپ کا" مجازی خدا ہے اور انہیں بڑا مقام حاصل ہے۔ہلکی پھلکی نوک جھوک تو ٹھیک ہے مگر ایسے الفاظ نہیں استعمال کریں گی آپ عشب سے اوکے۔"

وہ سوپ کی ٹرے اس کے آگے رکھتے سمجھانے والے انداز میں بولے۔علایہ نے بغیر کسی تردد کے اثبات میں سر ہلایا۔کاظم صاحب اس کی فرمانبرداری پہ مسکرادیے تھے۔تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ جوں ہی فریش ہوکر باہر نکلا کاظم صاحب وہاں سے جاچکے تھے البتہ وہ بیڈ کراؤن سے پشت ٹکائے کسی گہری سوچ میں غلطاں تھی۔عشب نے ایک خاموش نگاہ اس پہ ڈالتے اپنا بیگ نکالا اور اس میں دو تین سوٹ رکھے تھے۔علایہ نے اپنے قریب ہونے والی ھٹ پٹ کی آواز پہ چونک کر بائیں جانب دیکھا جہاں وہ بیگ پیک کررہا تھا۔اس کی صبیح پیشانی پہ سلوٹ نمودار ہوئی۔

"آپ کہی جارہے ہیں کیا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بے چینی سے دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے بولی۔

"ہمم۔لاہور جارہا ہوں۔"

اس نے مختصر جواب دیا۔علایہ کی آنکھیں چمک اٹھی۔وہ سرعت سے بیڈ سے اترتے اس کے قریب آئی مگر آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے کی بدولت اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑاتی عشب نے اس کی کلائی تھامتے اپنی سمت کھینچا تھا۔

"کیا ہوا ٹھیک ہونا۔بیڈ سے نیچے کیوں اتری وہاں بیٹھے بیٹھے بھی جواب مل ہی جانے تھے۔"

وہ سختی سے بولا۔علایہ نے اس کے لہجے پہ اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری۔

"آپ دین بھائی کے پاس جارہے ہیں نا۔مجھے بھی لے چلیں پلیز۔میں یہاں کیسے رہوں گی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی شرٹ مٹھیوں میں بھینچتی التجائی لہجے میں بولی۔عشب نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"علایہ آپکا وہاں جانا ممکن نہیں ہے نا میری جان۔ہم جلدی لوٹیں گے اوکے۔"

وہ بچوں کی مانند پچکارتے ہوئے بولا۔علایہ نے اس کی شرٹ کو مزید سختی سے جکڑ لیا۔

پہلے مجھے بتائیں کہ وہاں سے کیا لینے جارہے ہیں۔دین بھائی بھی گئے اب آپ"
"بھی۔

وہ سوالیہ نگاہیں اس کے چہرے پہ مرکوز کیے بولی۔

ہم اپنے دل کے سکون کیلیے ایک خوبصورت سا تحفہ لینے جارہے ہیں۔اگر اللہ"
"نے چاہا تو انشآءاللہ لے کر لوٹیں گے۔

All rights reserved to novelslounge.com

۔اس کے دل وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔علایہ کو اس کا مسکرانا بری طرح کھٹکا تھا کا سکون کون تھا۔اس کی شرٹ پہ اس کی گرفت خود بخود ڈھیلی پڑی تھی۔وہ خود ہی اس سے فاصلہ قائم کرتے بیڈ پہ جاکر بیٹھ گئی۔عشب نے نفی میں سر ہلاتے قدم اس کی جانب بڑھائے اور دوازنوں اس کے قریب بیٹھا تھا۔علایہ کے دل کی دھڑکن سست پڑی اس کے یوں اپنے پیروں پہ بیٹھنے پہ۔

اس نے علایہ کے سرد پڑتے ہاتھوں کو اپنے گرم ہاتھوں میں تھاما اور آہستہ سے انہیں سہلانے لگا جیسے انہیں حدت پہچانا چاہ رہا ہو۔علایہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔اس سے پہلے کہ وہ روتی عشب نے تنبیہی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے نفی میں سر ہلایا۔

All rights reserved to novelslounge.com

کچھ بھی بدگمانی اپنے دل میں لانے سے پہلے فقط یہ سوچ لینا کہ آپ عشب" خانزادہ کے دل کا سکون ہو اور اپنے سکون کی بے سکونی مجھ سے قطعی برداشت "نہیں ہے۔

وہ اس کے ہاتھوں کی پشت پہ عقیدت سے لب رکھتا ہوا بولا۔علایہ نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔وہ ایسا کچھ بھی کہنا نہیں چاہتا تھا مگر اب جب وہ اس کی زندگی کا حصہ تھی تو وہ کیونکر اسے بدگمانی کی دلدل میں دھکیلتا۔اس کی پیشِ رفت پہ وہ سرخ ہوتا چہرہ جھکا گئی۔لبوں پہ ابھی بھی گہری خاموشی تھی۔

"علایہ میں جارہا ہوں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ مدھم لہجے میں بولتے اٹھ کھڑا ہوا۔علایہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

"تو جائیں میں نے کب روکا ہے۔"

جواباً وہ بھی انگلیاں چٹخاتے دھیمے سے بولی۔

آپ نہیں روک رہی مگر آپ کے یہ آنسو مجھے یہی اشارہ کررہے ہیں مجھے کمزور"
"کررہے ہیں۔

وہ شکست ذدہ لہجے میں بولا۔

All rights reserved to novelslounge.com

جائیں بھی اب۔ذیادہ رومینٹک ہونے کی ضرورت نہیں ہے میرے ساتھ۔آپ" کی یہ رومانوی باتیں ذیادہ رولا رہی ہیں مجھے کیونکہ ایسی باتوں کی توقع آپ سے کرنے "سے بہتر ہے کہ میں رو ہی لوں۔

وہ کوفت سے آنکھیں گھماتے ہوئے بولی۔عشب کا اس کے چہرے کی جانب بڑھتا ہاتھ یکلخت تھما۔اس نے ضبط سے مٹھی بھینچتے ہاتھ واپس کھینچا اور قہر آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو کمال مہارت سے اس کے موڈ کا ستیاناس کرچکی تھی۔

"افسوس کا مقام ہے ویسے علایہ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تاسف سے بولا۔

"تو کرلیں پھر۔"

وہ بھولپن سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولی۔اس کی باتوں سے ویسے بھی دل ہلکا پھلکا ہوچکا تھا۔

"اب تو لگتا ہے مجھ پہ واجب ہے کیونکہ جہاں آپ ہوگی وہاں افسوس نا ہو ایسا تو ممکن نہیں۔ہے نا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ دانت پیستے ہوئے بولا اور شرربار نگاہ مسکراہٹ دباتی علایہ پہ ڈالتے اپنا بیگ اٹھاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی علایہ نے آنکھیں بند کرتے اس کے مٹھاس بھرے لہجے کی بازگشت کو شدت سے اپنے دل پہ محسوس کیا تھا۔لبوں پہ ایک بھیگی سے مسکراہٹ رقصاں تھی۔دل میں ایک میٹھی سی گدگدی کا اس کا دل آپ خوشی اور مسرت سے جھوم رہا تھا تتلیوں کی احساس جاگ رہا تھا مانند رقص کررہا تھا کیونکہ کسی نے اسے بھی اپنی خوشی سکون کہاں تھا۔کیا یہ سب سچ تھا یا فریب یا پھر اس کا کوئی خواب جو آنکھ کھلنے پہ ٹوٹ جائے گا۔

وہ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں غلطاں بینچ پہ بیٹھے ڈاکٹر کے باہر نکلنے کے منتظر تھے۔نادیہ کا ان کی بگڑتی حالت کے بدولت ایمرجنسی میں آپریشن کا کہا گیا تھا جس کا

All rights reserved to novelslounge.com

عاکف نے بغیر کسی تردد کے حامی بھری تھی۔آپریشن کو دو گھنٹے بیت چکے تھے مگر ابھی تک کچھ اتا پتا نہیں تھا۔

"بابا امی ٹھیک تو ہوجائیں گی نا۔"

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولی۔عاکف نے خاموشی سے اس کا سر اپنے سینے پہ رکھتے سہلایا۔

"سب ٹھیک ہوگا میری جان۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"جزاء وہ علایہ۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتے جزاء کے چہرے کے عضلات سرعت سے تنے تھے۔اس نے پیشانی پہ شکنیں سجائے ان کی جانب دیکھا۔عاکف کے الفاظ جہاں کے تہاں رہ گئے۔

بابا پلیز میرے سامنے اس لڑکی کا ذکر بھی مت کریں۔مجھے اس کے نام سے بھی" "نفرت ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تنفر بھرے لہجے میں بولی۔اب کی بار اس کے لہجے پہ عاکف کے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ سختی سے اسے ٹوکتے ڈاکٹر کی باہر آمد سے ان دونوں نے ٹھٹھک کر ان کی جانب دیکھا اور سرعت سے ان کی جانب چل دیے۔

مبارک ہو مسٹر عاکف آپکی مسز کا آپریشن کامیاب رہا۔انہیں روم میں شفٹ کردیا" گیا ہے ابھی وہ دوائیوں کے زیر اثر ہیں۔کچھ دیر میں ہوش آجائے گا پھر آپ ان "سے مل لیجیے گا۔

وہ پیشہ وارانہ انداز میں بولتے اپنے کیبن کی سمت بڑھ گئے۔ان کے جاتے ہی جزاء مسکراتے ہوئے خوشی خوشی عاکف کے سینے سے جالگی۔تقریباً آدھے گھنٹے بعد ان کے ہوش میں آنے کی خبر سے وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے جہاں انہیں تکیوں سے سہارے بٹھایا ہوا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"امی۔"

جزاء بھاگنے والے انداز میں ان کے قریب آئی اور ان کے سینے سے جالگی۔نادیہ بیگم نے نقاہت سے اس کے سر پہ بوسہ دیا۔عاکف خاموشی سے ایک جانب رکھی کرسی پہ جگہ سنبھال گئے تھے۔

امی آپ نے وقت رہتے کیوں نہیں بتایا کہ آپ کی حالت خراب ہے۔ہم ہسپتال" "آتے تاکہ آپ کا علاج ہوسکتا۔

وہ ناراضگی سے گویا ہوئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"چلو اب تو ٹھیک ہوں نا۔یہ بتاؤ علایہ کہاں ہے۔"

وہ کمزور لہجے میں بولی۔بولنے میں ابھی بھی دقت پیش آرہی تھی۔ان کی بات پہ جزاء کے چہرے کے تاثرات فوراً سے بیشتر بدلے۔

"امی آپ مجھ سے بات کریں مزید کسی کے متعلق مت سوچیں۔"

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان نرم کرتے ہوئے بولی۔

"یہ کسی کیا ہوتا ہے جزاء اور یہ کس لہجے میں مخاطب ہو تم۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ غصے سے بولی۔جزاء نے حیرت سے ان کا چہرہ دیکھا جو اسے فراموش کرتے علایہ کے متعلق پوچھ رہی تھی۔

امی آپ اس کا نام میرے سامنے بار بار مت لیں۔وہ وہی ہے جہاں اسے ہونا" چاہیے۔آج آپ اسی کی بدولت اس ہسپتال میں ہیں۔اس کی امی کی بدولت ہی آج "آپ کی یہ حالت ہے۔پھر بھی آپ کے لبوں سے ان کا نام جدا نہیں ہوتا۔

وہ بدتمیزی سے بولی۔نادیہ کی رنگ اڑی تھی انہوں نے بے ساختہ عاکف کی جانب دیکھا جو پریشانی سے ان دونوں کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

یہ تم ٹھیک نہیں کررہی جزاء کیا کیا تم نے علایہ کے ساتھ مجھے سچ سچ جواب دو"
"ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

انہوں نے اشتعال کے عالم میں سوال کیا جواباً وہ تو سختی سے لب بھینچ گئی مگر عاکف کو جتنا معلوم تھا وہ انہوں نے ان کے گوش گزار دیا۔ان کی بات مکمل ہوتے ہی نادیہ نے فق چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا۔ایکدم وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔ان کی ہنسی میں بھی ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی۔

جانتی ہو جزاء آج تم میں مجھے کس کا عکس دکھا۔نہیں تم نہیں جانتی ہوگی مجھے"
تم میں آج اس صفورہ جیسی بری عورت کا عکس دکھا ہے ایک بے رحم اور دوسرا سرے سے بدگمان۔میں سمجھتی تھی کہ میری بیٹی میرا پرتو ہے مگر نہیں میں غلط تھی۔اور اس معصوم میں اس کی ماں کی غیر موجودگی میں بھی اپنی ماں کا عکس

All rights reserved to novelslounge.com

ہے۔ایک رحم دل اور دوسرا بے قصور۔اتنے برس پہلے اس کی بھی کسی نے نہیں سنی تھی روتی رہی بلکتی رہی وہ۔آج اتنے برس بعد بھی میری ہی اولاد نے اس کی بیٹی پہ ایسا گھناؤنا الزام لگادیا۔ مجھ سے تو میرے پہلے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھایا جارہا مزید مجھ پہ بھاری مت پڑو مہربانی ہوگی تمہاری۔اتنا اچھا شوہر ملا ہے اس کی قدر "کرلو۔

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔ جزاء نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچا۔

"آپ دین کی فکر مت کریں میں انہیں سمجھالوں گی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولی۔نادیہ بیگم نے تھکی تھکی سی سانس خارج کی۔

اور جب وہی دین تمہیں چھوڑے گا نا تو روتی بلکتی میرے پاس مت آنا۔ سمجھ لینا" کہ تمہاری ماں بھی مرگئی۔اور ابھی اور اسی وقت میری نگاہوں سے دور ہوجاؤ تم کیونکہ اب سے تم میری بیٹی جزاء نہیں بلکہ اس صفورہ کی پوتی جزاء ہو جس سے "میں کسی قسم کا رشتہ استوار کراتے خود پہ جہنم واصل نہیں کروانا چاہتی۔

وہ اسے خود سے دور کرتی بے رخی سے بولی۔جزاء نے سکتے کی کیفیت میں ان کا جھٹکنا محسوس کیا۔

"نادیہ اسے محبت سے سمجھاؤ وہ سمجھ جائے گی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عاکف نے اب کی بار بولنا ضروری سمجھا۔

آپ نے کیوں نہیں سمجھایا اسے جب وہ علایہ کے ساتھ یہ برتاؤ کررہی تھی۔دین" کے سامنے تو بہت دعوے کرتے پھررہے تھے کہ علایہ آپکی بیٹی آپکی بیٹی آج "واضح ہوگیاکہ اپنا خون ہی اپنا ہوتا ہے باقی غیر ہی کہلاتے ہیں۔

وہ سختی سے ان کی بات رد کرتے ہوئے بولی۔آنکھوں سے آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔عاکف کے قدم بے ساختہ زمین میں جکڑے گئے۔

All rights reserved to novelslounge.com

اور اگر ابھی بھی آپ کو مجھ پہ جزاء درست لگے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ"
اسے لے کر جاسکتے ہیں مگر مجھے مجبور مت کریں کہ میں مزید گناہوں کی دلدل میں
اتروں۔اس کی بدولت تمہاری ماں کچھ ہونا تھا جزاء نہیں تم غلط ہو تمہاری ماں کی
"۔وجہ سے اس بچی کی ماں مری ہے

وہ اب کی بار ضبط کھوتے چلائی تھی۔جزاء ایک شکوہ کناں نگاہ ان پہ ڈالتے تن فن
کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔اس کے جاتے ہی عاکف نے اسے تھامتے سنبھالا۔

جزاء نے ہسپتال کی ٹک شاپ سے چائے کا کپ لیتے بے چینی سے ہاتھ مسلے
تھے اور کسی سنسان گوشے میں جاتے سرعت سے اپنے ڈوپٹے کے کونے سے
ایک تھیلی برآمد کرتے چور نگاہ اطراف میں گھمائی تھی معاً سب کی. غیر موجودگی کا
یقین کرتے اس نے وہ پاؤڈر چائے میں انڈیلتے ہلایا تھا۔بے چینی نے پورے وجود

All rights reserved to novelslounge.com

کو اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔وہ سرعت سے چائے کا کپ لبوں سے لگا گئی۔اس دوران اس کی نگاہیں کسی غیر مرئی نقطے پہ مرکوز تھی۔

"تم اس قدر دیر سے کیوں پہنچے ہو۔"

وہ لاہور پہنچتے ہی سیدھا اپنے فلیٹ پہ آیا تھا ابھی بھی دین نے اس کی آمد پہ کچن میں جاتے کافی بنائی تھی۔اب وہ لاؤنج میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہورہے تھے معاً دین کچھ سوچتے پوچھ بیٹھا۔عشب نے اس کے غیر متوقع سوال پہ ذرا سی نگاہیں ہٹاتے اس کی جانب دیکھا اور سرعت سے زاویہ بدل لیا۔

"ہاں تمہیں بتایا تو تھا کہ اسلام آباد کا موسم کافی خراب تھا بس اسی وجہ سے سفر ممکن نہیں ہوپایا۔خیر تم بتاؤ کچھ اس بابت علم ہوا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عشب نے کمال مہارت سے اس کی بات کو ٹالتے چسکی بھرتے استسفار کیا۔ جواباً وہ ناامیدی سے نفی میں سر ہلاگیا۔ عشب نے کافی کا کپ میز پہ رکھتے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کچھ ایسا جس کی بدولت ہمارے شک پہ یقین کی مہر ثبت ہوسکے کیونکہ اس دن کی باتوں سے اتنا تو اندازہ ہوا کہ کچھ تو ہے جو صفورہ بیگم چھپارہی ہے سب سے۔"

عشب پرسوچ نگاہوں سے سامنے دیوار پہ لٹکی گھڑی کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں دراصل کچھ ایسی باتیں صفورہ کی جانب سے کھلی ہیں جس کی بنا پہ ہم کچھ مثبت سوچ سکتے ہیں۔"

دین نے گویا بات کی تمہید باندھی۔ عشب چونک اٹھا۔

"جیسے کہ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی بات پہ دین نے اس دن کی پوری بات تفصیل سے اس کے گوش گزار دی۔جیسے جیسے وہ سنتا جارہا تھا اس کے چہرے کے عضلات تنتے جارہے تھے۔

"مطلب عائشہ آنٹی سچ میں زندہ ہیں۔"

اس کی سرسراتی آواز پہ دین نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں نہیں جانتا کہ کیا چل رہا ہے میری زندگی میں بس مجھے اتنا علم ہے کہ کوئی تو ہے جو صفورہ کے قبضے میں ہے اور وہ بلکل ٹھیک نہیں ہے۔میں یہ بات سوچنا بھی نہیں چاہتا مگر اگر وہ میری ماں ہوئی تو وہ دن صفورہ کا اس دنیا میں آخری دن ہوگا۔"

وہ دانت پہ دانت جماتے سختی سے گویا ہوا۔عشب نے تائیدی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ویسے بھی وہ اپنے گھر کا سب کچھ بیچ رہی ہیں ناجانے ان کے ذہن میں کیا چل" رہا ہے اب بس مجھے چار بجنے کا انتظار ہے۔پھر ہی کسی سراغ تک پہنچ پائیں گے "ہم۔

اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

خیر تم نے چاچو سے ملنے کی خاطر گھر تو چکر لگایا ہی ہوگا۔کیسے ہیں سب"

"وہاں۔علایہ جزاء۔

دین نے مسکراتے لہجے میں استسفار کیا جبکہ ان کے ذکر پہ عشب کا چہرہ سپاٹ ہوا۔چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔"

دین نے تشویش بھرے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔

"ہاں۔میں ٹھیک ہوں وہ سب بھی بلکل ٹھیک ہیں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان مضبوط بناتے ہوئے بولا۔دین نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

کچھ جھوٹ تو نہیں بول رہے۔ایسا کرتا ہوں میں لایہ کو ہی کال ملاتا"
ہوں۔ناجانے کیسی ہوگی اس دن بھی عجیب سی حالت تھی اس کی مجھے کہ رہی
"تھی کہ ساتھ جانا آپ کے۔

اس نے اپنی پیشانی مسلتے علایہ کو کال ملائی تو عشب کے دل کی دھڑکن لحظہ بھر کو تھمی۔اگر دین دیکھ لیتا کہ وہ خانزادہ مینشن میں ہے تو لازماً سوالوں کی بوچھاڑ کردیتا جس کا جواب فلحال عشب کے پاس بلکل نہیں تھا۔

"یہ فون کیوں نہیں اٹھارہی۔"

اس نے بولتے ساتھ ہی دوبارہ کال ملائی مگر فون مسلسل ہورہا تھا مگر دوسری جانب سے کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔عشب نے بے ساختہ شکر ادا کیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

میرے خیال سے ہمیں چلنا چاہیے دین۔کیا پتہ وقت سے پہلے ہی کچھ ایسا مل" "جائے جو ہمارے لیے کار آمد ثابت ہو۔

عشب کی بات پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی سر جھٹکتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔کچھ ہی دیر میں ان کی گاڑی ملک ہاؤس کی جانب رواں دواں تھی۔تقریباً پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد ان کی گاڑی جوں ہی ملک ہاؤس کے عین باہر رکی اس سے کچھ دوری پہ ہی دو آدمی کسی سے مصاحفہ کرنے میں مصروف تھے۔ان دونوں نے خاموشی سے نگاہوں کا تبادلہ کیا اور منہ پہ ماسک چڑھاتے گاڑی سے باہر نکلے۔اتنی دیر میں وہ دو آدمی جاچکے تھے۔

"اے لڑکے بات سنو۔"

اس سے پہلے کہ شرفو چیک لیتے گھر کا دروازہ عبور کرتا اپنے عقب سے آنے والی آوازوں پہ اس نے جوں ہی چہرہ موڑا سامنے کھڑے دو انجان لڑکوں کو دیکھتے وہ ٹھٹھک گیا تبھی سرعت سے چیک فولڈ کرتے اپنی قمیض کی جیب میں ڈالا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"یہ صفورہ بیگم کا گھر ہے۔"

دین نے اپنی آواز کو بھاری کرتے سوال کیا جواباً وہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلا گیا۔

"آج وہ وہاں آئی نہیں جہاں انہوں نے جانا تھا۔"

عشب نے موقع پہ تیر چلایا تھا۔ شرفو نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"اچھا تو وہ آپ ہیں جن سے ملنے وہ جاتی ہیں۔"

وہ حیرت کی ذیادتی سے چلایا۔ دین نے بروقت اس کے لبوں سے ہاتھ جمایا جس کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ وہ سب کو اکٹھا کرلیتا۔

مگر وہ تو کسی پاگل کا ذکر کرتی تھی اور گھر کا سارا سامان بھی بکوا دیا اس کے"
"پیچھے۔

وہ بیچارگی سے گویا ہوا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اچھا تم جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ نیچے دو آدمی ان سے ملنے آئیں ہیں۔اور بات سنو یہ"
"ہمیں دیتے جاؤ کیونکہ یہ ویسے بھی ہمیں ہی ملنا ہے باقی ہم نپٹ لیں گے۔

وہ اس کے سامنے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلاتے نرمی سے بولا۔صدا کا بھولا شرفو اس نے اس کے ہاتھ میں چیک تھماتے انہیں اپنی تلقید میں آنے کا اشارہ کرتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔اس کے اندر جاتے ہی آہستگی سے اس کے تعاقب میں آتے عشب اور دین نے خاموشی سے واپسی کیلیے قدم موڑے تھے۔

"اب کیا کرنا ہے۔"

۔دین نے وہ چیک اس کی جانب بڑھاتے پوچھا

اب جب صفورہ کو معلوم ہوگا اس وقت تباہی مچے گی اور ساتھ ہی ان گنہگاروں"
"کے متعلق بھی علم ہوگا جو اس عورت کے ساتھ اس کام میں ملوث ہیں۔

All rights reserved to novelslounge.com

عشب کی سپاٹ آواز پہ وہ سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلاگیا۔اب ان دونوں کو بس اپنے کام کے مکمل ہونے کا انتظار تھا۔

"جو کام میں نے کہا تھا وہ ہوا یا نہیں۔'

اس کے اندر آتے ہی صفورہ نے سختی سے استسفار کیا۔خان بابا بھی پشت پہ ہاتھ باندھے انہی کی جانب متوجہ تھے۔

جی بیگم صاحبہ ہوگیا اور آپ نے جن کو دینے تھے کیش وہ میرے ساتھ ہی ہے"

"یہ دیکھیں۔

اس نے کہتے ساتھ ہی انگوٹھے کی مدد سے پیچھے کی جانب سے اشارہ کیا۔اس کے اشارے کے تعاقب میں دیکھا جہاں کسی زی روح کا نام و نشان تک نہیں تھا۔صفورہ بیگم کی کشادہ پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"کون ہے تمہارے عقب میں جو ہمیں دکھائی نہیں دے رہا۔"

وہ غیض کے عالم میں ہانپتے ہانپتے چلائی۔شرفو نے گھبراتے سرعت سے رخ پھیرا جہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔اس نے پھیکے پڑتے چہرے سمیت دوبارہ صفورہ کی جانب رخ پھیرا جس کا خود کا رنگ اڑا ہوا تھا۔

"بیگم صاحبہ وہ دو آدمی تھے آپ کے متعلق پوچھ گچھ کررہے تھے اور انہی پیسوں کا مطالبہ کررہے تھے میں سمجھا شاید وہی لوگ ہیں انہوں نے جب پیسوں کیلیے ہتھیلی پھیلائی تو میں نے وہ چیک ان کے حوالے کرتے اپنے ساتھ آنے کا کہا تھا مگر وہ نجانے کہاں غائب ہوگئے۔"

وہ گھگھیائے لہجے میں بولا۔صفورہ نے شرربار نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔

"یا خدایا یہ کیا کردیا تو نے شرفو اب کیا ہوگا۔وہ تو سب کچھ ختم کرڈالے گا وہ کسی کو زندہ نہیں بخشے گا تو کس کو وہ چیک پکڑاآیا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ حقیقت میں اپنا سر تھام گئی۔خان بابا نے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا جو نجانے کس بابت ذکر کررہی تھی البتہ شرفو تو روہانسا ہوچکا تھا کیونکہ یہ سب کیا دھرا اسی کا تھا۔صفورہ نے اپنا ڈنڈہ اٹھایا اور اسی بری طرح پیٹنا شروع کردیا۔اب پورے گھر میں شرفو کی چیخیں گونج رہی تھی۔خان بابا نے مشکلوں سے ان سے شرفو کو چھرواتے اپنی پشت پہ کیا اور خونخوار نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

بس کریں صفورہ بیگم کس کس کو اپنے ظلم کا نشانہ بنائیں گی۔یہ ٹھیک ہے کہ" پہلے غلط کاموں میں خود ملوث ہو مگر جب سب کچھ ہاتھوں سے بکھرتا چلا جائے تو مظلوم پہ ظلم ڈھانا شروع کردو۔بہت برداشت کرلیا ہم نے آپ کی ان منمانیوں کو۔آپ جیسی شیطان صفت عورت کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے کہ ہم خودکشی کرلیں۔غریب لوگ ہیں پیٹ پالنے کی خاطر یہ سب ضبط کرنا پڑرہا تھا مگر یہ حرام کی کمائی ہمارے بس سے باہر ہے۔علایہ بی بی کے ساتھ اتنے برس آپ نے جو کیا کبھی نہیں روکا کیونکہ کوئی حیثیت نہیں تھی ہماری مگر کب تک آپ کے ان چلتے

All rights reserved to novelslounge.com

ہاتھوں کو برداشت کرے۔خدا کے قہر سے ڈریں یہ نہ ہو کہ آپ کی موت کی آپ کیلیے سزا بن جائے۔یہ زمین ہی آپ پہ تنگ پڑجائے۔کیونکہ ظلم کرنے والے چاہے جتنا مرضی خدا بن بیٹھیں لیکن تمہارے جیسی عورت کی رسی بھی اسی پاک ذات کے ہاتھ میں ہے ابھی ڈھیلی یا دراز ہے تو کیا ہوا جس دن کھنچی نہ تو تمہاری آہ و پکار سننے والا بھی کوئی نہیں ہوگا۔"

خان بابا بولنے پہ آئے تو غصے سے ہانپتے ہانپتے بولتے چلے گئے۔صفورہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کی جانب دیکھ رہی تھی جس نے کبھی آنکھ اٹھا کر دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا اور اب کیسے اس سے زبان لڑا رہا تھا۔

تیری ہمت کیسے ہوئی تو مجھے بددعائیں دے رہا ہے۔میں تیرا وہ حال کروں گی کہ تیری سات نسلیں مجھ سے پنگا لینے سے پہلے مرنا پسند کریں گی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ طیش کے عالم میں اس کے منہ پہ طمانچہ دے مارا۔خان بابا نے وحشت ناک لہو رنگ ہوتی نگاہوں سے ان کا چہرہ دیکھا جو ابھی بھی اپنے گناہوں کو ماننے کی بجائے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی۔

تو تم نے کونسا ایسا کام کیا ہے جس کے بدلے میں تمہیں دعائیں دی"
جائیں۔دعاؤں کیلیے کوئی ایسے کام کیے جاتے ہیں جن سے جنت خریدی جاسکے لیکن نا تو تم نے اپنے پیچھے کچھ چھوڑا اور نا ہی کسی کے ساتھ نیکی کی مجھے تو ڈر ہے "کہ نجانے وہ ذات نے تمہارے لیے کیا سوچ رکھا ہے۔

وہ بھی دوبدو چلائے تھے۔اس گھر کے در و دیوار میں ان سب کی آوازیں گونج رہی تھی جو باہر کھڑے دین اور عشب کی سماعتوں سے مخفی نہیں رہی۔ان دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا جیسے آنکھوں کے ذریعے ہی کوئی پیام دینا چاہ رہے ہو۔ان کی آنکھیں مسکرائی تھی ایکدم ان کے لب بھی ایک دلکش

All rights reserved to novelslounge.com

مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔انہوں نے ہنوذ ایک دوسرے کو دیکھتے اثبات میں سر ہلایا۔

"دفعہ ہوجاؤ ابھی اسی وقت میرے اس گھر سے تم دونوں کمتر نیچ ذات لوگ اس عالیشان گھر میں رہنے کے قابل نہیں ہو۔دفعہ ہو جاؤ ابھی کے ابھی اس سے پہلے کہ سب کی طرح میں تم دونوں کو بھی تباہ و برباد کردوں۔"

وہ پاگلوں کی طرح گرجدار آواز بولی۔شرفو تو سہم کر خان بابا کی قمیض تھامے کھڑا تھا البتہ خان بابا نے تمسخرانہ انداز میں ان کی جانب دیکھا جو اب بری طرح گہرے گہرے سانس بھررہی تھی۔

"دیکھ لینا تم اسی گھر کی زمین تم پہ تنگ پڑے گی یہ میری بددعا ہے تمہیں اور ایک مظلوم کی آہ عرش تک جاتی ہے۔جن پہ تم ظلم ڈھاتی رہی ہو نا نجانے کن کن لوگوں کی آہیں خود کے سر لے چکی ہو۔تمہاری تو موت پہ بھی رونے والا کوئی نہیں ہوگا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تنفر بھرے لہجے میں غرائے۔صفورہ بیگم حق دق وہی کھڑی رہ گئی۔حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے تھے۔انہیں تو ابھی سے بھی عجیب سی گھٹن کا احساس ہونے لگا تھا۔انہوں نے دہشت بھری نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا جہاں خان بابا شرفو کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیتے باہر کی جانب لے جارہے تھے۔ان کی آنکھوں میں پیسوں کے متعلق سوچتے خوف جاگنے لگا۔ناجانے وہ دونوں اب کیا کریں گے یہی سوچ ہی ان کی سانسیں تھمارہی تھی۔

اب میں کیا کروں کچھ بھی ایسا نہیں بچا جو ان کو دیتے اپنی جان بخشی کروالو"

"سب کچھ تو بیچ چکی ہوں۔

معاً کچھ سوچتے ان کی آنکھیں چمکی تھی اگلے ہی لمحے ان کی آنکھوں میں شیطانی چمک نے احاطہ کیا تھا۔وہ لاٹھی کے سہارے سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی اور الماری سے گھر کے کاغذات نکالتے ڈوبتے دل کے ساتھ باہر کی جانب چل دی۔باہر پورچ میں رکتے ہی انہوں نے اطراف میں نگاہیں دوڑائی وہ پورچ جہاں دو

All rights reserved to novelslounge.com

دو گاڑیاں پوری شان سے کھڑی ہوتی تھی وہاں کسی چیز کا نام و نشان تک نہیں تھا۔انہیں اس ماحول سے عجیب سی کوفت ہونے لگی تھی۔لڑکھڑاتے قدموں سمیت باہر کی جانب بڑھتے ہی انہوں نے سڑک کی جانب چلنا شروع کردیا تاکہ کسی رکشے کی سواری لے سکیں۔پہلے تو انہیں وہاں جانا تھا تاکہ اسے وہاں سے غائب کرسکے یہ تو طے تھا کہ اسے مارے بغیر وہ نہیں مرے گی۔ایک رکشہ روکتے ہی اس نے اسے ایک جانب چلنے کا اشارہ کیا۔دین اور عشب نے سرعت سے گاڑی کا گئیر بدلتے گاڑی ان کے تعاقب میں دوڑائی تھی وہ پوری باریک بینی سے تمام صورتحال کا جائزہ لے رہے تھے۔اسی بھاگ دوڑ میں سانس بری طرح پھولا ہوا تھا۔

رکشے کو ایک جانب رکتے دیکھ انہوں نے بے ساختہ اوپر نام کی جانب دیکھا اور حیرت بھری نگاہوں سے دین نے عشب کی جانب دیکھا۔

"یہ کیا کرنے والی ہیں کہی یہ گھر تو بیچنے کے ارادے سے یہاں تو نہیں آئی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

دین نے پیشانی مسلتے استسفار کیا تو عشب نے پرسوچ نگاہوں سے ان کی پشت کو دیکھا۔

ناجانے اس عورت نے کیا سوچ رکھا ہے کیسا کیسا قرض لے چکی ہے جو سب" "کچھ بیچ کر بھی نہیں اتر پارہا۔ عجیب ہی صورتحال ہے۔

وہ ناگواری سے بولا۔ایک تو ویسے بھی علایہ کی وجہ سے اس عورت پہ عجیب طرح کا غصہ تھا اسے اس کا بس نہیں چل رہا تھاکہ ان کی عمر کا لحاظ کیے بغیر ساری حدیں پھلانگ دے آج اور اس عورت سے سارے راز اگلوالے مگر انہیں فلحال پھونک پھونک کر ہر قدم رکھنا تھا وہ کسی کو بھنک بھی نہیں پڑنے دینا چاہتے تھے کہ ان کا ذہن کیا چاہ رہا ہے۔کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد ان کا رکشہ پھر سے وہاں سے نکلا تھا۔گاڑی ایک بار پھر کشادہ سڑک پہ رواں دواں تھی جہاں رکشہ تیز رفتاری سے دور رہا تھا۔تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ رکشہ ایک عجیب سے سنسان سے علاقے میں داخل ہوا جہاں ڈھونڈے سے بھی کسی انسان کا نام و نشان تک نہیں

All rights reserved to novelslounge.com

تھا۔بدبو عجیب سے بھبھوکے ہر جانب سے اٹھ رہے تھے۔انہیں اس ماحول سے ہی چڑ ہونے لگی تھی۔دین کا دل تو بری طرح دھڑک رہا تھا خوف سے۔وہ اب رکشے والے کو کرایہ دیتے بائیں جانب گلی میں مڑگئی۔دین اور عشب نے بھی چہروں پہ ماسک کو درست کرتے گاڑی ایک جانب درختوں کے جھنڈ میں لاک کی تاکہ کسی کی نگاہ یہاں تک غلطی سے بھی نا پہنچ پائے۔وہ اب دبے پاؤں صفورہ کے تعاقب میں چل رہے تھے۔جیسے جیسے دین آگے کی جانب قدم بڑھارہا تھا اس کی ہاتھ پیر باقاعدہ کانپنا شروع ہوگئے خوف سے ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے اس کے دل کو کوئی مٹھی میں جکڑرہا ہو۔اگر یہاں اس کی ماں تھی تو وہ یہاں کیوں تھی اتنے ابتر علاقے میں جہاں تو شاید چرند پرند بھی اس بدبو کے ڈھیر میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔عجیب سی ویرانی نے ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔اس کا یوں گھبرانا عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا اس نے بے ساختہ دین کا شانہ تھپتھپاتے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"یہ جانا کہاں جارہی ہے۔"

دین نے سرد نگاہ ان کی پشت پہ گاڑھتے سختی سے کہا۔عشب نے آنکھیں دکھاتے آواز دھیمی رکھنے کی تنبیہہ کی معاً اپنے عقب سے آنے والی ہلچل کی آواز پہ وہ دونوں سرعت سے چوکنا ہوئے تھے تبھی جلدی سے اپنی جیبوں سے گن نکالتے ہاتھوں میں تھامتے آہستگی سے گردن کو ترچھا کیا مگر ان کے عقب میں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

"کیا عجیب سا ہولناکی لیا ماحول ہے۔"

عشب نے اس کے کان کے قریب ہوتے سرگوشی کی۔دین نے تائیدی انداز میں قدم آرام سے آگے کی جانب بڑھاتے اثبات میں سر ہلایا اور منتظر نگاہوں سے صفورہ کی جانب دیکھا جو اب اپنی چادر کے پلو پہ بندھی گرہ کھول رہی تھی۔اس نے سرعت سے چابی برآمد کرتے زنگ آلود تالے پہ لگائی۔اندر سے عجیب سی غوں غوں کی آوازیں آرہی تھی۔دین کی آنکھوں میں باقاعدہ خون اتر آیا۔جیسے جیسے اس کا

All rights reserved to novelslounge.com

ہاتھ چابی گھمانے میں مصروف تھا ویسے ویسے اس کا دل بھی ڈوبتا چلا جارہا تھا۔است شدت سے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔اس نے سختی عشب کے مضبوط ہاتھوں کو تھاما تھا۔وہ اتنا لمبا چوڑا مرد آنے والے وقت سے گھبرارہا تھا۔اگلے ہی لمحے وہ زنگ آلود دروازہ چرڑ کی آواز کے ساتھ کھلا تھا اور صفورہ اندر داخل ہوتے سرعت سے دروازہ بند کرگئی۔ان کی حرکت پہ ان دونوں کی کشادہ پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔اس سے پہلے کہ وہ آگے کی جانب بڑھتے اندر دیکھنے یا جانے کا کوئی راستہ تلاش کرتے اندر سے آنے والی چیخوں کی آواز پہ ان دونوں کا رنگ فق ہوا۔اگلا ہی لمحہ مزید وحشتناک ہوا جب اس پورے ویران ماحول میں گولیوں کے تھرتھرانے کی آواز فضا میں گونجی تھی۔دونوں کی آنکھوں میں ایک عزم امنڈ آیا تھا۔ان کا مقصد اندر موجود لوگوں کو باور کرانا تھا کہ باہر کوئی اور بھی ہے جو ان کے غلیظ ارادوں سے باخبر ہے۔گولیوں کی آواز پہ اندر موجود صفورہ کانپی تھی اس نے کھڑکی کا پردہ ہٹاتے ذرا سی نگاہوں سے باہر کی جانب دیکھا جہاں کوئی بھی موجود

All rights reserved to novelslounge.com

نہیں تھا۔اس نے چونک کر دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھولا تاکہ ایک طائرانہ نگاہ اطراف میں گھوما کر کسی کی بھی غیر موجودگی کا یقین کرسکے۔انہوں نے جوں ہی کمرے سے باہر قدم نکالا پورے ماحول میں دھواں چھایا ہوا تھا۔وہ آگے کی جانب بڑھتی جارہی تھی۔دین اور عشب جو دیوار کی اوٹ میں چھپے ان کے جانے کے منتظر تھے ان کے نکلتے ہی سرعت سے اس کمرے کے اندر گھستے اندر سے کنڈی لگاتے گہرا سانس فضا میں خارج کرگئے۔اگلہ لمحہ ان کیلیے حیران کن تھا جب کسی کی سسکیوں کی آواز پہ انہوں نے ٹھٹھک کر عقب میں دیکھا مگر وہاں کوئی موجود نہیں تھا مگر وہاں کمرے میں وسط میں رکھے بیڈ کے نیچے سے ہلچل کی آواز آرہی تھی جیسے وہ وجود کپکپارہا ہو۔دین نے خالی خالی نگاہوں سے عشب کی جانب دیکھا کیونکہ اب وہ لمحہ آچکا تھا جب ان پہ آشنا ہونا تھا کہ وہ کون ہے جو ان سے چھپا ہوا ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

میری گڑیا نہیں گئی کہی۔وہ یہی ہے ہے نا میرے پاس۔آجا آجا میرے پاس"

"آجا۔

بیڈ کے نیچے سے نکلتے ہاتھ کو دیکھتے وہ دونوں اپنی اپنی جگہ کانپے تھے کیونکہ وہ کس قدر زخموں سے چور تھا سونے پہ سہاگہ بچوں والی آواز۔دین نے اچھنبے سے عشب کی جانب دیکھا۔

"عشب پلیز تم دیکھو مجھ میں ہمت نہیں ہے پلیز۔"

وہ درد بھرے لہجے میں بولا۔عشب اس کی بات پہ بمشکل اثبات میں سر ہلاتے اپنی تمام تر ہمت متجمع کرتے آگے کی جانب بڑھا اور نیچے جھکا۔

"مگر دین میں تو انہیں پہچانتا ہی نہیں۔میں کیسے۔"

وہ شش و پنج میں مبتلا بولا۔دین نے چونک کر اس کی جانب دیکھا وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"پلیز تم دیکھو میں بھی آتا ہوں۔"

وہ ہکلاتے لہجے میں اسے تسلی دینے والے انداز میں بولا۔عشب ناچاہتے ہوئے بھی سختی سے لب بھینچ گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ سر نیچے کو جھکا کر چھپے وجود کو دیکھتا اس کی آواز پہ وہ جہاں کا تہاں رہ گیا۔

"تت۔تم کون ہو۔تت۔تم وہی گندے گڈے ہو نا۔جو سب کو مم۔مارتا ہے۔"

وہ ہچکیوں سے روتے ناراضگی کا بھرپور اظہار کررہی تھی اور یہاں ان دونوں کا کلیجہ پھٹنے کے قریب تھا۔عشب نے بغیر کسی لمحے کی تاخیر کے سرعت سے جھکتے جوں ہی نیچے دیکھا اس کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوگئی۔اسے اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے تھے۔اس نے سپاٹ چہرے سمیت اس وجود کی جانب دیکھا۔اسے بلکل اندازہ نہیں تھا کہ یہ وجود اسے یوں اس طرح یہاں دیکھنے کو

All rights reserved to novelslounge.com

ملا تھا۔اسے ایکدم فضا میں بوجھل ہوتی محسوس ہوئی تھی۔اس نے کانپتے ہاتھ اپنے چہرے پہ پھیرتے خود پہ قابو پایا۔

"کک۔کون ہے عشب۔"

اس کی بگڑتی حالت پہ دین نے بے چینی سے استسفار کیا۔

"میں نہیں جانتا انہیں تم خود ہی دیکھ لو۔"

وہ سرد لہجے میں بولتے خود ایک جانب ہوگیا۔دین کی آنکھوں میں جوت جیسے بجھ سی گئی۔وہ لڑکھڑاتے قدموں سمیت آگے بڑھا اور نیچے گرنے والے انداز میں بیٹھا۔

"دیکھو آپ جو بھی ہو باہر آؤ ہم کچھ نہیں کہیں گے آپکو۔"

وہ بغیر دیکھے ہی اس وجود کے آگے ہتھیلی پھیلاتے ہوئے بولا۔جواباً اس کی سسکیاں بلند ہوئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

نہیں تم سب جھوٹ بولتے ہو مارتے ہو گندی دوائی کھلاتے ہو اور چلے جاتے'
"ہو۔

کچھ دیر ہی خاموشی وہ ہانپتے ہوئے بولی۔دین نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر کھولا کے بعد اسے اپنی ہتھیلی پہ کسی کی گرفت کا گمان ہوا تھا۔اس نے جوں ہی اپنی آنکھیں واں کی۔بیڈ کے نیچے سے وہ وجود چہرہ جھکائے باہر نکل رہا تھا۔وہ جوں ہی سیدھا ہوا دین کو ایسا محسوس ہوا جیسے آہستہ آہستہ اس کی جان کوئی قبض کررہا ہو۔اس کے اطراف میں دھماکے ہورہے تھے اور وہ دھواں دھواں چہرے سمیت اپنے سامنے کھڑے وجود کو تک رہا تھا جو سہمی ہرنی جیسی نگاہوں سے اسے دیکھتے پاگلوں کی طرح اطراف میں نگاہیں گھمارہی تھی۔اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا وہ بری طرح لڑکھڑایا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتا عشب نے بروقت اسے تھامتے سہارہ دیا۔

"نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ سختی سے نفی میں سر ہلاتے بڑبڑایا۔عشب نے حیرانی سے اس کا چہرہ دیکھا جو پھیکا پڑرہا تھا۔

"دین کون ہیں یہ۔"

عشب نے کسی اندیشے کے تحت سوال کیا۔دین کی انکھ سے ایک بے مول آنسو ٹوٹتے اس کی شیو میں جذب ہوا تھا۔

"ماما۔"

اس کے لبوں نے بےآواز جنبش کی۔عشب کی گرفت اس کے ہاتھوں پہ کمزور پڑی۔اس نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا۔آنکھوں کے پردے پہ کیا کیا نہ لہرایا تھا۔اس نے اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیرتے انہیں تر کیا۔

"تم اچھے گڈے ہوکیا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عائشہ آنکھیں پٹپٹاتے تالیاں بجاتے ہوئے بولی۔ان دونوں نے بغور اس کا چہرہ دیکھا جو میلے کچیلے لباس میں چہرے پہ بھی مٹی اٹی ہوئی تھی۔ناخن بے تحاشہ بڑھے ہوئے تھے۔دین نے سختی سے لب آپس میں پیوست کیے۔

"ماما یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے آپ نے۔"

وہ عائشہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا ہوا بولا تو ناجانے کیوں بچوں کی طرح برتاؤ کررہی تھی۔

یہ دیکھو یہ میری گڑی ہے اس کا نام میں نے علایہ رکھا ہے۔تم تو اچھے گڑے" "ہو نا۔

وہ پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے بولی۔دین سختی سے مٹھیوں کو بھینچتے عشب کے کندھے پہ سر رکھے پھپھک پھپھک کر رودیا تھا۔اس عورت نے نجانے کیا کیا کرکے اس کی ماں کا ذہنی توازن ہی خراب کردیا تھا وہ تو اسے پہچان بھی نہیں پارہی

All rights reserved to novelslounge.com

تھی۔بس علایہ علایہ کا ورد کررہی تھی۔انہوں نے تو ایک کھڑے کی گڑیا کو ہی علایہ تصور کرلیا تھا۔

ادھر دیکھیں ماما میں آپکا دین۔آپکو انتظار تھا نا اپنے دین کا۔دیکھیں میں آپکے"

"پاس آیا ہوں مجھ سے باتیں کریں پلیز۔ایسے برتاؤ مت کریں۔

وہ ان کی پیشانی چومتا ہوا بولا۔عائشہ نے کچھ ساعتیں تو یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھا۔

"میرے دین ہو تم۔مجھے لینے آئے ہو۔"

وہ دونوں ان کے لہجے پہ ٹھٹھکے تھے جو اگلے ہی لمحے بدل چکا تھا مگر حیران کن بات یہ تھی کہ ان کی آنکھیں بوجھل ہورہی تھی جیسے کسی چیز کا اثر ہورہا ہو۔اس سے پہلے کہ عشب کچھ بولتا دروازہ بے دردی سے کھٹکنے کی آواز پہ ان دونوں نے بیک وقت ہلتے دروازے کو دیکھا اور ایک نظر دوسری گلی کی جانب کھلتی کھڑکی کو۔عشب نے بھاگنے والے انداز میں جاتے دروازے کی چٹخنی چڑھائی اور کھڑکی کی زنگ آلود

All rights reserved to novelslounge.com

کنڈی کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا جو کھولنے میں انتہا کی مشکل پیش آرہی تھی۔ عشب نے اپنے دونوں ہاتھوں سے لوہے کی ان سلاخوں کو سختی سے تھاما یہاں تک کہ اس کے بازوؤں کی رگیں بری طرح ابھر کر نمایاں ہورہی تھی۔اگلے ہی لمحے کھڑکی ایک جھٹکے سے ٹوٹی تھی۔ عشب کے اشارے پہ دین نے سرعت سے جھک کر ہوش و حواس سے بیگانہ عائشہ کو باہوں میں بھرا اور کھڑکی کے راستے باہر کو چھلانگ لگادی۔ عشب نے بھی اس کی تلقید میں باہر کی جانب دوڑ لگائی۔اب وہ دونوں گاڑی کے نزدیک پہنچتے عائشہ کو پچھلی سیٹ پہ لٹارہے تھے۔دین تو جیسے بلکل خاموش ہوگیا تھا۔آنکھوں سے خالی پن صاف چھلک رہا تھا۔ عشب نے اسے دوسری سیٹ پہ بٹھاتے خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی ایک جھٹکے سے فراٹے بھرتی وہاں سے نکلی تھی۔وہاں سے جاتے جاتے بھی عشب نے باہر کی جانب جھکتے گولیوں کی بوچھاڑ کرتے صفورہ کو خبردار کرنا چاہا۔گولیوں کی آواز پہ صفورہ نے گلی میں جھانکا جہاں سے کھڑکی ٹوٹنے کی بدولت اندر کا منظر صاف نمایاں

All rights reserved to novelslounge.com

تھا۔خالی کمرہ دیکھتے اس کی پیشانی پہ پسینے کے قطرے نمودار ہوئے جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ گئی۔اس کا شک پہلی بار میں ہی ان دو آدمیوں کی جانب گیا تھا جو اس کے ساتھ اس کام میں ملوث تھے۔

"کیا معلوم پیسے نہ دینے کی بدولت وہ عائشہ کو لیتے فرار ہوگئے ہو۔ویسے بھی عائشہ میرے کس کام کی تھی اب کم از کم پیسوں کی پریشانی تو نہیں ہوگی۔"

وہ فوراً سے یہ سوچتے ہلکی پھلکی ہوگئی اور بے ہنگم آواز میں قہقہے لگاتی اپنے گھر کی جانب چل دی۔

عشب نے پہلی فرصت میں عائشہ کو کسی اچھے ہسپتال میں داخل کرایا تھا تاکہ اس کے متعلق تمام معلومات حاصل کرسکے۔اس دوران دین کسی بے جان پتلے کی مانند اس کے ساتھ ساتھ تھا۔عشب نے بڑے بھائی کی طرح اسے سنبھال لیا

All rights reserved to novelslounge.com

تھا۔ابھی بھی عائشہ ایمرجنسی میں ایڈمٹ تھی اور وہ دونوں ڈاکٹر کے کیبن میں بیٹھے ان کے بولنے کے منتظر تھے جو پوری دلجمعی سے فائل پڑھنے میں محو تھے۔

ویل مسٹر عشب مجھے کہتے ہوئے اچھا تو نہیں لگ رہا مگر یہ بلکل ٹھیک تھی ان" کا ذہنی توازن بھی بلکل درست تھا.مگر جتنی ہیوی مقدار میں انہیں وہ ڈوز دی گئی ہے تاکہ ان کا ذہن بلکل بچوں کی مانند ہوجائے کچھ بھی کہنا ممکن نہیں ہے۔ایک ذہنی دباؤ مارپیٹ یہ سب چیزیں بھی زہن پہ بری طرح اثرانداز کرتی ہیں مگر ساتھ یہ زہریلی دوائیاں بہت برا کام سرانجام دیتی ہیں۔میں کچھ ٹیسٹ اور کچھ ان کی دیکھ بھال اس طریقے سے کرنی ہوگی جس سے ان کا ذہنی توازن دوبارہ سے درست ۔کیونکہ وہ اپنی عمر کے مطابق نہیں سوچ رہی وہ ایک نو دس سالہ بچے کی ہوجائے ذہنیت سے بول رہی ہے جو کہ بلکل درست نہیں ہے۔آپ کو کچھ دن انتظار کرنا ہوگا تاکہ سب کام ٹھیک سے ہوسکیں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

ڈاکٹر نے فائل پہ نظرثانی کرنے تمام. تفصیل ان کے گوش گزار دی۔ عشب نے سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔اس کے برعکس دین کے اعصاب تنتے جارہے تھے۔اس نے لہو رنگ آنکھوں کو کسی غیر مرئی نقطے پہ جماتے اپنی مٹھیاں بھینچی اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ عشب نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا۔

"ڈاکٹر اگر ہم اسلام آباد میں کسی اچھے ڈاکٹر کا انتظام کرلیں۔"

عشب نے دین کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے سنجیدگی سے سوال کیا جواباً وہ خوشدلی سے اثبات میں سر ہلاگئے۔ عشب ان سے مصافحہ کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ویسے مسٹر عشب یہ سراسر ایک پولیس کیس ہے۔ہمیں وقت رہتے انہیں"
"انفارم کردینا چاہیے۔

ڈاکٹر نے اسے تنبیہہ کرنا ضروری سمجھا۔ عشب نے ایک گہری نگاہ ان پہ ڈالی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اب آپ پلیز ان کا خیال کیجیے گا۔ہمہ وقت کوئی نرس ان کے آس پاس ہی ہونی" "چاہیے ہم کچھ وقت میں لوٹیں گے باقی باتیں بعد میں ڈسکس کرتے ہیں۔

وہ ان سے ملتے دین کو لیتے باہر کی جانب چل دیا۔دین بے جان قدموں سے کھینچتے اس کے ساتھ چل رہا تھا۔عشب جانتا تھا کہ یہ ایک بہت بڑا صدمہ ہے جو اچانک اسے لگا ہے۔ناجانے علایہ کا ردِ عمل کیا ہوگا اور آگے کا وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔وہ خود بھی اس وقت بہت بے بس اور تنہا محسوس کررہا تھا۔وہ اس وقت میں کس کس کو سنبھالے گا۔

اب ان کا رخ ملک ہاؤس کی جانب تھا کیونکہ یہ تو اٹل تھا کہ آج اس عورت کا اس دنیا میں آخری دن تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ جوں ہی ملک ہاوس واپس لوٹی اس کا فون رنگ ہوا۔صفورہ نے اپنی پوٹلی میں سے فون برآمد کیا جہاں اس میں سے ایک شخص کا نام گنگنارہا تھا۔صفورہ نے تنفر سے سر جھٹکا اور فون اٹھاتے کان سے لگایا۔

"کب آرہی ہے پھر پیسے لے کر بڑھیا۔"

اس شخص کی آواز پہ صفورہ کے ہاتھ میں موجود موبائل کانپا۔مگر پھر ان پیسوں اور عائشہ کا خیال کرتے اس کا غصہ ایک بار پھر نئے سرے سے عود آیا تھا۔اس نے دانت پیستے خونخوار تیوروں سے موبائل کو گھورا۔

"پیسے تو ہتھیا چکا ہے۔عائشہ کو بھی وہاں سے غائب کرچکا ہے اب مزید کیا چاہیے تجھے۔"

وہ غصے سے غرائی۔اس شخص کی کشادہ پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

لگتا ہے تو گرتی عمر کے ساتھ سٹھیا گئی ہے۔مجھے نا تو پیسے موصول ہوئے اور نہ" ہی عائشہ کے بابت علم ہے۔مجھے تو لگا شاید تو نے اسے وہاں سے غائب کرایا "ہے۔

وہ بھی جواباً چلایا۔صفورہ نے نا سمجھی سے اس کی بات سنی معاً اس کے جھوٹ کر وہ ضبط کے گھونٹ بھر کر رہ گئی۔

مجھ سے ذیادہ زبان لڑانے کی ضرورت نہیں ہے۔سب کچھ تجھے مل چکا ہے اب" "میرا تیرے سے کوئی سروکار نہیں ہے۔دوبارہ مجھے فون نہ کرنا۔

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولتی فون کاٹ گئی ناگواری سے سر جھٹکتے اپنے کمرے کی جانب چل دی بغیر آنے والے وقت کا خیال کیے۔ناجانے اب قسمت کیا رخ لینے والی تھی۔

"کیا بول رہی تھی بڑھیا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

ساتھ بیٹھے وجود نے اچھنبے سے پوچھا۔اس شخص نے دانت کچکچائے۔

بول نہیں رہی تھی بک بک کررہی تھی اور اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس کی بک" بک کو ہی لگام ڈال دے۔"میں نے اسے واضح تنبیہہ کی تھی کہ مجھ سے پنگا لے گی تو منہ کی کھائے گی۔بہت پر نکل آئے ہیں اس کے۔اس سب کچھ بھسم ہوگا۔وہ بھی اس کا غرور بھی اس کی انا بھی جس کے ذعم میں وہ جیتی ہے۔

"سب کچھ خلاص۔"

اس نے آنکھوں ہی انکھوں میں اپنے ساتھی کو کوئی اشارہ کیا وہ اس کا اشارہ سمجھتے پٹرول کے کین اٹھاتے اپنی گاڑی کی ڈکی میں رکھنے لگا۔

'خیال کریو کسی کو علم نہیں ہونا چاہیے۔"

وہ دونوں اس وقت بدلے کی اگ میں جھلس رہے تھے تبھی جلدی سے ماچس اپنی جیب میں اڑستے گاڑی میں سوار ہوگئے۔اگلے ہی لمحے گاڑی جہاز کی سی تیزی

All rights reserved to novelslounge.com

سے دھول اڑاتی ملک ہاوس کی جانب رواں دواں تھی۔تقریباً دس منٹ کی مسافت طے کرتے اس میں سے ایک شخص نے چور نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا اور اندر کی جانب بڑھے مگر دروازہ بند دیکھ ان کی آنکھوں میں ناگواری سی پھیل گئی۔آسمان پہ اندھیرا چھا چکا تھا تبھی کسی کو ان کے .ہونے کا گمان نہیں ہوا تھا۔وہ مکمل ہوشیاری سے اپنا کام سرانجام دے رہے تھے۔

اگلے ہی لمحے اس میں سے ایک وجود میں کھڑکی سے اندر کی جانب چھلانگ لگاتے وہ کین اٹھاتے ہر جانب چھڑکاؤ کیا تھا۔اگلے بیس منٹ میں وہ اس کام سے بھی فراغت حاصل کرچکے تھے۔ان کی انکھوں میں مسلسل ایک شیطانی چمک رقصاں تھی۔وہ دونوں جس راستے سے اندر آئے تھے اسی راستے سے باہر کود آئے۔

کہاں تھا میں نے اس بدماغ بڑھیا سے کہ میں دھوکا دینے والوں کی ایسی موت" چنتا ہوں کہ روح تک کانپ جاتی ہے مگر نہیں سب کچھ ختم ہوجائے گا سب کچھ "بھسم۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس نے کہتے ساتھ ہی ایک تیلی جلاتے اندر کی جانب پھینکی تھی۔آگ کا ایک شعلہ جلا تھا اور ایک جھٹکے میں آگ ہر جانب پھیلتی چلی گئی۔اس شخص نے خباثت سے ایک قہقہہ لگاتے معنی خیز نگاہوں سے اپنے ساتھ موجود شخص کو دیکھا اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں پکڑے جانے کے خوف سے بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلے تھے۔ماحول میں ہر جانب سکوت چھاچکا تھا۔دھوئیں کے مرغولے فضا میں اڑتے ایک عجیب سا منظر پیش کررہے تھے۔

"یہ عجیب سی بدبو کیسی ہے۔"

صفورہ جو اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی ہر جانب دھواں دھواں محسوس کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ایک جھٹکے سے کمرے کے دروازے کو کھولا مگر باہر ہر جانب پھیلی اگ کو دیکھتے اس کے حلق سے ایک دلخراش چیخ بلند ہوئی تھی۔اس نے ایک جانب بھاگنے کی کوشش کی مگر آگ نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ

All rights reserved to novelslounge.com

میں لیا ہوا تھا۔دوسری جانب بھی یہی حال تھا۔اس نے پتھریلی نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا۔

"نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے۔"

وہ نفی میں سر ہلاتے بڑبڑائی۔خوف سے چہرہ زرد پڑرہا تھا۔واپس کمرے میں جانے کی بھی ہمت نہیں تھی کیونکہ کمرے کے دروازے کو بھی آگ نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔وہ موت کو اپنی انکھوں کے سامنے محسوس کرتے پوری قوت سے چلائی تھی مگر کوئی ہوتا تو سنتا سب کچھ تو وہ اپنے پاتھوں سے ہی ختم کرچکی تھی۔دھوئیں کی بدولت کھانسی کا بری طرح دوڑہ پڑا تھا۔

"دادو پلیز ماما کیلیے پانی دیدیں وہ بری طرح کھانس رہی ہیں پلیز دادو۔"

وہ.چھوٹی سی بچی اپنی ماں کیلیے اس کے آگے گڑگڑارہی تھی مگر وہ بے حس بنی آگے سے قہقہہ لگارہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

آنکھوں کے دریچوں پہ کیا کیا نا لہرایا تھا۔وہ اپنا گلہ پکڑتے زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔

"مجھے بچالو پلیز میرے بچے کو بچالو صفورہ۔"

نگینہ کی روتی بلکتی آواز اس کی سماعتوں میں گونجی۔وہ تکلیف سے آنکھیں میچ گئی۔آگ نے اس کی ٹانگ کو بھی اپنی زد میں لے لیا تھا۔وہ درد کی شدت سے چیخی۔

"پلیز میرے کردار کو گندا مت کریں میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔"

عائشہ کی روتی ہوئی آواز پہ اس کی ہمت ٹوٹی تھی۔آگ آہستہ اہستہ اس کے پورے وجود کو جھلسا رہی تھی۔وہ چیخ چلارہی تھی مگر اس کی آہیں سسکیاں سننے والا کوئی بھی نہیں تھا۔خان بابا کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"تمہاری تو موت پہ بھی رونے والا کوئی نہیں ہوگا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے ایک گہرا سانس بھرا مگر دھوئیں کی بدولت اس کی کھانستے کھانستے اندر سے سب کچھ ختم ہونے لگا تھا۔

ماما آپ علایہ کو چھوڑ کر کہاں چلی گئی۔آپ نے تو کہا تھا کہ علایہ کے پاس واپس" "آئیں گی پہلے بابا پھر دین بھائی اور اب آپ بھی۔

علایہ کی فریاد ان کی سماعتوں میں گونجی۔آج اپنے کیے سارے ظلم اس کے ذہن کے دریچوں میں واضح ہورہے تھے۔اس معصوم پھول پہ کیے سارے ظلم اس کا وجود زخموں سے چور۔وہ روتی تھی گڑگڑاتی تھی مگر اسے رحم نہیں آتا تھا۔ایک آخری منظر ان کے ذہن میں فلم کی مانند چلنے لگا۔

"آپ مسز شاہ زین بات کررہی ہیں۔"

شاہ زین کی وفات کے بعد جب صفورہ نے عائشہ کو قید میں رکھا اس کے کچھ دنوں بعد ہی یونٹ سے فون آیا تھا۔صفورہ نے نجانے کیا سوچتے حامی بھری۔

All rights reserved to novelslounge.com

"وہ دراصل شاہ زین سر کی سلامتی کی خبر آگئی ہے مگر ابھی بھی ان کی حالت بے تحاشہ خراب ہے۔عاکف سر سے نجانے کیوں رابطہ ممکن نہیں ہوپایا۔وہ اور بھی نجانے کیا کیا بول رہا تھا مگر صفورہ کے دماغ میں تو نجانے کیا کیا چل رہا تھا۔" آخر میں سب کی آوازیں اس کے ذہن میں گڈ مڈ ہونے لگی۔اگلے ہی لمحے در و دیوار کو ہلا دینے والی وحشت ناک چیخ کے ساتھ ہر جانب سناٹا چھاگیا۔

"ٹھیک ہی تو کہتے ہیں کہ جتنا مظلوم پہ ظلم کا دن سخت ہوتا ہے اس سے کئی ذیادہ شدید ظالم پہ انصاف کا دن ہوگا۔کسی کی ایک آہ واحد آہ پوری دنیا اجاڑ دیتی ہے۔اسی لیے کسی کی تکلیف کا سبب قطعی مت بنو کیونکہ وہ پاک ذات سب پڑکھتی ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

:رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ یقیناً ظالم کو ڈھیل دیتا ہے۔پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو پھر اس کو"
"نہیں چھوڑتا۔

:یہ ارشاد فرما کر آپ نے یہ آئیہ تلاوت فرمائی

(سورۃ ہود آیت نمبر ۱۰۲)

اور تیرا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ ایسی ہوا کرتی"
"ہے،فاالواقع اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔

ان دونوں کی گاڑی جوں ہی ملک ہاؤس کی حدود میں داخل ہوئی۔ان دونوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی کیونکہ پورا گھر بری طرح آگ کی لپیٹ میں آیا ہوا تھا۔سب کچھ جھلس کر راکھ ہورہا تھا۔دین نے شرربار نگاہوں سے اس گھر کو دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

نہیں وہ عورت ایسے نہیں مر سکتی۔وہ اتنی آسانی سے کیسے جا سکتی ہے۔مجھے"
'میرے سوالوں کے جواب کون دیگا۔مجھے اندر جانا ہے۔

وہ اشتعال کے عالم میں چلایا۔عشب نے بروقت اسے تھامتے نفی میں سر ہلایا۔

دین پلیز سنبھالو خود کو اس پاک ذات نے انصاف کردیا ہے۔دیکھو تمہاری نگاہوں'
کے سامنے تمہاری ماں تمہاری بہن کا گنہگار جھلس کر مر رہا ہے کیا یہ سزا ٹھیک
'تجویز نہیں کی گئی۔

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔

میں اس عورت سے پوچھنا چاہتا ہوں عشب کہ کیوں اس نے سب ختم"
کردیا۔کیوں ہم سے ہماری تمام خوشیاں لیتے ہمیں محرومیاں تھمادی۔اس دن اگر
یہ عورت پولیس کو نا لے کر آتی تو میں اپنی ماں بہن کو کبھی نہ رلنے دیتا۔سب کچھ
میری وجہ سے ہوا ہے۔میں ہوں گنہگار ان سب کا۔مجھے موت کیوں نہیں
"آئی۔میں بڑا ہوں۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اپنا منہ تھپڑوں سے سرخ کرتے زمین پہ بیٹھے تکلیف سے پھوٹ پھوٹ کر رودیا۔

دین پلیز اس وقت سنبھالو اب اگر تم نے ایسا برتاؤ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں" "ہوگا۔

وہ سختی سے اسے تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولا۔دین نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔عشب نے فائر بریگیڈ کو وقت رہتے فون کردیا تھا اب وہ اپنا کام کرنے میں مصروف تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

عشب نے ایک نگاہ دین پہ ڈالی جو گم صم سا بیٹھا تھا۔ابھی تو اسے جزاء کے متعلق معلوم نہیں تھا۔اگر اسے یہ سب پتہ چلتا تو ناجانے وہ کس قدر ٹوٹتا۔

"سر اندر ایک جلی ہوئی لاش ملی ہے۔سب کچھ جل کر راکھ ہوچکا ہے۔ان کا چہرہ بری طرح مسخ ہے۔"

ان میں سے ایک آدمی سے عشب کو آکر اطلاع دی۔

"ہمارا ان سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ہم بس یہاں سے گزر رہے تھے تبھی آپ کو اطلاع دی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عشب کے بولنے سے قبل ہی دین نے سپاٹ انداز میں کہا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا گاڑی کی جانب چل دیا تاکہ دوبارہ ہسپتال جاسکے۔

اسلام آباد میں ایک خوبصورت شام اتری تھی۔آسمان پہ بادلوں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ٹھنڈی اور معطر کرد ینے والی ہوا وجود کو ایک عجیب سی طمانیت بخش رہی تھی۔ایسے موسم میں وہ ٹیرس پہ کھڑی لطف اندوز ہورہی تھی۔ہوا کے زور سے بال اٹھکیلیاں کرنے میں مصروف تھے معاً بڑھتی سردی سے کپکپاتے وہ اپنے بازو سہلاتی اندر کی جانب آگئی۔اب اس کا رخ باہر کی جانب تھا تاکہ کاظم صاحب سے مل سکے۔لاؤنج میں کسی کو بھی موجود نہ دیکھ اس نے پریشانی سے خانساماں کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"کاظم انکل کہاں ہیں۔"

اس نے دھیمے لہجے میں استسفار کیا۔

"بٹیا وہ لائبریری میں ہونگے۔"

ان کی بات پہ انہوں نے مسکراتے ہوئے بائیں جانب اشارہ کیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے اس جانب چل دی۔اندر پہنچتے ہی اس کی نگاہ سامنے کرسی پہ جھولتے کاظم صاحب پہ پڑی جو پوری دلجمعی سے کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف

All rights reserved to novelslounge.com

تھے۔آتش دان کی بدولت کمرہ اچھا خاصہ گرم ہورہا تھا۔ سردی کا احساس کچھ کم ہوا تھا۔

"ارے انکل آپ بھی شاعری کی کتابیں پڑھتے ہیں۔"

وہ ان کے ہاتھ میں موجود کتاب دیکھتے خوشگوار لہجے میں بولی۔کاظم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔

"پھر سے انکل۔"

All rights reserved to novelslounge.com

ان کی سرزنشی آواز پہ وہ کھسیا گئی تبھی زبان دانتوں تلے دباتے ہاتھ کی مدد سے کانوں کو چھو گئی۔

"اوپس سوری بابا۔"

وہ جلدی سے بولی مبادہ وہ کہی ناراض نہ ہوجائے۔یہ بھی دین کے جانے کے بعد دونوں میں اچھی خاصی انڈرسٹینڈنگ ہوئی تھی تبھی وہ اس قدر کھل کر بات کررہے تھے۔

"۔میں تو بچپن سے پڑھتا ہوں آپ بتائیں مزید کون پڑھتا تھا"

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے مسکاتے لہجے میں استسفار کیا۔

میری ماما پڑھتی تھی۔آپ جانتے ہیں کہ بابا نے ڈھیروں ڈھیر کتابیں ماما کو لا کر" دی تھی وہ بتاتی ہیں اور ابھی بھی میرے کمرے میں ان کی کچھ کتابیں ہیں جن "میں سے ایک یہ بھی ہے۔

اس نے ان کے ہاتھ میں موجود کتاب کی جانب اشارہ کیا تو وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئے۔

مجھے تو بچپن سے ہی بہت شوق تھا شاعری کا نت نئی کتابیں ہم اکٹھی کرتے" "تھے پھر اسے سنبھال کر پڑھنا آپس میں شاعرانہ انداز میں گفتگو کرنا۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ہنستے ہوئے بولے جیسے ماضی کے کسی خوبصورت ورق کا ذکر کررہے ہو۔

"آپ کے ساتھ بھی کوئی پڑھتا تھا کیا۔"

علایہ نے ان کی بات پہ نتیجہ اخذ کرتے حیرت سے پوچھا۔کاظم نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

"ہاں ایک دوست تھا بہت اچھا پورا بچپن ساتھ گزرا پھر وہ کہی کھوگیا تھا چاہ کر بھی نہیں مل سکا واپس۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ یاسیت بھرے لہجے میں بولے۔

"کسی سے محبت کرتے تھے کیا آپ۔"

اس کے سوال پہ کئی لمحے تو وہ کچھ بول ہی نہیں پائے۔کافی دیر ایک عجیب سی خاموشی ان کے درمیان حائل رہی۔علایہ اپنے اچانک سوال پہ خواہ مخواہ شرمندہ سی ہوگئی۔

"ایم سوری میں وہ بس۔"

وہ شرمندہ شرمندہ سی بولی۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ابھی بتایا نا کہ ایک دوست تھا وہ کھوگیا تو کافی مہینے" تو میں بھی کہی کھوگیا تھا پھر دوبارہ زندگی کی جانب لوٹا میری بیوی نے لٹایا عشب کی

All rights reserved to novelslounge.com

ماما۔پھر جب وہ چھوڑ کر چلی گئی تو میں نے اپنے بیٹے کے سہارے جینا شروع کردیا "کیونکہ وہی میرا اخری سہارہ تھا۔

وہ تفصیل سے بولے تو علایہ ان کے چہرے پہ ایک درد محسوس کرتے خاموش ہوگئی۔

"خیر آپ نے کھانا کھایا اور عشب کا فون۔"

انہوں نے کتاب واپس ریک میں رکھتے سنجیدگی سے سوال کیا جواباً وہ بیچارگی سے نفی میں سر ہلاگئی۔کاظم صاحب نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اس کی جانب ایک بازو پھیلایا تھا جواباً علایہ نے مسکراتے ہوئے ان کے بازو کے ۔اس دوران کاظم گھیرے میں آتے انہی کے ساتھ باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے کی نگاہیں وقتاً فوقتاً ناجانے کیا سوچتے علایہ کی جانب اٹھ رہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"۔میرے خیال سے تم میرے گھر چلو آنٹی کو لے کر"

عشب نے ایک نگاہ دین کے کندھے پہ سر ٹکائے عائشہ کو دیکھتے دھیمے لہجے میں کہا۔وہ دونوں اس وقت اسلام آباد ائیرپورٹ پہ موجود تھے۔عشب نے گھر فون کرتے پہلے ہی ڈرائیور کو یہاں پہنچنے کی اطلاع دے دی تھی۔ابھی وہ دونوں گاڑی میں ہی سوار تھے کہ عشب نے پیشکش کرنا ضروری سمجھا کیونکہ علایہ بھی خانزادہ منشن میں موجود تھی جس کا علم دین کو بلکل نہیں تھا۔وہ چاہتا تھا سکون سے بیٹھ کر وہ پوری تفصیل اس تک پہنچا دے۔دین جو سنجیدگی سے عائشہ کے چہرے کو تک رہا ۔ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوا۔اس کا سر تھا چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوا بے ساختہ نفی میں ہلا۔

نہیں اپنے گھر ہی جاؤں گا۔تم.پریشان مت ہو۔ناجانے علایہ کا کیا ردِ عمل ہوگا" "ماما کو دیکھنے کے بعد۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تھکے تھکے لہجے میں گویا ہوا۔ عشب نے اس کی بات پہ ایک خاموش نگاہ اس پہ ڈالی وہ اسے کیا بتاتا کہ علایہ تو خانزادہ منشن میں ہے اور اس کے پیچھے یہاں کیا کیا ہوچکا ہے۔

"دین کچھ دیر ہی بات ہے۔وہاں جاکر کچھ دیر آرام کرلینا۔پھر چاہے تو چلے جانا۔" اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔دین نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو ناجانے کیوں بار بار دباؤ ڈال رہا تھا۔

میں سب سے پہلے علایہ سے ہی ملوانا چاہتا ہوں عشب ماما کو۔وہ بہت تڑپی ہے" "روئی ہے۔

وہ بھاری لہجے میں بولا۔ عشب نے تنک کر اس کی جانب دیکھا جس کی ایک ہی تکرار جاری تھی۔

"تو علایہ تمہیں جہاں ملے گی وہی لے کر جارہا ہوں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اب کی بار وہ اکتائے لہجے میں گویا ہوا۔دین نے اس کی غیر متوقع بات پہ ٹھٹھک کر اس کا چہرہ دیکھا۔دین اپنی خودساختہ حرکت پہ سٹپٹاکر رہ گیا۔جلدبازی میں وہ کیا بول گیا تھا۔

"کیا مطلب کہاں ہے علایہ۔"

اس نے تیکھے چتونوں سے استسفار کیا تو عشب خود کو کوستے ونڈ سکرین سے باہر دوڑتے مناظر کو دیکھنے لگا۔دین نے اس کے شانے پہ دباؤ ڈالتے اس کا رخ اپنی جانب کروایا۔

"پہلے میری بات اطمینان سے سننا پھر کوئی ردِ عمل ظاہر کرنا دین۔"

اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملاتے بات کی تمہید باندھی۔دین کو بے چینی نے آن گھیرا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو آخر۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے سختی سے پوچھا۔جواباً عشب نے گاڑی کا رخ خانزادہ منشن کرنے کا حکم دیا۔

"گھر چلو پھر سکون سے بات کرتے ہیں۔"

وہ مختصر جواب دیتے سیٹ سے پشت ٹکاتے آنکھیں موند گیا۔دین اس کے اطمینان پہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔ائیرپورٹ سے گھر کا رستہ کچھ مسافت پہ تھا تبھی گاڑی اپنی منزل پہ رواں دواں تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد گاڑی مینشن کی حدود میں داخل ہوئی تو اتنی دیر میں عائشہ کی جاگ بھی کھل چکی تھی۔اس نے سختی سے دین کا بازو جکڑتے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جواباً اس نے انہیں اپنے سینے میں بھینچتے بے ساختہ تسلی دی۔

"میری گڑیا کہاں ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولی۔دین نے تکلیف سے آنکھیں میچی تھی۔عشب گاڑی سے اترتے سامان وغیرہ ڈرائیور کے ہاتھ اندر بجھوا رہا تھا۔

"ہم ہماری گڑیا کے پاس ہی آئے ہیں ماما۔دیکھیے گا وہ بھی آپ کو دیکھ کر خوش ہوجائے گی۔"

وہ نم نگاہوں سمیت مسکراتے ہوئے ان کا ماتھا چومتا ہوا بولا۔عائشہ نے پوری آنکھیں کھولتے حیرت سے اس کا چہرہ دیکھا جیسے اس کی بات سمجھنے کی کوششوں میں ہو۔

"چلو آجاؤ اندر۔"

وہ عائشہ سے نگاہیں پھیرتے براہ راست دین سے مخاطب ہوا۔دین نے اس کی بات پہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلاتے عائشہ کو بازوؤں کے گھیرے میں لیتے اندر کا رخ کیا۔عائشہ نے اوجھل ہوتی نگاہوں سے عشب کے چہرے کو دیکھا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ دونوں جوں ہی گھر کا داخلی دروازہ عبور کرتے اندر داخل ہوا لاؤنج میں کسی کا بھی نام و نشان تک نہیں تھا۔عائشہ نے حیرت سے اتنے بڑے اور عالیشان گھر کو دیکھا۔عشب کے اشارے پہ وہ انہیں لیتے صوفے پہ براجمان ہوگیا۔عشب نے بے ساختہ علایہ اور کاظم صاحب کی تلاش میں نگاہیں گھمائی مگر وہاں کسی کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

"ہاں تم بتاؤ گاڑی میں کس متعلق بات کررہے تھے۔"

دین نے سپاٹ چہرے سمیت سوال کیا۔عشب نے اس کی بات پہ گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

"علایہ یہی ہے۔وہ تمہارے گھر میں نہیں ہے۔"

اس نے بالاخر اس کی سماعتوں پہ بم پھوڑا۔دین نے بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"وہ مگر یہاں کیا کررہی ہے۔"

اس نے سردمہری سے استسفار کیا۔عشب نے کٹیلی نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔

میرے خیال سے جس کے پاس تم اسے چھوڑ کر گئے تھے یہ تم انہی سے پوچھو"

"تو بہتر ہوگا۔

وہ دانت پہ دانت جماتے سختی سے گویا ہوا۔دین کا چہرہ ایک لمحے میں تاریک ہوا۔

"کیا مطلب۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز پہ عشب نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا اور سنجیدگی سے ساری بات اس کے گوش گزار دی۔وہ جوں جوں بتاتا جارہا تھا دین کے چہرے کا رنگ فق ہوتا جارہا تھا۔وہ دھواں دھوان چہرے سمیت عشب کو یک ٹک دیکھ رہا تھا۔اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے جانے کے بعد اس کی

All rights reserved to novelslounge.com

بہن کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ رکھا جائے گا۔اس نے اذیت سے آنکھوں کو میچ کر کھولا۔فضا ایکدم گھٹن ذدہ محسوس ہوئی۔

"اتنا سب ہوگیا میرے جانے کے بعد۔"

اس کی ہکلاتی آواز پہ عشب نے خاموشی سے چہرہ جھکالیا۔عائشہ اس دوران خاموش بیٹھی اپنی انگلیوں سے کھیلنے میں مصروف تھی۔ان دونوں کی نگاہیں وقتاً فوقتاً اس کی جانب اٹھ رہی تھی۔

"دین اگر وہ تمہاری بیوی نا ہوتی تو آئی سوئیر میں کوئی بڑا قدم اٹھانے پہ مجبور ہوجاتا۔اس قدر ہتک آمیز رویہ میری حیات میں کوئی میری بیوی کے ساتھ رکھیں یہ میں قطعی برداشت نہیں کروں گا۔یہ معاملہ بھی میں تم پہ چھوڑ آیا تھا اس دن کہ اس سب سے دین نپٹ لے گا مجھے بس اس دن علایہ کی فکر تھی اسے میں لے آیا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔دین نے محبت بھری نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی بات کا پکا ہے وہ کچھ بھی کرنے سے دریغ نہیں کرتا ابھی بھی وہ اس کا لحاظ کرتے خاموشی اختیار کرگیا ہوگا معاً علایہ کا خیال آتے ہی اس نے لاشعوری طور پہ اطراف میں نگاہیں دوڑائی۔

"علایہ ہے کہاں دکھائی نہیں دے رہی۔"

اس نے بے چین دل کے ساتھ سوال کیا۔آنکھوں میں ایک آس کے جگنو سے تھے کہ کہی وہ اس سے بھی ملنے سے انکار نہ کردے۔عشب نے اس کا کندھا تھپتھپاتے حوصلہ دیا۔

عشب میں نہ اچھا بھائی ہوں نا بیٹا۔میری زندگی میں ہی میرے گھر کی عورتوں" کے ساتھ یہ سب ہوتا رہا۔اس ملک کے لوگوں کی حفاظت کا زمہ تو میں نے اٹھالیا مگر اپنوں کی حفاظت نہیں کرسکا۔ان دونوں نے پل پل ایک نئی موت مری ہے اور میں میں کہاں تھا میں کیوں نہیں تھا ان کے پاس۔انہیں سب سے

All rights reserved to novelslounge.com

ذیادہ میری ضرورت تھی میں کیوں نہیں تھا۔بہت برا بیٹا ہوں میں بہت برا بھائی۔"

وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے سسک اٹھا۔عشب نے بے ساختہ اسے اپنے سینے سے لگایا۔وہ اسے بتا کر تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا تھا مگر یہ بے حد ضروری تھا۔

میں تمہیں بتانا نہیں چاہتا تھا مگر اگر آج میں تمہیں نا بتاتا تو اس ظلم میں اضافہ" ہوتا۔ویسے تو اب اس کا اس تمام گھر والوں کو سے کوئی لنک نہیں ہے اور یہ اس کے شوہر کا حکم ہے مگر تمہاری سماعتوں تک یہ سب پہنچنا بھی اٹل تھا۔"

وہ پشیمانی سے بولا۔اس کی بات پہ دین کا چہرے پہ پتھریلے تاثرات رقم ہوئے۔

بہت اچھا کیا تم نے مجھے بتا کر عشب اب کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اس بات کا" فیصلہ میں خود ہی لے لوں گا تمہارا بہت شکریہ میری بہن کی حفاظت کرنے کیلیے۔اگر تم بھی نہیں ہوتے وہاں اس دن تو ناجانے کیا ہوجاتا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ مٹھیاں بھینچتے کڑے لہجے میں گویا ہوا۔ عشب نے پریشانی سے اس کا چہرہ دیکھا جو ناجانے کیا کرنے والا تھا۔

"مجھے علایہ سے ملنا ہے۔"

اس کی بات پہ عشب اپنی شرٹ درست کرتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور متلاشی نگاہیں اردگرد دوڑائی۔

"میں دیکھتا ہوں ناجانے ڈیڈ اور علایہ کہاں ہے۔"

وہ اسے کہتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

"میری گڑیا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

معاً عائشہ کی آواز پہ دین نے چونک کر اپنی سرخ آنکھیں ان کے چہرے پہ جمائی اور وہ اونچا لمبا مرد ایک بار پھر انہیں سینے میں بھینچتے بے آواز رودیا تھا۔ناجانے زندگی کے مزید کتنے امتحان لینا باقی تھے۔

اس نے جوں ہی اپنے کمرے میں قدم رکھا وہی کسی کا بھی نام و نشان تک نہیں تھا۔ہر چیز ساکت تھی حس گھڑی کی ٹک ٹک کمرے کی خاموش فضا میں معمولی سے ارتعاش پیدا کررہی تھی۔وہ دبیز قالین کو اپنے پیروں تلے روندتے جوں ہی اندر داخل ہوا شکنوں کے بغیر بیڈ شیٹ کو دیکھتے اس کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی معاً ٹیرس پہ کسی کی موجودگی کا گمان ہوتے ہی وہ مضبوط قدم اٹھاتا ٹیرس کی جانب چل دیا۔وہاں پہنچتے ہی اس کی حالت دیکھ عشب کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔اس نے تاسف سے اس کی پشت کو دیکھا جو گملوں میں مٹی بھرنے میں مصروف تھی جس کی بدولت ہاتھ بری طرح مٹی سے لتھرے ہوئے تھے۔عشب

All rights reserved to novelslounge.com

نے اس گند سے بے ساختہ جھرجھری لی معاً اسے ہنوز اپنے کام میں مصروف دیکھ وہ دوازنوں اس کے قریب بیٹھا اور ہولے سے اس کے چہرے پہ جھولتے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا تھا۔علایہ جو پوری دلجمعی سے اپنے کام میں مصروف تھی کسی کے لمس پہ آنکھوں کو سختی سے میچ گئی۔ہاتھوں کی حرکت تھم چکی تھی۔اس نے ذرا سی گردن ترچھی کرتے اس کا چہرہ دیکھنا چاہا معاً وہاں بیٹھے عشب کو اس نے صدمے کی کیفیت میں دیکھا جواباً وہ بھی دھیمے سے مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔علایہ بھی سرعت سے ہاتھ جھاڑتے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ کب آئے۔"

وہ حیرت بھرے لہجے میں بولی۔عشب نے ایک نگاہ اس کے لاپرواہ حلیے پہ ڈالتے اپنی قمیض کے کف فولڈ کیے۔

"بس ابھی ہی لوٹا ہوں۔آپ کیا کررہی تھی یہ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عشب نے مسکرا کر بولتے آخر میں ٹیرس کی جانب اشارہ کیا تو علایہ اس کی بات پہ آنکھوں میں چمک لیے مسکرادی۔

"میں کچھ خاص نہیں بس بابا سے کل میں نے اپنے شوق کا اظہار کیا اور بابا نے لائٹیں لگوا دی۔"

پہلے تو بابا لفظ پہ حیران ہوا معاً ڈیڈ کا سوچتے وہ محبت بھری نگاہوں سے اسے دیکھ کر رہ گیا معاً اس کے کپڑوں پہ نگاہ پڑتے ہی اسے یکلخت شرمندگی نے آن گھیرا کیونکہ وہ اس دن ایک ہی کپڑے میں موجود تھی۔وہ اسے یہاں لے تو آیا تھا مگر خیال وہ بھی نہیں کرپایا۔

"اس گند کا ہی شوق پڑا تھا۔حشر دیکھو آپ اپنا۔کپڑے چہرہ سب کچھ گندا ہے۔"

وہ کینہ توز نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولا۔علایہ نے جواباً چونک کر اپنے کپڑوں پہ نگاہ دوڑائی رو جگہ جگہ مٹی کے دھبے دیکھ وہ خجل سی ہوگئی۔اس نے کھسیاہٹ نے عشب کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

تو آپ نے کونسا میرے لیے وارڈروبس کی لائنز لگائی تھی جو میرا جب جی چاہتا"
"لباس تبدیل کرلیتی۔

وہ تنک کر بولی۔ عشب اس کے انداز پہ تلملا کر رہ گیا۔

"بس تانے توشوں میں ہی تو ہم ماہر ہیں۔ ہے نا۔"

وہ سلگ کر طنز کرتے ہوئے بولا۔کیسے پکی عورتوں کی طرح اسے سنارہی تھی۔

"جی بس غلطی سے آپ پہ چلی گئی ہوں۔"

اس نے بائیں آنکھ دباتے شرارت سے قیاس آڑائی کی۔جواباً عشب نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پہ ڈالی۔

"علایہ۔"

اس نے بے بسی سے پکارا۔

"جی خانزادہ صاحب۔"

All rights reserved to novelslounge.com

جواباً وہ کھلکھلا کر بولتے ہنس دی۔

"بابا سے ویسے تو بہت فرمائشیں کی گئی ہے کچھ کپڑوں کی بھی کردینی تھی۔"

وہ وارڈروب سے اپنا آرام دہ لباس نکالتے ہوئے بولا۔علایہ نے ایک نگاہ اس خوبرو شخص پہ ڈالی تھی جو کسی بھی لڑکی کا نصیب ہوسکتا تھا مگر وہ اس کا نصیب تھا جس سے وہ محبت کرنے کا پور حق رکھتی تھی جو اس کا محرم تھا۔

"کیوں یہ فرمائشیں انسان شوہر سے کرتا ہوا ہی اچھا لگتا ہے اور جب ماشآاللہ سے میرے سرتاج میرے سر پہ سلامت ہیں تو پھر میں کیوں سب کے سامنے ڈنڈورے پیٹتی پھروں۔"

اس کی بات پہ عشب کے ہاتھوں کی حرکت یکلخت تھمی۔اس نے ٹھٹھک کر اس کا چہرہ دیکھا۔

"بہت جلدی نہیں خیال آگیا میرے شوہر کا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ شکایتی انداز میں اس کا چہرہ اپنی نگاہوں کے حصار میں رکھتا ہوا بولا۔

"مجھے تو خیال ہے مگر شاید میرے میرے شوہر کو نہیں ہے۔"

وہ بھی دوبدو بولی شاید اپنے دل میں بھرا غبار نکالنے کا ارادہ رکھتی تھی وہ۔ عشب نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچا۔وہ اس اچانک ہوئی افتاد پہ وہ بوکھلا گئی۔

خیال ہے تبھی وہ میرے ساتھ میرے گھر میں اور میرے ہی کمرے میں پورے" حق سے موجود ہے ورنہ کسی کی جرأت نہیں کہ وہ میرے کمرے میں یہ سب کرتا "پھرے۔

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے جتانے والے انداز میں بھاری گھمبیر لہجے میں بولتے ہولے سے اس کا گال چھوگیا۔۔علایہ کے چہرے پہ گلال سا بکھر گیا اس کے استحقاق بھرے انداز پہ۔اس نے ایک جست میں اس سے فاصلہ قائم کیا اور لرزیدہ پلکوں کی چلمل گرا گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"چلو جلدی سے یہ سب صاف کرو نیچے چلنا ہے۔"

وہ محفوظ مسکراہٹ سمیت اسے واشروم کا راستہ دکھاتے ہوئے بولا۔علایہ نے ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالی جو اس کے گندے ہاتھ دیکھتے تاسف سے نفی میں سر ہلارہا تھا۔وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتی پنجوں کے اوپر اونچی ہوئی اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے گالوں کو بچوں کی طرح کھینچنے لگی۔

"علایہ واٹ از دس یار۔"

وہ اشتعال بھرے لہجے میں بولا۔علایہ نے سرعت سے اس کا فاصلہ قائم کرتے مسکراہٹ دبائی۔

"دس مس مائی محبت فار یو میجر صاحب۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ کھلکھلا کر بولتی واشروم کی جانب بڑھ گئی۔ عشب جو اس پہ غصہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اس کی بات پہ جہاں کا تہاں رہ گیا۔اس نے غیر محسوس انداز میں اپنے گالوں کو انگلیوں کے پوروں سے چھوا۔

آپ نے تو اپنی محبت دکھادی اب میرے محبت بھرے مظاہرے دیکھنے کیلیے"
"تیار رہیے گا میرے دل کے سکون۔

اس کی معنی خیز لہجے پہ علایہ سرخ چہرے سمیت کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ عشب نے سرعت سے اس کے عقب میں قدم بڑھائے تھے ناجانے نیچے جاکر وہ کیسا ردِ عمل ظاہر کرتی اور اس دوران اسے سنبھالنا ضروری تھا۔

"ارے بھائی بھی آئے ہیں آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں۔"

وہ خوشگوار حیرت سے چلائی۔ عشب نے سختی سے اس کا ہاتھ تھامتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔علایہ نے نا سمجھی سے اس کا چہرہ دیکھا جو اب اس کا ہاتھ تھامے لاؤنج میں صوفوں کی جانب بڑھ رہا تھا۔اس کے قریب پہنچتے ہی علایہ نے چہرے

All rights reserved to novelslounge.com

پہ ناقابلِ فہم تاثرات سجائے عشب کی جانب دیکھا جیسے دین کے ساتھ بیٹھے وجود کے بابت جاننا چاہ رہی ہوں جس کا چہرہ دوسری جانب تھا۔

"بھائی۔"

علایہ کی مسکراتی آواز پہ دین نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ ٹھٹھکی تو نسوانی آواز پہ عائشہ بھی تھی اس نے سوالیہ نگاہوں سے دین کی جانب دیکھا جو اسے دیکھتے اثبات میں سر ہلارہا تھا۔

"آپکی گڑیا ماما آپکی علایہ۔"

وہ ان کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔عائشہ نے سرعت سے اپنے چہرے کا رخ موڑا اور یہی علایہ کے دل کی دنیا تھم گئی تھی۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے فضا میں آکسیجن کی کمی ہوگئی ہو۔چہرے کا رنگ لٹھے کی مانند سپید پڑگیا۔اس نے بے یقینی سے اپنے دونوں کپکپاتے ہاتھ لبوں پہ جمائے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"ماما۔"

اس کے لبوں سے کانپتی ہوئی آواز نکلی۔وہ آنکھوں میں ویرانی لیے ان کا چہرہ تک رہی تھی۔

"بھائی ماما کک۔کیسے۔"

وہ دین کا بازو تھامتے بے یقینی سے بولی تو وہ سرعت سے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔عائشہ یک ٹک اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ایکدم وہ مسکرائی تھی اور اچانک ہی دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجاتے کھلکھلا کر ہنس دی۔ان کی حالت پہ علایہ نے صدمے کی کیفیت میں ان کا چہرہ دیکھا۔

"علایہ میری علایہ ہو نا تم۔"

وہ اپنا کپکپاتا ہاتھ اس کے چہرے پہ پھیرتے ہوئے حسرت سے بولی۔علایہ دم سادھے ان کے ہاتھوں کا لمس اپنے چہرے پہ محسوس کر رہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"دیکھا میں نے کہا تھا نا میری گڑیا ٹھیک ہے۔یہ اتنی بڑی ہوگئی۔میری لایہ۔"

وہ پاگلوں کی طرح اس کا چہرہ چومتے ہوئے بولی۔کبھی اس کے ہاتھ چومتی کبھی چہرہ اور وہ وہ تو ساکت تھی بلکل کسی جھیل کی مانند۔اندر کوئی شور نہیں تھا بلکل خاموشی تھی۔زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی۔آنکھیں جو ان کی دید کی پیاسی تھی اب جیسے آنسو بہانا بھول چکی تھی۔

"یہ گڑیا کچھ بول کیوں نہیں رہی۔"

اس نے منہ بناتے ہوئے دین سے پوچھا۔دین نے بے ساختہ اپنی آنکھیں پونچھتے علایہ کے گرد بازوؤں کا گھیرا بنایا جیسے اسے اپنے ساتھ کا یقین دلارہی ہو۔

بھائی۔بھائی یہ کیسے ہوسکتا ہے ماما تو۔انہوں نے کہا تھا کہ میری ماما اب نہیں"

رہی۔تیرہ سال بھائی تیرہ سال کا عرصہ میں نے اپنی ماں کے ہوتے ہوئے بھی محرومی میں گزارا۔ایک ایک سیکنڈ میں نئی موت مری ہوں میں۔یہی سوچ کر کہ میرے پاس نہ میرا باپ ہے نا بھائی اور نہ میری ماں۔آدھی آدھی راتوں کو ڈر کے

All rights reserved to novelslounge.com

اٹھ کر اپنی ماں کی آغوش تلاشتی تھی جس میں چھپ کر میں اپنے تمام ڈر بھول جاؤں۔میں جب بھی اپنے تمام غم بھلا کر زندگی کی طرف لوٹنے کی تمنا کرتی ہوں کیوں مجھے وہ ذات ایک نیا زخم دے دیتی ہے۔سب کچھ تازہ ہوجاتا ہے سب کچھ۔"

وہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچتے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔عائشہ نے ڈر کے اپنے قدم پیچھے لیتے عشب کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑا۔

"مجھے نہیں رہنا اس دنیا میں۔بہت بری ہے یہ دنیا بھائی۔بہت ظالم۔"

وہ تکلیف سے تڑپتے ہوئے اس کی گرفت میں مچلی۔دین نے بے ساختہ اس کے گرد اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔ایکدم وہ اس کا حصار توڑتے عائشہ کی جانب بڑھی اور اسکے قریب جاتے اپنے آنسو پونچھے تھے۔

ماما۔اپنی علایہ سے نہیں ملیں گی آپ۔ماما مجھے آپکے سینے سے لگنا ہے ماما۔آپکی علایہ بہت اکیلی ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ان کا ہاتھ تھامتی التجائی لہجے میں بولی تو وہ اس کی بات پہ ڈرتے ڈرتے آگے ہوئی۔علایہ۔بنا کسی لمحے کی تاخیر کیے اس کے سینے سے جالگی۔عائشہ نے خوشی سے دین کا چہرہ دیکھا جو سرخ چہرے سمیت ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"تم میری گڑیا ہونا۔"

عائشہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولی۔علایہ نے سسکی بھرتے اثبات میں سر ہلایا۔عشب نے ان کی حالت پہ ایک نظر ڈالتے سختی سے دانت کچکچائے اور ناچاہتے ہوئے بھی کاظم صاحب کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی۔

"بھائی انہوں نے ہماری ماما کے ساتھ کیا کیا بھائی۔اتنے سال اندھیرے میں کیسے جی لیے ہم۔دیکھیے گا اللہ انہیں کس قدر بری سزا دیں گے۔ان کے پاس بھی کوئی اپنا نہیں ہوگا۔"

وہ سفاکی سے پردرد لہجے میں بولی۔دین اور عشب نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ان کی موت ہوگئی ہے علایہ۔ان کے گھر میں آگ لگ گئی تھی اس میں جل کر"
"راکھ ہوگئی وہ۔

عشب کی سپاٹ آواز پہ علایہ روتے روتے ہنس دی تھی۔ایکدم وہ سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔خدا کیسے کیسے انصاف کرتا ہے اپنے بندوں کے درمیان۔آنکھوں کے سامنے وہ ماضی کا ایک منظر لہرایا۔آنکھوں سے ایک بے مول آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ گرا۔

"شرفو بھیا اب آپ مجھے برگر لاکر دیں گے نا۔"

دس سالہ علایہ چمکتی نگاہوں سے شرفو کو تکتی ہوئے بولی جواباً اس نے مسکراتے ہوئے اس کا گال تھپتھپاتے اثبات میں سر ہلایا۔

"اے لڑکی یہاں کیا کررہی ہو تم اس لڑکے کے ساتھ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عقب سے آنے والی۔صفورہ کی آواز پہ وہ سہم کر شرفو کی پشت سے جالگی۔اس نے ذرا سی گردن باہر نکالتے صفورہ کی جانب دیکھا جو سخت نگاہوں سے اسے گھورتی اسی کی جانب آرہی تھی۔

"میں وہ برگر۔"

وہ روتے ہوئے اپنے دفاع میں بولی۔اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی صفورہ نے اس کا بازو سختی سے اپنی گرفت میں لیا اور اسے کھینچتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئی۔علایہ نے روتے روتے اس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑوانا چاہا مگر وہ کمزور سی لڑکی کب تک اس کا مقابلہ کرپاتی۔

تم بھی اپنی ماں جیسی ہو غیر مردوں پہ ڈورے ڈالنے والی۔تجھے شرم نہیں آتی"

"اتنی سی ہوکر یہ سب حرکتیں کرتے ہوئے۔

وہ اسے بند کمرے میں لاتے مسلسل پیٹتے ہوئے بولی۔علایہ کی آواذ کہی حلق میں ہی دب چکی تھی۔وہ ساکت بیٹھی مستقل اس کی مار برداشت کررہی تھی۔صفورہ کو

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی ہٹ دھرمی سے مزید تاو دلایا۔اس نے پاس ہی جلتی آتش دان سے ایک سائیڈ سے لکڑی اٹھائی اور تن فن کرتی اس کی جانب پہنچی۔علایہ نے سہم کر نفی میں سر ہلایا۔صفورہ نے ایک کرخت نگاہ اس پہ ڈالتے اس کی بازو پہ وہ جلتی ہوئی لکڑی رکھی تو علایہ کی ایک دلخراش چیخ کمرے کے ماحول میں گونجی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی وار کرتی علایہ نے بے ساختہ درد کی شدت سے ان کے پاؤں جکڑ لیے۔

"پلیز مت کریں دادو۔مجھے بہت درد ہورہا ہے۔"

وہ تکلیف سے تڑپتے ہوئے بولی مگر وہ بے حس بنی نفرت کی آگ میں جھلس رہی تھی اس نے اس کی خالی گردن دیکھتے وہ لکڑی کا ٹکڑا اس کی گردن پہ رکھ گیا۔اس کی دل دہلا دینے والی چیخ نے ماحول پہ ایک سکوت سا برپا کردیا تھا۔درد کا احساس اس قدر تھا کہ اس کے ہاتھوں کی گرفت صفورہ کے ٹانگوں پہ کمزور پڑتی چلی گئی۔اس کا ہاتھ لڑھکا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

دیکھیے گا ایک دن آپ بھی جلے گی اس دن آپ کو میری تکلیف کا اندازہ ہوگا"
صفورہ بیگم۔میں اپنے اللہ سے بہت شکایتیں کرتی ہوں آپکی۔وہ میری بھی سنیں
"گے۔میں یہ بھی شکایت کروں گی۔

یہ الفاظ جو معصومیت میں اس کی زبان سے ادا ہوئے تھے اس کے بعد وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتے ایک جانب کو ہی لڑھک گئی۔صفورہ نے ایک رعونت ذدہ نگاہ اس پہ ڈالتے باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

"بے شک میرا اللہ بہتریں انصاف کرنے والوں میں سے ہے۔"

وہ اپنے ہاتھوں پہ عائشہ کے ہاتھ محسوس کرتے ایکدم ماضی سے لوٹی اور نم نگاہوں سمیت پرعزم لہجے میں بولی۔ان کی صورت دیکھتے ایک بار پھر جزاء کے الفاظ اس کی سماعتوں میں گونجے۔

All rights reserved to novelslounge.com

میری ماما بری نہیں ہے۔وہ بہت اچھی ہے۔ماما آپ کے خلاف بولنے والوں کو" میں کبھی معاف نہیں کروں گی۔بہت کرلیا ہم نے برداشت اور بہت دے دیے "لوگوں نے دکھ۔اب ہمارا کسی سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔

وہ ان کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی محبت سے بولی تو جواباً عائشہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

"علایہ ڈیڈ کہاں ہے۔"

عشب نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"وہ بابا تو شاید لائبریری۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی عقب سے آنے والی کاظم صاحب کی آواز پہ عشب نے سختی سے اپنی مٹھیوں کو بھینچا۔آنکھوں میں کرب کی ایک لہر دوڑی۔اس نے چونک کر ان کی جانب چہرہ کیا تو وہ نا سمجھی سے علایہ کے ساتھ

All rights reserved to novelslounge.com

موجود وجود کو دیکھتے عشب کو دیکھتے بھنویں اچکا گئے۔ عشب نے تکلیف سے آنکھیں میچتے کھولا۔

تم لوگ جاتے اکیلے ہو مگر واپسی پہ کوئی نا کوئی لازما تم لوگوں کے ساتھ لوٹتا" ہے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولے شاید آنے والے طوفان سے بے خبر۔ عشب مسکرا بھی نہ سکا تھا۔

"ڈیڈ آپ میرے ساتھ چلیے مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"

اس سے پہلے کہ وہ ان کی بات کو ٹالتے انہیں منظر سے ہٹاتا علایہ کی آواز نے ان کے قدم بیچ راہ میں ہی روک لیے۔ عشب کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔

"رکیں بابا۔ میری ماما سے تو مل لیں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

علایہ کی مسکراتی آواز پہ عشب نے آنکھیں میچ لی۔وہی کاظم صاحب نے مسکراتے جوں ہی رخ پھیرا سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھتے ان کا وجود گویا زلزلوں کی ضد میں آگیا۔انہوں نے پھیکے پڑتے چہرے کے ساتھ سرتاپا عائشہ کی جانب دیکھا۔انہوں نے چونک کر عشب کی جانب دیکھا جو شکوہ کناں نگاہوں سے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔ان کا دل بے ساختہ سکڑ کر پھیلا۔

"عاشی۔"

ان کے لبوں سے کس قدر تکلیف سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے یہ عشب بخوبی جانتا تھا۔آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کی شیو میں جذب ہوگیا۔وہ ویران چہرے سمیت بغیر کسی کو مخاطب کیے لڑکھڑاتے قدموں سمیت اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔کس نے بھی ان کے لبوں سے نکلے اس لفظ پہ دھیان نہیں دیا تھا۔عشب نے خالی خالی نگاہوں سے ان کی پشت کو دیکھا جن کے زخم شاید اتنے عرصے بعد پھر سے ہرے ہوگئے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"علایہ آپ آنٹی کو کمرے میں لے جاؤ۔ان کی دوائی کا وقت ہورہا ہے۔"

عشب کی بھاری آواز پہ وہ جو ابھی تک کاظم صاحب کے رویے کے زیرِ اثر تھی ناچاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلاتے عائشہ کو لیتے کمرے کی جانب چل دی۔

"تم کہاں چلے۔"

ان کے جاتے ہی دین نے بھی اس سے اجازت چاہی جب عشب نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔

"یہ دیکھنے کہ لوگ کس حد تک مزید گر سکتے ہیں۔"

وہ کاٹ دار لہجے میں بولتے مضبوط قدم اٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔عشب نے صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھتے اپنی پیشانی مسلی تھی یہاں حالات سنورنے کے بجائے بگڑتے ہی چلے جارہے تھے۔اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ زندگی اسے اس نہج پہ لاکر کھڑا کردے گی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"بابا۔"

اس نے لاؤنج میں صوفے پہ پسارے بیٹھے عاکف کو پکارا جو کسی خیال میں گم تھے چونک کر اس کی سمت متوجہ ہوئے۔ان کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھتے اسے اندازہ ہوا کہ وہ ساری رات شاید جاگتے رہے ہیں۔

"بابا امی کی طبیعت اب کیسی ہے۔"

اس نے انگلیاں چٹخاتے پریشانی سے پوچھا کیونکہ اس واقعے کے بعد نادیہ بیگم نے اسے بلانا تو دور دیکھنا تک بھی گوارا نہیں کیا تھا اور یہی بات اسے پریشان کررہی تھی۔

"جو کچھ آپ نے کیا ہے اس کے بعد وہ آپ سے بے حد ناراض ہے۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔جزاء نے خاموشی سے سر جھکالیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"لیکن بابا۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنے دفاع میں کچھ بولتی عاکف سختی سے اسے ٹوک اٹھے۔

"خبردار اب مزید کسی کے خلاف کوئی لفظ بھی نکالا۔جب تک آپ نے علایہ کو نادیہ کے متعلق نہ بتانے کا ذمہ دار ٹھہرایا اس وقت تک میں بھی تھوڑا بہت اسی واقعے کے زیر اثر تھا جو اسے وہ سب کہ ڈالا حالانکہ مجھے وہ بھی نہیں کہنا چاہیے تھا مگر اس پہ سونے پہ سہاگہ اس کی ماں پہ الزام۔جانتی ہو اس الزام میں کون تھا ان کے ساتھ میں تھا مطلب آپ نے ان کے ساتھ ساتھ اپنے باپ کے کردار پہ بھی کیچڑ اچھالا ہے۔"

وہ سختی سے تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولے۔جزاء نے ہونق پن سے ان کا چہرہ دیکھا۔دل میں ہورہی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔اس نے سختی سے اپنی انگلیوں کو آپس میں پیوست کرتے مسلا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

جانتی ہو ابھی دین یہاں پہ نہیں ہے مگر جس دن وہ لوٹا اور اسے علم ہوا آپ" کے رویے کے متعلق تو میں تو اس کی نگاہوں میں ابھی تو وہ نہیں رہا مگر آپ "بری طرح گرجاؤ گی۔

وہ سختی سے بولتے اٹھ کھڑے ہوئے۔جزاء نے بے چینی سے ان کی جانب دیکھا جو اب کمرے کی جانب جارہے تھے۔جزاء بھی سوپ لینے کی خاطر سرعت سے کچن کی جانب بڑھی اور پیالی ٹرے میں ڈالتے نادیہ کے کمرے کی سمت چل دی۔ان کے کمرے کا دروازہ ہولے سے واں کرتے اس نے جوں ہی اندر قدم رکھا عاکف انہیں تکیے کے سہارے بٹھا رہے تھے۔اس نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے آس بھری نگاہوں سے نادیہ کا چہرہ دیکھا جو اسے دیکھتے ایک بار پھر سپاٹ ہوچکا تھا۔

"امی پلیز یہ پی لیں۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتے پشیمانی سے بولی جواباً انہوں نے خاموشی سے اس کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑوایا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"عاکف آپ نے علایہ کا پتہ کیا۔"

اس نے بغیر جزاء کو کوئی جواب دیے عاکف کو مخاطب کیا۔

"آج جانے کا ارادہ ہے میرا۔آپ پریشان مت ہو سب ٹھیک ہوجائے گا۔"

وہ تسلی آمیز لہجے میں بولے۔جزاء نے آنکھوں کو میچتے بے چینی سے اپنے سر کو تھاما اور گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔ان دونوں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو عجیب سا برتاؤ کررہی تھی۔

"امی آپ یہ ٹھیک نہیں کررہی۔میں مرجاؤں گی امی۔"

وہ انہیں باور کرانے والے انداز میں بولی۔نادیہ نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جو سرخ چہرے سمیت باہر کی جانب جارہی تھی۔

کمرے میں پہنچتے ہی اس نے الماری سے سفید رنگ کی گولیاں نکالتے اس سے پہلے کہ اپنے منہ پہ ڈالتی کسی نے عقب سے اس کا ہاتھ سختی سے جکڑا تھا۔جزاء کا

All rights reserved to novelslounge.com

رنگ تیزی سے فق ہوا۔اس نے چور نگاہوں سے بائیں جانب دیکھا مگر وہاں کھڑے دین کو دیکھتے اس کی روح تک فنا ہوگئی۔ہاتھ سے گولیاں پھسلتے زمین پہ گرتی چلی گئی۔ جسم سے جان نکلنا کسے کہتے ہیں یہ کوئی جزاء سے پوچھتا جو اپنے سامنے کھڑے دین کو یک ٹک دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پہ ایک اذیت رقم تھی۔

"دین آپ آگئے۔"

اس سے پہلے وہ خوشی سے بولتی اس کے سینے سے لگتی دین نے سختی سے اسے خود سے دور جھٹکا تھا۔جزاء حق دق لڑکھڑا کر الماری کا سہارہ لے گئی۔

"ڈونٹ کال میں دین۔ڈونٹ کال میں دین ڈیم اٹ۔"

وہ غصے سے چلایا۔جزاء اس کے غصے پہ کانپتے الماری سے جالگی۔

"دین آپ یہ کیسے بات کررہے ہیں مجھ سے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بھرائے لہجے میں تکلیف سے گویا ہوئی۔دین نے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"یہ بات تم مجھ سے پوچھ رہی ہو جسے خود کسی سے بھی بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔جزاء کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔

"دین آپ اتنے دنوں بعد لوٹے ہیں پہلے میری بات تو سنیں آپ کو علایہ نے کچھ کہا ہے نا۔"

وہ درخواست کرنے والے انداز میں بولی۔وہ اس کی بات پہ تلخی سے ہنس دیا۔

"اپنی اس زبان سے میری بہن کا نام مت لینا مس جزاء عاکف ورنہ میں گدی سے کھینچنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگاؤں گا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے پتھریلے لہجے میں بولا۔اس کے انداز پہ وہ سن ہوئی تھی جو اس سے اس کے نام کا حوالہ بھی چھین رہا تھا۔

"میں جزاء عاکف نہیں جزاء فاردین ملک ہوں۔"

وہ جواباً جتانے والے انداز میں تنک کر بولی۔دین نے ستائشی انداز میں اس کا چہرہ دیکھا اود ایکدم اس کی کلائی پکڑتے سختی سے مڑوری۔

"تم یہ حق کھوچکی ہو۔"

وہ سردمہری سے بولا۔جزاء نے آنکھوں میں نمی لیے اس کی جانب دیکھا جس کی انکھوں میں ایک درد پنہاں تھا۔

ان کی اونچی ہوتی آوازین سن عاکف اود نادیہ بھی کمرے میں آچکے تھے۔ان دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا کیونکہ وہ سب دین کی آمد سے بے خبر تھے معاً عاکف کی نگاہ دین کے ہاتھ میں موجود جزاء کی کلائی میں گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"دین اس کا ہاتھ چھوڑو۔"

عاکف نے سختی سے حکم دیا جواباً اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ ہمارے درمیان نہ ہی بولیں تو بہتر ہوگا چاچو۔"

وہ انگلی اٹھاتے وارن کرنے والے انداز میں بولا۔اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔جزاء نے سہم کر اس کی جانب دیکھا۔

"میں بولوں گا آج بھی کل بھی اور ہمیشہ کیونکہ وہ میری بیٹی ہے۔"

ان کے لہجے میں بھی آگ سمٹ آئی۔وہ شرربار نگاہوں سے دین کو گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے جس نے آج تک ایسے لہجے میں .انہیں مخاطب نہیں کیا تھا۔

"تو یہ لیجیے سنبھالیے اپنی بیٹی کو کیونکہ ایسی لڑکی کی میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے جو میری بہن اور ماں کی ذات پہ کیچڑ اچھالے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ قہرآلود نگاہوں سے اسے گھورتے پھنکارا۔جزاء لڑکھڑا کر عاکف کے سینے جالگی۔انہوں نے اسے اپنے اندر بھینچا جو اب کانپ رہی تھی۔

"آپ کو صرف اپنی ماں بہن ہی عزیز ہیں میں جانتی ہوں۔آپ کی بات انہی پہ شروع ہوکر انہی پہ ختم ہوتی ہے۔"

وہ دکھ بھرے لہجے میں چیخی۔نادیہ جو خاموش تماشائی بنی ان کی جانب دیکھ رہی تھی اسے غصے سے دیکھتے خاموش رہنے کا اشارہ کرنے لگی۔ان کی بیٹی اس قدر بدزبان تو بلکل نہیں تھی۔

"ہاں ہیں وہ مجھے عزیز جانتی ہو کیوں کیونکہ وہ تم اور تمہاری ماں جیسی بلکل نہیں ہے کہ کسی کی ذات پہ کیچڑ اچھالتی پھرے جنہیں کسی کی آنکھ میں آنسو دیکھتے ندامت ہوتی ہے ناکہ کھلے عام وہ سینہ چوڑا کرکے پھرتے ہیں۔جو کسی پہ الزام لگانے سے پہلے ہزار بار سوچتی ہے۔اور تمہارا خود کا کیا کردار ہے میری ماں کی کردار کشی کرے گی وہ لڑکی جو خود نشہ لینے کی عادی ہے جانتی ہو ایسی لڑکیوں کو

All rights reserved to novelslounge.com

معاشرے میں کوئی نہیں اپناتا دھتکار دیا جاتا ہے مگر میں نے تمہیں اپنایا صرف اپنایا نہیں عزت تھی محبت تھی حتی کہ اپنا سب کچھ مان لیا مگر تم نے ایک لمحے میں کانچ کی طرح میرا غرور چکنا چور کردیا۔سب ختم کردیا تم نے جزاء۔سب کچھ ایک بار بھی میرے متعلق نہیں سوچا۔"

وہ رنج و ملال کی کیفیت میں بولا۔اس کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی۔جزاء کا رنگ پھیکا پڑنے لگا۔عاکف نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا جبکہ نادیہ کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔عاکف تو سرے سے ہی اس بات سے بے خبر تھا مگر نادیہ کو اندازہ نہیں تھا کہ دین غصے میں یہ سب بھی بول دے گا۔

آپ اپنی ماں کا نام بچانے کی خاطر میری ذات کو اس طرح نہیں روند"
"سکتے۔میرے ماں باپ بھی تو اتنے سال ایک دوسرے سے دور رہیں اس کا کیا۔

وہ ہانپتے ہانپتے اشتعال بھرے لہجے میں غرائی۔دین کا ضبط کا شیرازہ بکھر گیا اس نے خونخوار تیوروں سمیت اس کا چہرہ دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

خبردار جزاء میری ماں کل بھی پاک تھی آج بھی پاک ہے اور ہمیشہ پاک رہے"
گی۔اور تمہیں تو میں ابھی وقت اس رشتے سے آذادی بخشتا ہوں جو جی میں ائے
"کرنا۔کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہوگا

اس کی دھاڑ پہ عاکف اور نادیہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا جبکہ جزاء لڑکھڑائی تھی۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا۔

"میں ابھی اور اسی وقت اپنے پورے ہوش و حواس میں تمہیں ط۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا اپنے پیروں پہ کسی کا لمس محسوس کرتے اس نے تڑپ کر نیچے دیکھا جہاں نادیہ بیگم روتے روتے اس کے سامنے جھولی پھیلائے بیٹھی تھی۔

نہیں دین ایسا مت کرو میری بیٹی کی ذات کو یوں بے مول مت کرو۔میرے کیے"
کی سزا اسے مت دو پلیز۔وہ ایسی بدلحاظ بلکل نہیں ہے تم بھی جانتے ہو مگر

All rights reserved to novelslounge.com

ناجانے کچھ دنوں سے اسے کیا ہوتا جارہا ہے۔پلیز یہ گناہ مت کرو۔ایک ماں کی فریاد سن لو۔"

وہ اس کے پیروں میں گڑگڑاتے ہوئے بولی۔دین کے چہرے پہ پھیلے تنے تنے تاثرات فوراً سے بیشر ڈھیلے پڑے۔اس نے بے بسی سے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچا جو ایک نگاہ خوف سے سفید پڑتی جزاء پہ ڈالی۔

"اپنی بیٹی کو سنبھال لیں چاچو۔میرا تو اس سے اب کوئی واسطہ نہیں ہے مگر یہ اپنا آپ تباہ کررہی ہے۔میں یہاں رہا تو ضرور کچھ ایسا کردوں گا جو نہیں ہونا چاہیے۔ارے یہ میری ماں بہن کا کیا مان رکھتی اس نے تو میری قسم توڑتے میرا ہی مان توڑ دیا۔دین کو ختم کرنے والی یہ ہے۔یہ ذمہدار ہے۔"

"اس نے تو مجھے اذیت سے دوچار کروادیا مگر میں اسے ابھی بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اس کی تکلیف آج بھی میرے دل پہ کاری ضرب لگاتی ہے۔اس کے آنسو ابھی بھی میرے دل پہ گرتے ہے۔مگر یہ وہ جزاء نہیں جس سے میں نے

All rights reserved to novelslounge.com

محبت کی تھی یہ تو وہ جزاء ہے جو مجھ سے محبت کی دعویدار ہوتے ہوئے بھی مجھ سے شدید نالاں ہے شاید ہماری محبت میں فقط یہی فرق ہے کہ ایک فریق محبوب "کیلیے جان دینے کو تیار ہے جبکہ دوسرا فریق محبوب کی جان لینے کے درپے۔

وہ پھیکے لہجے میں بولتے ڈگمگاتے قدموں سمیت وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی وہ بے دم سی ہوتی زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔

زندگی نے ناجانے ان سب کو کس دوراہے پہ لاکر کھڑا کردیا تھا۔قسمت دور کھڑی ان سب کو دیکھتے اداسی سے مسکرادی۔

اس کے جاتے ہی نادیہ اور عاکف نے ہوش و حواس سے بیگانہ جزاء کو سہارہ دیتے بیڈ پہ لٹایا تھا۔

"عاکف یہ کیا ہونے جارہا تھا آج۔"

نادیہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔عاکف نے درد سے آنکھیں میچی۔

All rights reserved to novelslounge.com

میری بیٹی ایسی نہیں ہے میں نے اس کی پرورش ایسی نہیں کی دیکھیں نا"

ناجانے کیوں یہ ایسی ہوگئی ہے۔کاش آج شاہ زین بھائی ہوتے ہمارے درمیان تو کبھی بھی ایسے حالات نا ہوتے۔نہ میں آپ پہ اور عائشہ پہ الزامات لگاتی نا میری "بیٹی آج یوں اپنے سینے میں بدگمانی لیے پھررہی ہوتی۔

وہ روتے روتے بولی۔ناجانے مزید کتنی تکلیفیں تھی جو ان تک پہنچنا باقی تھی۔اگر آج دین وہ قدم اٹھالیتا تو ناجانے کیا ہوجاتا یہی سوچ ہی ان کی جان نکال لینے کو کافی تھی۔

"افف شاہ زین بھائی۔میں بہت اکیلا پڑگیا ہوں۔"

عاکف نے تھکاوٹ بھرے لہجے میں کہا۔اسے یاد تھا کیسے وہ اس کی چھوٹی بڑی پریشانی کو چٹکیوں میں حل کردیا کرتا تھا مگر آج کے حالات تو سنبھلے نہیں جارہے تھے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

عاکف پلیز آپ مجھے بتائیں کہ شاہ زین بھائی کہاں ہیں آپ اس دن بھی نگاہیں"
"چڑا گئے تھے مجھ سے۔

وہ پریشانی سے بولی۔عاکف نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور آنکھوں میں ائی نمی کو صاف کرگیا۔

تمہیں یاد ہے جب بھائی کی گمشدگی کا فون آیا تھا کہ شاید ان کی موت واقع ہوگئی"
ہے۔اس دن میں نے جب بھابھی کو بتایا اور جواب میں تم نے۔اس سارے قصے کے بعد میں وہاں سے لوٹ آیا تھا۔نجانے کن راہوں پہ بھٹکتے ہوئے مجھے دین ملا۔میری بیٹی اور تم تو ویسے بھی دور ہوچکی تھی مجھ سے میرے پاس جینے کا کوئی سہارہ نہیں تھا خالی ہاتھ رہ گیا تھا میں۔میں نے دین کو پال پوس کر شاہ زین بھائی کا خواب پورا کرنے کی ٹھانی۔اسی طرح ایک رات مجھے یونٹ سے فون موصول ہوا تھا بھائی کے مل جانے کا۔جب مجھے بتایا گیا کہ میجر شاہ زین مجھے زخمی

All rights reserved to novelslounge.com

حالت میں ملیں ہیں تو میری تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا کہ وہ مل گئے ہیں "میں دین کو کاظم کے حوالے کرتے سیدھا مطلوبہ پتے پہ پہنچا تھا۔

وہ بولتے بولتے جیسے ماضی کے پنوں میں کھوگئے تھے۔آنکھوں سے آنسو نکلتے گال پہ بہ رہے تھے۔

"کہاں ہیں بھائی۔"

اس نے روتے ہوئے میجر نعیم سے استسفار کیا جواباً انہوں نے ایک جانب بنے کمرے کی جانب اشارہ کیا۔وہ بھاگتے ہوئے اس کمرے کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا مگر اندر خون میں لت پت لیٹے ہوئے شاہ زین کو دیکھتے اس کے پیروں تلے زمین کھسکی تھی۔دل کا درد حد سے سوا ہوگیا۔

"بھائی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ کانپتے لہجے میں بولا۔اس کا چہرہ ہاتھ کیا کیا نا چھوا تھا جواباً وہ اس قدر تکلیف کے باوجود مسکرادیا۔

"بھائی یہ سب کیسے۔"

وہ روتے روتے بولا۔اسے کیا بتاتا کہ اس کے جانے کے بعد کیا کیا ہوگیا۔وہ اس کی بیوی بچی چھوڑ کر ایک جانب ہوگیا سب کچھ بکھر گیا تھا۔

"عاکف میرے پاس ذیادہ وقت نہیں ہے۔میں بہت تکلیف میں ہوں میری جان۔"

وہ تکلیف سے روتے روتے بولے۔عاکف نے نفی میں سر ہلایا۔شاہ زین نے اپنا کانپتا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا۔

"میرے بچوں کا خیال رکھنا عاکف۔میری عائشہ کا جس سے میں نے بہت محبت کی ہے۔وہ عورت اسے جینے نہیں دے گی۔وہ اس کا جینا حرام کردے گی۔مجھے

All rights reserved to novelslounge.com

اب خود پہ افسوس ہوتا ہے کہ کیوں میں نے ایک ہنستی کھیلتی لڑکی کی زندگی خود سے جوڑ کر برباد کردی۔"

وہ درد بھرے لہجے میں بولا۔بولتے ہوئے اس کے چہرے پہ تکلیف کے اثرات پنہاں تھے۔

"میں جانتا ہوں کہ تم خیال رکھو گے۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولے تھے۔

مگر میری وجہ سے تو سب کچھ ختم ہوگیا تھا نا۔آپ ان کا وعدہ پورا کرنے واپس" نہیں لوٹے عاکف۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتے افسردگی سے بولی۔عاکف نے ڈھلکے شانوں سمیت اثبات میں سر ہلایا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اسی دن پہنچا تھا بھائی کو ویسی حالت میں ہی چھوڑ کر مگر اس وقت تک سب کچھ" ختم ہوگیا ہوا تھا۔میں وہاں پہنچا تو علم ہوا کہ عائشہ بھابھی کی موت واقع ہوگئی ہوئی ہے۔اس عورت کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔میں وہاں سے بھی خالی ہاتھ واپس لوٹ آیا۔بہت ٹوٹ گیا تھا اس دن میں۔بہت بکھر گیا تھا۔سب کچھ ہاتھ سے پھسل "چکا تھا میرے۔

"امی۔"

معاً جزاء کی کراہتی آواز پہ جہاں وہ دونوں چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئے وہی دین جو اپنے کمرے سے کچھ لینے آیا تھا ان کی باتوں پہ دم بخود رہ گیا۔قدم زمین پہ جم سے گئے تھے۔ان کی باتوں پہ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہوگیا۔اپنے باپ کے متعلق وہ ہی نہیں جانتا تھا۔یہ آخر اس کی زندگی میں ہوکیا رہا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

"اگر اس وقت بابا زندہ تھے تو اس وقت وہ کہاں ہیں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ خود سے بولا۔

وہ عائشہ کو دوائی دے کر سلا کر جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی عشب بیڈ پہ براجمان ٹانگیں لمبی کیے بیٹھا تھا۔لیپ ٹاپ اس کی گود میں رکھا ہوا تھا اور وہ کانوں میں ائیر پیس لگائے سنجیدگی سے کسی سے محو گفتگو تھا۔یہاں تک کہ اس کے اندر آنے کو بھی دھیان میں نہیں لے سکا۔علایہ ایک نگاہ اس پہ ڈالتے تھکے تھکے انداز میں بیڈ کی دوسری جانب براجمان ہوگئی۔کسی کی موجودگی کا گمان ہوتے ہی عشب نے چونک کر اپنے دائیں جانب دیکھا جہاں وہ افسردگی سے بیٹھی ناخن کھرچنے میں مصروف تھی۔اس نے لیپ ٹاپ بند کرتے سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اور اپنی تمام تر توجہ اس کی جانب مبذول کرائی کیونکہ جب تک وہ یہاں تھا جتنا ہوسکے اس کے ساتھ وقت بیتانا چاہتا تھا۔

"علایہ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے سنجیدگی سے پکارا۔اس کا نام لیتے ہوئے ویسے بھی اس کے لہجے میں چاشنی سی گھل جاتی تھی۔علایہ نے ویران نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو عشب نے بے ساختہ آگے بڑھتے اس کے قریب ہی جگہ سنبھالتے اسے اپنے حصار میں لیا۔علایہ سے مزید برداشت ہوا تو اس کے شانے سے لگتے سسک اٹھی۔وہ ہولے ہولے اس کا سر تھپتھپاتے اسے دلاسا دے رہا تھا۔اس دوران اس نے ایک بار بھی اسے خاموش کرانے کی کوشش نہیں کی تھی۔وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے دل کا غبار ہلکا کر لے۔اندر جو آنسوؤں کے سمندر بڑھے پڑے ہیں وہ ایک بار میں ہی بہہ جائے۔

"آنٹی سو گئی۔"

اس کا رونا کچھ کم ہوا تو اس نے مدھم لہجے میں استسفار کیا۔وہ ہنوز اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی بس آنسو تھم چکے تھے۔

"ماما ایسی کیوں ہو گئی ہیں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔عشب نے اس کے سرخ ہوتے گالوں کو ہولے سے چھوتے انگلی کے پوروں سے صاف کیا مگر اس کی نگاہیں ہنوز عشب کے چہرے کا طواف کررہی تھی جیسے اپنی بات کا جواب چاہتی ہو۔

"یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ کیوں ایسی ہوگئی ہے ضروری یہ ہے کہ وہ اب آپ کے پاس ہے۔آپ نے انہیں سنبھالنا ہے۔ان کی ذہنی حالت کا کیا ہے آپ کی ہی توجہ نے انہیں واپس زندگی کی جانب لانا ہے۔جس طرح سے ان پہ گزرے سالوں میں تشدد کیا گیا ہے وہ کم نہیں ہے علایہ۔ایسے میں ایک انسان کا ذہن بلکل مفلوج ہوجاتا ہے۔انہیں مکمل توجہ اور محبت کی ضرورت ہے پھر وہ بلکل ٹھیک ہوجائے گی۔"

وہ اس کی سیاہ آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھتے مسحورکن لہجے میں گویا ہوا۔علایہ یک ٹک اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں امید کے دیے جل رہے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

مگر اللہ نے ہمارے ساتھ ہی ایسا کیوں کیا۔سب ہمیں بھی غلط سمجھتے ہیں۔بابا" کو بھی ہم سے چھین لیا۔پھر بھائی کو بھی ہم سے دور کردیا۔ماما کو اتنا عرصہ دور "کردیا اور ان پہ اس قدر ظلم۔

وہ بھرائے لہجے میں بولتے ایک بار پھر عائشہ کی حالت یاد کرتے سسک اٹھی۔عشب نے اس کے بالوں کو سہلاتے اس کی کنپٹی پہ شدت بھرا لمس چھوڑتے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔تکلیف کا احساس اس کی رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔

ظلم تو آپ پہ بھی ہوا ہے۔آپ نے برداشت کیا نا۔اسی طرح انہوں نے بھی" "برداشت کیا اور آج وہ صحیح سلامت آپ کے پاس ہیں۔

وہ اس کے سر پہ لب رکھتے تسلی دینے والے انداز میں بولا۔علایہ نے روتے روتے سرخ آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا۔اس کی آنکھوں میں کس قدر اذیت تھی جس نے عشب کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا "تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ماما کی تکلیف کے آگے میری تکلیف کچھ نہیں۔مجھے نہیں فرق پڑتا کہ میرے ساتھ کیا ہوا کیوں ہوا مگر میری ماما۔"

وہ رندھے لہجے میں بولی۔ عشب اس کی بات پہ تڑپ کر رہ گیا۔اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔

خیر اب تو آنٹی مل گئی نا اب خوش رہو اور انہیں بھی خوش رکھنے کی کوشش کرو"

"بہت جلد سب ٹھیک ہوجائے گا۔

وہ اس کے بال سنوارتے ہوئے محبت سے بولا۔اس نے چمکتی نگاہوں سمیت اثبات میں سرہلایا۔ عشب ہولے سے مسکرا کر رہ گیا۔

"عشب۔"

اس کی پرسوچ آواز پہ وہ جو بیڈ سے نیچے ٹانگیں لٹکائے فریش ہونے جانے کی تیاریوں میں تھا ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھ کر رہ گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"کیا کہا آپ نے محترمہ۔"

وہ مصنوعی کان صاف کرتے ہوئے بولا۔علایہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا مگر پھر اس کی شرارت سمجھتے وہ لب بھینچتے مسکراہٹ چھپا گئی۔

"میں نے کچھ بھی تو نہیں۔"

وہ اس کی لو دیتی نگاہیں اپنے چہرے پہ محسوس کرتے گڑبڑا گئی تبھی نظریں پھیرتے ہوئے بولی۔

ویسے امید نہیں تھی کہ آپ اس قدر ڈرپوک واقع ہوگی بیگم کہ میرا نام لیتے ہوئے" "بھی آپ کے وجود پہ کپکپی طاری ہوگئی۔

وہ اس کی گھبراہٹ پہ چوٹ کرتے ہوئے بولا۔علایہ نے ناراض نگاہوں سے اس کا چہرہ تکا۔

"جب جانتے ہیں کہ میں نے آپ کا نام لیا تھا تو بار بار سننے کا تک میجر صاحب۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے اس کے مقابل آتے آنکھیں گھماکر بولی۔عشب اس کی ادا پہ فدا ہی تو ہوا تھا تبھی اس کی کلائی کھینچ کر اسے اپنے اوپر گرایا۔اس اچانک ہوئی افتاد پہ علایہ کی ہلکی سی چیخ بلند ہوئی۔اب وہ اس کی گود میں بیٹھی تھی اور اس کے اناری گال عشب کی نگاہوں کے عین سامنے تھے۔وہ اشتیاق سے اس کی ایک ایک حرکت کا ملاحظہ کررہا تھا۔

"کیونکہ آپ کے لبوں سے ہمارا نام ہماری دھڑکنوں میں شور سا برپا کردیتا ہے۔"

وہ اس کے لبوں کو نگاہوں کے حصار میں لیتے خمارآلود لہجے میں بولا۔اس کی جذبے دیتی نگاہیں اپنے چہرے کا طواف کرتے دیکھ وہ بدک کر اس سے دور ہوئی تھی۔

"کونسا دورہ پڑا ہے آپ کو۔"

وہ اپنا لال انگارہ ہوتے گال تھپتھپاتی ہکلاتے لہجے میں بولی۔پیشانی پہ ننھے ننھے پسینے کے قطرے عشب کو صاف چمکتے ہوئے محسوس ہوئے۔اس نے مضبوط

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

قدم اس کی جانب بڑھائے اور اپنی جیب سے رومال نکالتے اس کی پیشانی سے پسینہ پونچھا۔علایہ اس کے قریب آنے پہ اپنا سانس روک گئی کیونکہ وہ بلکل اس سے ایک انچ کا فاصلہ بنائے ہوئے تھا۔

"آپ سے الفت کا دورہ جو اب شاید سر چڑھ کر بولنے لگا ہے۔"

وہ اس کی انگلیوں میں انگلیاں الجھاتے اس کے کان میں بھاری گھمبیر سرگوشی کرتے اس کے گال پہ شدت بھرا لمس چھوڑ گیا۔اس کی مونچھوں کی چبھن سے وہ سختی سے آنکھوں کو میچ گئی معاً چند ساعتوں بعد اپنا اعتماد بحال کرتے اس نے جوں ہی آنکھیں کھولی وہ وہاں موجود نہیں تھا۔علایہ نے کب سے رکا ہوا سانس بحال کیا اور ایک بار پھر اس کی التعافات کا سوچتے وہ سرخ پڑگئی معاً اس کی نگاہ جوں ہی بائیں جانب اٹھی وہ صوفے پہ بیٹھا مسکراہٹ دباتے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس کے دیکھتے ہی عشب کا کب سے رکا ہو قہقہہ چھوٹ پڑا۔علایہ نے بے بسی سے مٹھیاں بھینچتے دانت کچکچائے۔

All rights reserved to novelslounge.com

کیا مسئلہ ہے کیوں ہنس رہے ہیں یوں منہ پھاڑ کر۔لگتا ہے وہ نشہ سر چڑھ کر" بولنے نہیں بلکہ ناچنے لگا ہے خیال کیجیے گا کہی اس نشے کے زیرِ اثر آپ بھی آرمی "چھوڑ کر ناچنا نہ شروع کردیجیے گا۔

وہ ساری شرم بالائے طاق رکھتی وہ اس کے بازو پہ مکہ مارتے چلائی۔عشب نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اب اتنے بھی برے دن نہیں آئے میرے۔"

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔لہجہ صاف مذاق اڑاتا ہوا تھا۔

"افسوس میں یہ بھی نہیں کہ سکتی کیونکہ میرے تو برے دن آچکے ہیں۔"

وہ مصنوعی آہیں بھرتے ہوئے بولی۔عشب نے کینہ توز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ہمیشہ کی طرح اس کے موڈ کا ستیاناس کرچکی تھی۔

"چلو یہ کپڑے تبدیل کرو ورنہ آپکے بھائی نے مجھے طعنے دینے سے باز نہیں آنا۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ سر جھٹکتے اس کا بازو تھامتے وارڈروب کی جانب لے جاتے ہوئے بولا۔علایہ نے کسمسا کر اپنی کلائی اس کی گرفت سے نکالی اور تیکھے چتونوں سمیت اس کا چہرہ دیکھا۔

"کپڑے نہیں ہیں میرے پاس کیوں میرے زخموں پہ نمک چھڑک رہے ہیں۔"

وہ ناراضگی سے منہ پھلا کر بولی۔عشب نے وارڈروب کھولتے اس کا رخ اس کی جانب کیا جہاں ہر جانب عشب کے کپڑوں کی ہی بوچھاڑ تھی۔اس کا غصہ نئے سرے سے عود آیا۔

"کیا اب آپ کے کپڑے دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کروں۔"

وہ تنک کر گویا ہوئی۔عشب نے اسے مصنوعی آنکھیں دکھاتے اس کا رخ دوبارہ کپڑوں کی جانب کیا جہاں ایک جانب عشب کی شلوار قمیض اور دوسری جانب مختلف برینڈز کی پینٹ شرٹ لگی ہوئی تھیں۔

All rights reserved to novelslounge.com

"یہ کپڑے کس کے ہیں۔"

اس نے اس کے گرد حصار باندھتے اس کے شانے پہ ٹھوڑی ٹکائی۔علایہ کا حلق تک سوکھ گیا۔

"ظاہری بات ہے آپ کے۔"

وہ منہ پھلاتے ہوئے بولی۔عشب نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"اور میں کس کا ہو۔"

اب کی بار وہ دلفریب لہجے میں بولا۔اس کے لہجے میں جزبات کی ایک آنچ تھی۔بولڈ سی علایہ کی لامبی پلکیں اس کے سرخ عارض پہ جھکتی چلی گئی۔عشب کو اس منظر سے نگاہیں چرانا سب سے مشکل منظر لگا۔عشب کے ہاتھ دبانے پہ وہ چونک کر ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی۔

"میرے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی مضبوط آواز پہ عشب کے لبوں پہ ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

"تو اس لحاظ سے میرا سب کچھ آپکا ہوا نا۔"

اس کی سرگوشی پہ علایہ کا سر خود بخود اثبات میں ہلا تھا۔ عشب نے ایک پرسکون سانس فضا کے سپرد کیا۔

چلو اب دیکھو اس میں جو جی چاہے پہن لو۔ کل پہلی فرصت میں کپڑے لادوں"

"گا آپ کے۔ پھر وہی پہن کر کمرے سے نکلنا۔

وہ اس کی حالت کے پیشِ نظر اس کا گال تھپتھپاتے پیچھے ہوا۔ علایہ نے کپکپاتے ہاتھوں سے چہرے پہ آتے بال کان کے پیچھے اڑسے اور اتنی بڑی بڑی پینٹ شرٹ کو دیکھتے ناک منہ چڑھا گئی۔ اس نے عشب کی نگاہ میں نگاہیں دوڑائی مگر وہ شاید فریش ہونے جاچکا تھا۔ وہ بھی سب سے آخر میں سے ایک سیاہ رنگ کی پینٹ شرٹ نکالتے ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

افففف اتنی بڑی پینٹ یہ تو میرے پیروں سے ہوتے زمین پہ لگے گی۔اب کیا"
"کروں۔

وہ انگلی منہ میں دباتے ہوئے پریشانی سے خود سے بولی معاً ایک جانب نگاہ پڑتے ہی اس کی نگاہیں چمک اٹھی۔وہ سرعت سے اس جانب بڑھی۔

جوں جوں رات گزر رہی تھی ویسے ہی سردی کی شدت میں مزید اضافہ ہوتا جارہا تھا مگر ایسے موسم میں وہ بغیر اس ٹھٹھرتی سردی کی پرواہ کیے آسمان پہ نگاہیں ٹکائے کھڑے تھے۔سوچوں کا محور فقط عائشہ کی ذات تھی۔وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ وہ عرصے کی بچھڑی انہیں یوں سرراہ اس حالت میں ملے گی۔اس کی حالت کا سوچتے وہ ایک بار پھر لب بھینچ گئے۔معاً ایک سرد ہوا کا جھونکا محسوس کرتے ان کے وجود میں کپکپی طاری ہوگئی۔وہ اپنے ہاتھ مسلتے دوبارہ اندر آتے آتش دان کے قریب جگہ سنبھال گئے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"تم جانتی ہو تم مجھے بہت پیاری لگتی ہو۔"

وہ تیرہ سالہ بچہ اپنے قریب بیٹھی نو سالہ لڑکی کو دیکھتے چمکتی نگاہوں سے بولا۔

"مگر آپ مجھے بلکل بھی پیارے نہیں لگتے۔"

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔مقابل کے لبوں سے مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔

"تم ایسا کیوں بول رہی ہو۔"

وہ اداسی سے بولا۔وہ بچی اس کی اتری ہوئی صورت دیکھتے کھلکھلا کر ہنس دی۔

ارے آپ میرے دوست ہیں اور دوست تو اچھے ہی لگتے ہیں نا۔میں مذاق کررہی" "تھی۔

وہ اپنا ننھا ہاتھ اپنے سر پہ مارتی اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔مقابل فقط مسکرا کر رہ گیا۔

معاً اچانک گھٹن محسوس کرتے وہ گہرے سانس بھرتے اپنی پیشانی مسل گئے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"وہ یہاں کیسے آسکتی ہے۔"

کاظم صاحب اپنا دکھتا سر ہاتھوں میں گراتے تھکے تھکے انداز میں بولے۔

"میں اس سے ملنا چاہتا تھا دیکھنا چاہتا تھا مگر اس حالت میں کبھی نہیں۔"

وہ صوفے کی پشت سے سر ٹکاتے اذیت سے آنکھیں موند گئے۔آتش دان سے نکلتے دھوئیں کے مرغولوں میں اسے ماضی کا عکس واضح دکھا تھا۔

وہ جوں ہی فریش ہوتے واشروم سے باہر نکلا علایہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔وہ آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے بال سنوارنے لگا۔اس دوران اس کی نگاہ ڈریسنگ روم کے دروازے کی جانب اٹھی تو اس کے ہاتھوں کی حرکت اگلے ہی لمحے تھمی تھی۔آئینے میں سے واضح ہوتے اس کے عکس کو دیکھتے وہ ٹھٹھکا معا صدمے کی کیفیت میں اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔اس نے سرعت سے رخ

All rights reserved to novelslounge.com

موڑتے علایہ کی جانب دیکھا جو لاپرواہی سے کھڑی اپنے بالوں کو جوڑے میں مقید کررہی تھی۔وہ بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب بڑھا اور اس کا بازو تھامتے رخ اپنی جانب کرتے اسے سرتاپا دیکھا۔

"علایہ یہ کیا کیا آپ نے۔"

اس نے غصے سے استسفار کیا۔علایہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا معاً اس کی نگاہیں اپنے کپڑوں پہ محسوس کرتے وہ سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلا گئی۔

"یہ مجھے بہت لمبا تھا اسی لیے میں نے قینچی کی مدد سے چھوٹا کردیا۔"

وہ مسکراتے ہوئے جیسے اس کی معلومات میں اضافہ کررہی تھی۔عشب نے کوفت سے اس کی جانب دیکھا۔

"وہ مجھے بھی دکھ رہا ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ دانت پیستے ہوئے دھیمے لہجے میں غرایا۔

"اوہ اچھا میں سمجھی شاید آنکھوں نے کام کرنا چھوڑدیا آپکی۔"

وہ مسکرا کر بولتے اسے مزید آگ لگا گئی۔ عشب نے ایک جھٹکے سے ایک بار پھر اس کا رخ اپنی جانب کرتے سرتاپا اس کا جائزہ لیا جس نے پینٹ تو پینٹ شرٹ کو کاٹ کر بھی اس کا خاتمہ کردیا تھا۔

"علایہ یہ میری سب سے پسندیدہ شرٹ تھی۔"

وہ ناگواری سے بولا۔ علایہ نے چونک کر اپنی شرٹ کو دیکھا اور افسوس کرنے والے انداز میں اس کا ہاتھ تھپک گئی۔

"آپ ہی نے تو کہا کہ میں آپ کی ہوں تو آپکی سب چیزیں بھی میری ہوئی تو پھر میں اپنی چیزوں کے ساتھ جو بھی کروں اٹس ناٹ آبگ ڈیل۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ مصنوعی آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے بولی۔عشب اس کے انداز پہ حیرت سے غوطہ زن رہ گیا اور تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ ایک بھرپور ناراضگی کا اظہار کرتے اس سے فاصلہ قائم کرتا علایہ نے اس کی چوڑی کلائی تھام لی۔عشب نے ٹھٹھک کر اس کا چہرہ دیکھا۔

"وہ آپ کی دین بھائی سے کوئی بات ہوئی۔"

وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔عشب نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا۔

"تو آپ کریں نا انہیں فون ناجانے کہاں ہیں وہ۔"

وہ پریشانی سے بولی۔

چھوٹا بچہ نہیں ہے وہ اپنا اچھا برا بخوبی جانتا ہے۔پریشان مت ہو اور اسے کچھ" سپیس دو۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"اچھا آپ سے ایک بات پوچھوں۔"

وہ ایکدم کچھ یاد آنے پہ بولی۔عشب نے مصروف سے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

"وہ ماما کو دیکھتے بابا نے ایسا رد عمل کیوں ظاہر کیا۔مجھے لگا تھا وہ خوش ہونگے لیکن وہ تو ملے بغیر ہی چلے گئے۔"

وہ افسردگی سے بولی۔عشب کے چہرے کے تاثرات پتھریلے ہوئے۔اس نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا۔

"شاید ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہوگی۔آپ پریشان مت ہو میں انہیں دیکھتا ہوں۔چلو کافی دیر ہوگئی ہے میرے خیال سے اب آپکو سوجانا چاہیے۔"

وہ گھڑی میں نگاہ ڈالتا اپنا کام سمیٹتا ہوا سختی سے بولا۔علایہ کا منہ فوراً سے پہلے اترا تھا۔وہ شکایتی انداز میں اس کی جانب دیکھتے بیڈ کی جانب بڑھ گئی اور کمفرٹر اوڑھتے

All rights reserved to novelslounge.com

سختی سے آنکھوں کو میچ گئی۔عشب لمبے لمبے ڈگ بھرتے اس کے نزدیک پہنچا اور اس کے سر سے کمفرٹر اٹھاتے ایک مسکراتی نگاہ اس پہ ڈالی مگر وہ ہنوز آنکھیں موندے سونے کا ناٹک کررہی تھی۔وہ بے ساختہ جھکا اور اس کی پیشانی پہ محبت بھرا بوسہ دیا تھا۔قدموں کی چاپ پہ اس نے جوں ہی آنکھیں کھولی تو وہ دروازہ کھولتے باہر کی جانب جارہا تھا اور اس کی پرسوچ نگاہیں دروازے کے پار ہی جمی تھی۔

"ڈیڈ۔"

وہ جوں ہی ان کے کمرے کا دروازہ ہلکے سے واں کرتے اندر داخل ہوا اندر موجود غیر معمولی خاموشی اور پورے کمرے میں پھیلے دھوئیں نے اسے ٹھٹھکادیا تبھی سرگوشی کی صورت میں اس کے لبوں سے یہ لفظ ادا ہوا۔وہ تقریباً بھاگنے والے انداز میں اندر داخل ہوا جہاں وہ صوفے پہ سر گرائے بیٹھے تھے۔وہ جانتا تھا کہ ماضی

All rights reserved to novelslounge.com

نے ایک بار پھر اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔وہ ابھی بھی بلکل جامد تھے خاموش۔

"ڈیڈ۔"

اس نے ان کے قریب جاتے مدھم لہجے میں پکارا۔کاظم صاحب نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا جہاں بے بسی پھیلی ہوئی تھی مگر اس میں انہیں وہی پندرہ سال کے بچے کا گمان ہوا جو نفرت بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتا تھا۔ان کے چہرے پہ خوف کے سائے لہرائے جو عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہ سکے۔

"نہیں عشب میں غلط نہیں ہوں۔کچھ برا مت سوچنا میرے بارے میں۔"

وہ گھبراتے ہوئے بولے۔عشب نے سختی سے ان کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو تھامتے اپنے سینے میں بھینچا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ڈیڈ پلیز مت کریں آپ کی حالت خراب ہوجائے گی میں جانتا ہوں آپ غلط نہیں"
"ہیں میں غلط تھا۔

وہ ان کے ہاتھ چومتے محبت سے بولا۔کاظم صاحب کا سر خود بخود نفی میں ہلا تھا۔

نہیں وہ واپس آئی ہے نا تو پھر سے وہی سب کچھ ہوگا۔میں نے کچھ نہیں کیا"
"عشب۔

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولے۔عشب نے اذیت سے ان کی جانب دیکھا جن کے اعصابوں پہ اس صورت کو دیکھتے بہت برا اثر پڑا تھا مگر اس میں قصور ان کا بھی نہیں تھا۔قصوروار تو کوئی بھی نہیں تھا بس حالات ہی ایسے تھے حالات نے سب کو اس مقام پہ لاکر کھڑا کردیا تھا کہ سب اپنی زندگیوں سے ناراض ہوئے بیٹھے تھے۔

میں اسے نہیں جانتا۔میں سب کچھ اس دن دفن کرآیا تھا۔سب کچھ فراموش کردیا"
"تھا۔کوئی پرانی یاد نہیں تھی۔مگر پھر یہ سب۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ضبط سے بولے۔ عشب خاموشی سے چہرہ جھکا گیا۔

عشب میں تمہاری آنکھوں میں ایک بار پھر اپنے لیے بے اعتباری نہیں دیکھ" سکتا۔ میں جیتے جی مرجاؤں گا۔ اپنے باپ سے اس کی زندگی کا یہ سہارا بھی مت "چھیننا۔

وہ اس کے ہاتھ تھامتے گزارش کرنے والے انداز میں بولا تو وہ پشیمانی سے نگاہیں چرا گیا۔ کہنے کو اب مزید بچا ہی کیا تھا۔

"ڈیڈ مجھے آپ پہ پورا یقین ہے۔ آپ پلیز حوصلہ کریں۔ سب ٹھیک ہوجائے گا۔" وہ آنکھوں میں لیے لیے تسلی آمیز لہجے میں بولا۔ کاظم صاحب نے ایک خاموش نگاہ اس پہ ڈالتے اپنا رخ بیڈ کی جانب کیا۔ عشب انہیں لٹاتے ان پہ کمفرٹر اوڑھاتے کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس نے ایک خالی نگاہ عائشہ کے کمرے کے بند دروازے پہ ڈالی۔ اس کے حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی معاً وہ علایہ کا خیال کرتے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"طبیعت کیسی ہے اب جزاء کی۔"

نادیہ نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے سنجیدگی سے استسفار کیا۔اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے عاکف نے چونک کر ان کی جانب دیکھا اور نیم دراز ہوتے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاگئے۔نادیہ نے چائے کا کپ ان کی جانب بڑھایا جسے وہ تھام کر لبوں سے لگاگئے۔

نادیہ بھی ان کے ساتھ جگہ سنبھالتے جزاء کو دیکھنے لگی جس کا رنگ بے دردی سے پھیکا پڑتا جارہا تھا۔

"ناجانے کس کی نظر لگ گئی ہے ہماری بیٹی کو۔"

عاکف اس کے سر پہ بوسہ دیتے ہوئے بولے۔نادیہ نے خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔

All rights reserved to novelslounge.com

یہ نظر نہیں ہے عاکف یہ اس کا خود کا کیا دھرا ہے۔جو اسے ملا وہ اس نے گواہ"
"دیا۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے بوجھل لہجے میں بولی۔عاکف نے ناگواری سے ان کی جانب دیکھا۔

نادیہ یہ تمہاری ہی اولاد ہے نا مجھے شک ہے اتنے سال تم نے اسے کیسے پال"
"لیا۔

ان کی کاٹ دار آواز پہ ان کا چہرہ سرعت سے سپاٹ ہوا۔انہوں نے سخت نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

یہ میری ہی اولاد ہے جسے میں نے جن جتنوں سے پالا ہے یہ میں ہی جانتی"
ہو۔اس کی پرورش میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔اچھے برے کی تمیز سکھائی مگر یہ دیکھیں آج یہ بھی میرے جیسی ہی بن گئی ہے۔میں نہیں چاہتی کہ یہ دوسری

All rights reserved to novelslounge.com

نادیہ کا کردار نبھائے۔میں اسے دین کے ساتھ خوش دیکھنا چاہتی تھی مگر اس نے "اپنا بنا بنایا گھر ہی اجاڑ دیا۔

وہ غصے کی کیفیت میں بولی۔

تو دین نے بھی ٹھیک نہیں کیا اگر یوں سرراہ اسے طلاق ہی دینے کا سوچ رکھا" تھا تو یوں اسے اپنی. عزت مت بناتا۔اپنی عزت بنا کر یوں خود ہی اس کی عزت کو "تار تار کرنا یہ کہاں کا انصاف ہے۔

وہ سرد مہری سے گویا ہوئے۔نادیہ نے تلخی سے ان کی جانب دیکھا۔

بس یہی تو فرق ہے کہ ایک شوہر اپنی بیوی میں برائی نہیں دیکھ سکتا مگر اپنی" بیٹی کی دکھتی برائیوں کو بھی نظرانداز کرجاتا ہے مگر جانتے ہیں وہ ایسا نہیں تھا جس دن مجھے علم ہوا تھا ناکہ یہ نشے جیسی لت میں اس حد تک ڈوب چکی ہے جس سے واپسی ناممکنات میں سے ایک ہے میں بہت ڈر گئی تھی ڈر گئی تھی اپنی بیٹی کے نصیب سے۔خوف محسوس ہوتا تھا کہ میری بیٹی کو کوئی نہیں اپنائے گا یہ

All rights reserved to novelslounge.com

معاشرہ تو پہلے ہاتھ اسے دھتکارے گا اسے کسی صورت نہیں جینے دے گا مگر میں غلط تھی وہ آیا تھا نا میری بیٹی کو زندگی کی جانب واپس لینے۔اس کا ہاتھ تھامنے اسے عزت و احترام دینے مگر اس نے قدر نہیں کی اسکی اس نے کھویا ہے اسے۔وہ تو ہیرا ہے اسے کوئی بھی مل جائے گا مگر اس سب میں ہماری بیٹی رل جائے گی۔"

وہ تکلیف سے تڑپتے ہوئے بولی۔ان کے منہ سے نکلتے ایک ایک لفظ میں سچائی تھی جس نے عاکف کو بھی ایک لمحے کیلیے سن کردیا۔وہ اتنے عرصے سے اس مرض میں مبتلا تھی اور وہ اس سب سے ہی ناواقف تھے۔

"مگر ہوسکتا ہے ناکہ یہ نشے کی وجہ سے ایسی ہوگئی ہو۔پروپر کاؤنسلنگ ملے تو ٹھیک ہوجائے۔"مگر پھر بھی دین کو اس حد تک نہیں جانا چاہیے تھا۔

انہوں نے کمزور سی مزاحمت کی۔

All rights reserved to novelslounge.com

سوچیں عاکف آپ نے مجھے ایک کام سے منع کیا ہوتا اپنی قسم دی ہوتی مگر میں" بارہا بار وہ کام کرتی تو آپ کیا اس بات کو نظرانداز کر دیتے۔نہیں عاکف کوئی بھی مرد "اتنے وسیع دل کا مالک نہیں ہوتا۔اپنی عزت سب کو عزیز ہوتی ہے۔

وہ پتھریلے لہجے میں بولی شاید ابھی تک وہ اپنے کیے عمل پہ پشیمان تھی اسی کا مداوا چاہتی تھی۔

میں بات کروں گا دین سے۔ہم جزاء کا علاج کرائیں گے سب ٹھیک ہوجائے" "گا۔

وہ انہیں تسلی دینے والے انداز میں بولے۔نادیہ نے خاموشی سے چہرہ جھکالیا کیونکہ کہنے کیلیے کچھ نہیں بچا تھا۔وہ جانتی تھی کہ دین بہت بری طرح بکھرا ہے۔اس نے کس قدر امید سے جزاء کو اپنی زندگی میں شامل کیا تھا کہ وہ سنبھل جائے گی اس کی توجہ اس کی محبت اسے سب کچھ بھلادے گی مگر یہاں تو سب الٹ ہوتا چلا گیا تھا۔معاً جزاء کسمسائی تھی۔ان دونوں نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا

All rights reserved to novelslounge.com

جہاں .تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔وہ تکیے پہ اپنا سر ادھر ادھر پٹخ رہی تھی۔نادیہ نے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا۔

"نہیں دین نہیں ایسا مت کریں۔"

وہ روتے روتے بڑبڑائی۔ابھی بھی وہ غنودگی میں تھی۔عاکف اسے ایک نظر دیکھتے نادیہ کو اشارہ کرتے باہر کی جانب چل دیے معاً لاؤنج میں صوفے پہ ہی بیٹھے دین کو دیکھتے ان کی آنکھیں پھیلی تھی۔انہوں نے قدم اس کی جانب بڑھائے۔اس دوران ہی اس نے اپنی لال انگارہ آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔عاکف کے دل کو دھکا سا لگا۔

"تم تو کہی گئے تھے نا۔"

انہوں نے سپاٹ انداز میں پوچھا۔وہ ہولے سے ہنس دیا۔اس کی ہنسی میں کیا کچھ نا تھا کرب ٹوٹی ہوئی ہنسی نے ان کے دل کو لہو لہان کردیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"میں یہاں سے کہی نہیں جاؤں گا چاچو۔"

وہ جتانے والے انداز میں بولا۔عاکف کے لبوں پہ بھولی بھسری مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

"تم تو میرے شیر ہو۔میں جانتا تھا کہ تم زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتے۔"

وہ اس سے پہلے کہ مسکراتے اس کی جانب بڑھتے دین نے ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے روک دیا۔

کیونکہ یہ میرا بھی گھر ہے اور جس گھر پہ میرا حق ہو وہ میں اتنی آسانی سے کیسے چھوڑدوں۔

وہ بھنویں اچکاتے تمسخر سے ہنستے ہوئے بولا۔عاکف کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی۔

"یہ تم کس طرح مخاطب ہو۔لہجہ اس قدر گستاخانہ کیوں ہورہا ہے تمہارا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تند نگاہوں سے سے دیکھتے ہوئے بولے۔دین نے نم نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

یہی بات چاچو یہی بات اگر آپ اپنی بیٹی کو کہتے نا ہسپتال میں تو یوں میری بہن" آج اکیلے ہی رخصت ہوکر اس گھر میں نا جاتی جہاں بیٹیاں باپ بھائی کے حصار میں جاتی ہیں۔جانتے ہیں یہ ہوتا ہے فرق۔اپنی اولاد میں اور پرائے کی اولاد میں اور آپ نے مجھے اسی دن کی پرایا کردیا جب آپ نے غلط صحیح نہیں بلکہ میری بہن پہ اپنی بیٹی کو فوقیت دی یہاں تک کہ یہ دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا کہ وہ اس وقت کس قدر تنہا تھی۔جاننا چاہتے ہیں ناکہ کیوں نہیں بتا پائی وہ جزاء کو چچی کے متعلق۔جس دن حسن کی موت ہوئی اس دن کہاں تھی وہ ہمارے ساتھ روتی تڑپتی تکلیف سے سسکتی۔پھر بھی جزاء کی پرواہ کی کیونکہ اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔اس کے بعد حسن کی موت جسے سب سے ذیادہ اسے توڑا۔اس کے بعد

All rights reserved to novelslounge.com

ماضی کے پنوں کا کھلنا اس پہ ڈھائے گئے وہ ظلم و ستم وہ سب کچھ چلچو سچ بات "یہی ہے کہ آپ کبھی ہمارے اپنے ہو ہی نہیں سکے۔

وہ بولتے بولتے ہانپ گیا تبھی گہرے گہرے سانس بھرتے ہوئے بولا۔عاکف نے ذرد پڑتے چہرے سمیت اس کا کملایا ہوا چہرہ دیکھا۔

دین میں نے تمہیں پال پوس کر اتنا بڑا کیا اس لیے کہ تم میرے ہی مقابل آکر" "یوں مجھے دھتکارو۔

وہ کمزور سے لہجے میں بولے۔

میں آپ کو دھتکار نہیں رہا۔بس وہ اذیت محسوس کرانا چاہتا ہوں جو آپ کی" نگاہوں کے سامنے ہوا مگر آپ حق کیلیے آواز نہیں اٹھا پائے۔مگر آپ فکر مت کریں میں اس چیز کا مداوا کردوں گا جانتے ہیں کس صورت میں آپ کی بیٹی کو طلاق نہ دے کر۔وہ یہی رہے گی اسی گھر میں مگر میری بیوی کی حیثیت سے نہیں

All rights reserved to novelslounge.com

بلکہ آپ کی بیٹی کی حیثیت سے۔اس کا نام نہیں رسوا ہونے دوں گا میں۔وہ پل پل اذیت میں رہے گی مگر میں نہیں ہو گا اس کے پاس۔"

وہ بے دردی سے اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے بولا۔

"بس مجھے ایک بات کا جواب دیدیں کہ میرے بابا کہاں ہے۔"

اس کی بات پہ عاکف نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو اب کافی حد تک خود پہ قابو پاچکا تھا۔

"تمہارے بابا اب اس دنیا میں نہیں ہے۔"

وہ بھاری لہجے میں بولے۔دین نے اذیت سے آنکھیں میچی تھی۔اسے کچھ لمحے تو اپنی سماعتوں پہ یقین نہ آیا وہ تو ان سے یہ سننے کی.توقع رکھتا تھا کہ وہ کہیں گے کہ وہ زندہ ہیں۔

"مگر ابھی آپ کہ رہے تھے کہ آپ آخری بار ان سے ملے تھے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی سرسراتی آواز پہ عاکف حق دق کھڑا رہ گیا شاید وہ اس کی باتیں سن چکا تھا جو وہ نادیہ کے ساتھ کررہے تھے۔درد کا ایک احساس ان کی رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔

"بھائی اٹھیں پلیز۔میں آج پھر آپ سے ملنے آیا ہوں مگر آپ خاموش ہیں۔"

عاکف شاہ زین کا کندھا ہلاتے ہوئے بولا۔اس نے ہولے سے اپنی میچی ہوئی آنکھیں کھولی اور خالی خالی نگاہیں اس کے اطراف میں گھمائی جیسے کسی کی تلاش میں ہو۔

"عائشہ کہاں ہے۔دین میری علایہ۔"

بولتے ہوئے ان کا منہ ناجانے کیوں ٹیڑھا ہورہا تھا جس سے اندازہ ہورہا تھا کہ انہیں بولنے میں دقت پیش آرہی ہے۔عاکف نے سختی سے ان کا ہاتھ تھام لیا۔

"بھائی میں وہاں گیا تھا مگر وہ لوگ مجھے نہیں ملے"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ روتے روتے بولا۔شاہ زین کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔

عاکف تمہیں اللہ کا واسطہ ہے انہیں تلاش کرو۔انہیں اپنی امان کے رکھو وہ" عورت میری نفرت میں اندھی ہوکر کچھ بھی کرے گی اور اگر ان میں سے کسی ایک "کو بھی تکلیف ہوئی میں کیسے زندہ رہ پاؤں گا۔

وہ آکسیجن ماسک اتارتے گہرے گہرے سانس بھرتے ہوئے بولے۔عاکف نے انہیں دیکھتے سختی سے نفی میں سر ہلایا کیونکہ سارا قصور ہی ان کا تھا کاش وہ انہیں لے کر ہی گھر سے نکلتے۔

"بھائی میں انہیں ڈھونڈوں گا آپ پلیز ہمت کریں۔میں کہ رہا ہوں نا۔"

وہ ان کے سر پہ ہاتھ پھیرتا محبت سے بولا۔شاہ زین نے اپنا کپکپاتا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے میری ماں کے ساتھ جو کیا میں سہہ گیا۔میرا باپ اسی کی غم میں چلا گیا میں سہہ گیا۔اب اگر میری بیوی بچوں پہ اس کی بدولت کوئی آنچ آئی یہی سوچ مجھے جینے نہیں دے رہی۔مجھے اس کو خود سے باندھنا ہی نہیں چاہیے تھا وہ ہنستی مسکراتی لڑکی میرا ساتھ پاکر نکھرنے کی بجائے اجڑگئی عاکف۔میں کیسا بے بس باپ اور شوہر ہوں کہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کرسکتا۔"

وہ تکلیف کی کیفیت میں بولے۔

پلیز انہیں تلاش کرنا اور میرے بیٹے کو اس قابل بنانا کہ وہ اپنی ماں بہن کی حفاظت کرسکے تم اس کے بھائی بن جانا مگر اگر نہ سنبھال پاؤ تو اسے کسی ایسے شخص کو سونپ دینا جس کے سائے میں وہ امان محسوس کرے۔جس کے پروں میں اسے تحفظ کا احساس ہو۔میں جانتا ہوں میرا سفر یہی تک کا ہے۔مگر میری دعائیں میرا دل ہمہ وقت ان کیلیے دعاگو ہوگا اگر اس زمین پہ اسے ذرا سی بھی تکلیف ہوگی تو وہاں میں بھی بے سکون ہوگا۔اس کی مسکراہٹ کل بھی میرے

All rights reserved to novelslounge.com

لیے سکون تھا آج بھی اور شاید مرنے کے بعد بھی۔میں اس ملک کا تو فرض نبھا گیا مگر اپنے چھوٹے سے آشیانے کو تنہا کر گیا۔

"انہیں تت۔تلاشش کک۔ر۔۔

مزید بولنے سے قبل ہی شاہزین کا ہاتھ عاکف کے ہاتھ سے چھوٹتا چلا گیا۔اس نے ویران اور فق چہرے سمیت اس کے لڑکھتے ہاتھ کو دیکھا تھا۔

ان کی بات مکمل ہوتے ہی پورے ہال میں موت کی سی خاموشی تھی۔گھڑی کی مخصوص ٹک ٹک ماحول میں ایک ارتعاش سا پیدا کر رہی تھی۔معاً نادیہ کی سسکیوں کی آواز پہ ان دونوں نے چونک کر بائیں جانب دیکھا جہاں وہ کمرے کے دروازے سے لگی آنسو بہا رہی تھی۔دین کمال مہارت سے اپنے تاثرات چھپاتے تن فن کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔نادیہ نے حسرت سے اس کی جانب دیکھا کہ کاش وہ اندر جا کر جزاء کو مخاطب کرے جیسے پہلے اس کا خیال کرتا تھا ویسے ہی اس کا خیال

All rights reserved to novelslounge.com

کرے مگر شاید وہ یہ بات فراموش کرچکی تھی کہ جب کسی رشتے میں بدگمانی آجائے تو وہ اس رشتے کو نچوڑ کر ہی دم لیتی ہے۔

دین لڑکھڑاتے قدموں سمیت کمرے میں داخل ہوا تو وہ اس کے بیڈ پہ عین وسط میں لیٹی سکون سے آنکھیں موندے ہوئی تھی۔وہ بھاری قدم اٹھاتا اس تک پہنچا اور اس کے چہرے کے قریب جھکا تھا معاً ناجانے اسے کیا ہوا وہ ایک تنفر بھری نگاہ اس پہ ڈالتے وارڈروب کی جانب بڑھ گیا۔وارڈروب کھولتے ہی اس کی نگاہ سامنے ہی رکھے سفید پاؤڈر پہ پڑی تو اس کا غصہ سوا نیزے پہ جاپہنچا اس نے سارا کچھ اٹھاتے ایک جست میں ڈسٹ بن میں پھینکا جو شاید وہ ہڑبڑی میں آج چھپانا بھول گئی تھی۔

میں اب مزید ان دونوں کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا اور کسی نے بھی" اگر ان کے خلاف ایک لفظ بھی غلط نکالنے کی کوشش کی تو اس کی جان میرے "ہاتھوں جائے گی۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ پرعزم لہجے میں گویا ہوا اس دوران اس کی نگاہیں جزاء کے سراپے کا طواف کرنے میں مصروف تھی۔وہ ایک جھٹکے سے کمفرٹر اوڑھتے صوفے پہ ہی براجمان ہوگیا۔ابھی اسے لیٹے کچھ لمحے ہی بیتے تھے معاً مدھم سسکیوں کی آواز پہ اس کے اعصاب تنے۔اس نے ذرا سی گردن موڑتے۔اندھیرے میں ہی شرربار نگاہوں سے جزاء کی جانب دیکھا جو نیند میں اب کچھ بڑبڑا رہی تھی اور اس حالت میں اسے نیند آنا ناممکنات میں سے ایک تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر غصے میں کمرے سے باہر جاتا اپنے پیروں پہ کسی کا نرم نرم لمس محسوس کرتے اس نے چونک کر تاریکی میں اس کا چہرہ تلاش کرنا چاہا جو اب شاید اس کے پیر پہ سر رکھے سسک رہی تھی جس کا اندازہ دین کو اپنے پاؤں میں گرتے پانی سے ہوا وہ شاید رورہی تھی۔اس اچانک غیر متوقع صورتحال میں وہ بدک کر اپنا پیر اس کی گرفت سے کھینچتے پیچھے ہوا اور اپنا غصہ ضبط کرنے کے چکر میں گہرے گہرے سانس بھرنے لگا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"دین۔"

اس کی روہانسی آواز پہ دین نے مٹھیاں بھینچی۔

میں نے منع کیا تھا نہ کہ میرا نام بھی مت لینا اپنی اس زبان سے ورنہ میرے سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

وہ سختی سے گویا ہوا۔ جزاء نے ایک سسکی بھری۔

دین پلیز ایسے مت کریں۔مجھے معاف کردیں اب میں ایسا بلکل نہیں کروں گی"
"پکا۔آپکی قسم۔

وہ اس کا ہاتھ تھامتے منت کرنے والے انداز میں بولی۔دین نے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھتے بھنویں اچکائی۔

"مارنا چاہتی ہو مجھے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔ جزاء کے دل کو دھکا سا لگا۔آنکھیں پل بھر میں آنسوؤں سے لبریز ہوئی۔

"آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں۔ میں ایسا کیوں چاہوں گی۔"

وہ اذیت سے بولی۔

پہلے بھی ایک بار اپنی قسم کھانے کا رسک لے چکا ہوں مزید میں شاید مر ہی"

"جاؤں کیونکہ اب تم پہ بھروسہ تو کرنے سے رہا۔

وہ صوفے پہ سر مارتا ہوا بولا تو وہ شرمندگی سے آنکھیں میچ گئی۔

"پلیز دین میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی۔"

وہ روتے روتے گڑگڑائی۔ دین کو تکلیف تو بہت ہوئی مگر وہ کمزور نہیں پڑسکتا تھا۔ وہ ابھی تک اس کے قدموں میں بیٹھی تھی۔

"کیسا محسوس کررہی ہو یوں میرے سامنے گڑگڑا کر۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی سرد سرگوشی پہ جزاء کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا۔اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو ویران نگاہوں میں سوال لیے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

جواب دو مجھے۔علایہ بھی ایسی ہی تڑپی تھی نا اپنی صفائی میں بولنے کے"

"خاطر۔روئی تھی نا وہ بھی کہ وہ ایسا نہیں کرسکتی۔

اس کی بات پہ وہ روتے روتے شرمندگی سے اثبات میں سر ہلا گئی۔دین کو فضا ایکدم بوجھل سی محسوس ہوئی۔

"تو کیوں نہیں کیا اس پہ یقین۔"

وہ اس کی ٹھوڑی اپنی مضبوط گرفت میں لیتے دھاڑ اٹھا۔اس کے تیور دیکھ جزاء بدک کر اس کے فاصلہ قائم کرگئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

مت ڈرو جزاء مت ڈرو۔میں اتنا بے رحم نہیں ہوں جو تمہیں اس کمرے سے یا" اس گھر سے باہر نکالوں گا۔اگر میں نے ایسا کیا تو تم میں اور مجھ میں کیا فرق رہ "جائے گا۔

وہ مدھم سا ہنستے ہوئے بولا۔اس کی ہنسی میں بھی بے بسی پنہاں تھی۔

سوچو تم نے اسے دھکا دے کر جانے کا کہاں تھا نا اگر وہاں عشب نا آتا تو وہ" کہاں جاتی کدھر دربدر کی ٹھوکریں کھاتی۔مجھے یہ سوچیں آتی ہیں بھائی ہوں نا۔ بچپن میں تو اسکی حفاظت نہیں کر سکا اس کا محافظ بن کر پلیز اب تم مجھ سے یہ اختیار "مت چھینوں۔پہلے اس عورت نے چھین لیا اب تم مت چھینو خدارا۔

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے تھکے تھکے لہجے میں بولا۔جزاء نے تڑپ کر اس کے ہاتھ تھام لیے۔

میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی دین۔میں کبھی بھی ایسا نہیں کرنا چاہتی مگر پتہ" نہیں کیوں میرا دماغ میرے بس میں نہیں رہتا میں ناجانے کیا کیا بول جاتی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ہوں۔میں جانتی ہوں کہ میں بری ہوں مگر مجھے اس عورت سے مت ملائیے میں ویسی نہیں ہوں میں علایہ سے معافی مانگ لوں گی وہ مجھے معاف بھی کردے گی"۔میں سب کچھ ٹھیک کردوں گی پلیز آپ بھی سب بھول جائیں پلیز دین۔"

وہ رو رہی تھی گڑگڑارہی تھی اسے اپنی وفا کا یقین دلارہی تھی مگر وہ بے حس بنا کسی غیر مرئی نقطے پہ نگاہیں جمائے بیٹھا تھا۔جزاء کے دل کو کچھ ہونے لگا۔اس نے ضبط سے ہونٹ چبالئے۔

"اور میری ماں کا کیا۔"

اس نے سنجیدگی سے سوال کیا۔جزاء نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا جیسے اس سوال کا بھی کوئی جواب نا ہو۔

ایک بار پھر سے ویسے ہوجائیں دین پکا اب کچھ ایسا نہیں کروں گی جس سے"""سب کو تکلیف ہو۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی۔

"کل تیار رہنا تمہیں کسی سے ملوانا ہے اس سے مل کر خود فیصلہ کرنا کہ وہ ایسا کر سکتی یا نہیں۔"

وہ آنکھوں میں نمی لیے شکست ذدہ لہجے میں بولا۔

"اور میں اب اس گھر سے کہی نہیں جانے والا نا اس گھر سے اور نا ہی اس کمرے میں تمہاری زندگی سے تو بہت دور کی بات ہے۔میری توجہ کے لیے روگی مجھ سے معافی مانگو گی مگر یہ بات بھی یاد رکھنا کہ دین اب وہ سخت جان پتھر ہے جس سے تم ٹھوکریں مارو گی تو خود ہی زخمی ہوگی۔"

وہ سفاکی سے بولتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا جبکہ وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

All rights reserved to novelslounge.com

معاً کسی کا فون بجنے کی آواز پہ اس کے آنسوؤں کو بریک لگی تھی اس نے ٹیرس کی جانب دیکھا جہاں وہ مسکراتے ہوئے اب کسی سے باتوں میں مصروف تھا۔ جزاء نے حسرت سے اس کی جانب دیکھا تھا اور بے دم سی ہوتی صوفے پہ سر رکھتے بے آواز رودی۔

"بھائی آپ کہاں تھے کب سے فون ملارہی ہوں آپکو۔"

فون اٹھاتے ساتھ ہی علایہ کی زندگی سے بھرپور آواز سنتے اس کے لب خوبصورت مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔ شاید یہ عشب کی دی گئی توجہ کا ہی نتیجہ تھا کہ اس کی جھلک اس کے لہجے میں دکھ رہی ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"بھائی کی جان کچھ مصروف تھا۔آپ بتاؤ ماما کیسی ہیں۔"

اس نے محبت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"وہ سو رہی ہے سکون سے۔آپ بتائیں وہاں چچی امی کیسی ہیں۔"

اس کی بات پہ دین کے چہرے پہ کرختگی چھا گئی۔

"علایہ میں آپ کی زبان سے ان لوگوں کو ذکر اب مت سنوں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ سختی سے تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولا۔

بھائی پلیز اس وقت چچی امی تو ہوش میں نہیں تھی نا۔اور رہی بات جزاء کی تو" شاید وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی جو یہ سب بول گئی۔اب میں اس گھر میں نہیں ہوں اور نہ ہی مما وہاں آئے گی۔آپ پلیز اس سب کی وجہ سے اپنا رشتہ مت خراب کریں۔اسے پیار سے سمجھائیں وہ پہلے تو ٹھیک تھی پتہ نہیں اچانک ایسا کیا ہوگیا کہ وہ اس حد تک بدگمان ہوگئی۔"

اس سے پہلے کہ وہ ان سب کے دفاع میں مزید کچھ بولتی دین نے ایک جھٹکے سے کال کاٹ دی۔علایہ نے افسوس سے بند ہوئے موبائل کو دیکھا اور پریشانی سے انگلیاں چٹخانے لگی معاً کچھ سوچتے اس کی انگلیاں تیزی سے کسی کو میسج ٹائپ کررہی تھی۔دین کمرے میں آتے ہی ایک ناگوار نگاہ جزاء پہ ڈالتے موبائل سائیڈ

All rights reserved to novelslounge.com

ٹیبل پہ رکھتے واشروم کی سمت بڑھ گیا۔اس کے جاتے ہی میسج کی ٹوں ٹوں کی آواز پہ جزاء ٹھٹھکی تھی۔وہ ایک نظر واشروم کے بند دروازے کو دیکھتی لڑکھڑاتے قدموں سمیت موبائل کی جانب بڑھی ۔ علایہ کا نام پڑھتے ہی اس نے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہوکر میسج کھولا مگر میسج کھولتے ہی اس کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت رہ گئی۔آنکھوں میں ایک کرب کی لہر دوڑی تھی۔

بھائی ایم سوری آپ کہتے ہیں ناکہ میں ان میں سے کسی کا ذکر نہ کروں اب" نہیں کرتی مگر اس سب میں آپ جزاء کے ساتھ اپنا رشتہ مت خراب کریں آپ کی توجہ اسے بلکل ٹھیک کردے گی بلکل پہلے جیسا۔اسے میں نہیں اچھی لگتی تو میں اسے اپنی صورت بھی نہیں دکھاؤں گی مگر آپ سنبھل جائیں پلیز۔میں جانتی ہوں "وہ دل کی بری نہیں ہے بس بدگمانیوں نے سب کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

یہ میسج پڑھتے ہی اس کی آنکھ سے ایک بے مول آنسو ٹوٹتے موبائل کی سکرین پہ گرا جسے وہ دین کے خوف سے سرعت سے صاف کرگئی اور دھواں دھواں چہرے سمیت بیڈ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی تھی۔

ٹسوے بہانے ہیں تو یہاں سے اپنی شکل گم کرو مجھے اپنی نیند میں یہ خلل بلکل" "بھی برداشت نہیں۔

وہ غصے سے بولتے سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتے کمفرٹر اوڑھتے بیڈ کی دوسری جانب براجمان ہوگیا۔جزاء نے اس کے ہتک آمیز لہجے پہ سختی سے آنسو ضبط کیے اور بھاگنے والے انداز میں واشروم کی جانب بڑھ گئی۔دین نے اس کے جاتے ہی درد سے آنکھیں بند کرکے کھولی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

اگلی صبح کا سورج معمول کی نسبت ذیادہ روشن تھی۔ہوا میں ہلکی ہلکی خنکی موجود تھی۔آسمان پہ ہلکے ہلکے سیاہ بادلوں نے.ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ٹھڈی سرد ہواؤں نے سب کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا مگر اس ماحول میں بھی وہ بے سدھ پڑی بیڈ پہ پرسکون نیند سورہی تھی۔ہلکے ہلکے خراٹوں کی آواز نے کمرے میں داخل ہوتے عشب کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔وہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتا آگے بڑھا اور شاپنگ بیگز صوفے پہ رکھتے اس کے نزدیک ہوا جو بیڈ پہ آڑھی ترچھی لیٹی بے سدھ پڑی نیند میں گم تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"علایہ۔"

اس نے اس کے بال سنوارتے پکارا تو وہ نیند میں کسمسائی تھی اور دوبارہ کروٹ بدل گئی۔اس نے اس کے قریب ہی جگہ سنبھالتے اسے سہارہ دیتے زبردستی اٹھا کر بٹھایا تو وہ منہ بنا کر اسے دیکھے گئی۔اس دوران عشب کی نگاہ ٹھٹھک کر اس کی گردن کے نشان پہ پڑی تو اس کی ماتھے کی رگیں تن گئی۔آنکھیں جیسے شرارے نکلنے لگے۔اس نے ہولے سے اس کی گردن کے نشان کو سہلایا۔علایہ کی نیند بھک سے اڑی۔اس نے سنجیدگی سے عشب کی جانب دیکھا جو سوالیہ نگاہوں سے اسی کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔علایہ اس کا ہاتھ پیچھے کرتی اس سے فاصلہ قائم کرگئی۔عشب نے بھی مزید کچھ پوچھنا گوارا نہیں کیا وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے خود بتائے اس سے خود ذکر کرے تبھی سر جھٹک گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

یہ کچھ کپڑے میں لے آیا ہوں پتہ نہیں آپکو فٹ آتے ہیں نا نہیں لیکن پہن کر" "چیک کرلینا۔

وہ مصروف سے انداز میں اسے تاکید کرتے آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔علایہ کسلمندی سے چپل پیڑوں میں اڑستے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور صوفے سے وہ شاپنگ بیگ اٹھاتے بیگ پہ الٹ دیے۔

"علایہ یہ کیا طریقہ ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عشب اس کی عادت پہ اسے ٹوکتا ہوا بولا۔علایہ نے بے نیازی سے جوں ہی بیڈ پہ رکھے کپڑوں کو دیکھا اس کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔اس نے صدمے کی کیفیت میں کھڑوں اور خشمگین نگاہوں سے عشب کو دیکھا تھا۔

"یہ کیا ہے عشب۔"

وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی جواباً اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کپڑے ہیں۔"

وہ اسی کے انداز میں بولا۔علایہ نے بے ساختہ دانت کچکچائے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"وہ مجھے بھی نظر آرہا ہے میں پوچھ رہی ہوں کہ یہ کس طرح کے کپڑے ہیں۔"

وہ اس کی بات کو ایک جانب رکھتے چٹختے ہوئے بولی۔ عشب نے ذرا سا ترچھا ہوتے بیڈ پہ کپڑے دیکھے۔

"اوہ اچھا مجھے لگا شاید دکھائی دینا بند ہوگیا ہے۔"

وہ چڑانے والی مسکراہٹ سمیت اسی کی بات اسی کو لٹانے ہوتے بولا۔ علایہ تلملا کر رہ گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

اور رہی بات ان کپڑوں کی تو اسے کرتا اور اسے ٹراؤذر کہتے ہیں اور ساتھ میں یہ"
"ڈوپٹہ۔

وہ جتانے والے انداز میں بولتے بیڈ سے ایک سوٹ اٹھاتے اسے تھماگیا۔علایہ نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا اور اپنے ہاتھ میں موجود کپڑوں کو۔

"میں تو کبھی نہیں پہنوں گی یہ۔"

وہ بدک کر پیچھے ہوئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

اور آپ یہی پہنیں گی ورنہ مجھ سے کسی قسم کی رعایت کی کوئی امید مت رکھیے"
"گا۔

وہ انگلی اٹھاتے وارن کرنے والے انداز میں بولا۔علایہ نے روہانسے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"عشب پلیز آپ تو بہت اچھے ہیں نا۔آپ میری بات مانیں گے نا پلیز۔"

وہ آنکھیں پٹپٹاتے مکھن لگاتے ہوئے بولی۔اس نے لب بھینچتے مشکل سے مسکراہٹ کا گلہ گھونٹا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"اس کے علاوہ سب کچھ جان میری۔"

وہ اسے اپنے حصار میں لیتے واشروم کی جانب دھکیلتا ہوا بولا۔علایہ نے شرربار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور واشروم میں جاتے زور سے دروازہ بند کردیا۔عشب اس کی پٹ دھرمی پہ گہرا سانس بھرتے باہر کی جانب چل دیا تاکہ کاظم صاحب کو دیکھ سکے۔ملازمہ کو فلحال عائشہ کے پاس اس نے خود ہی بھیج دیا تھا تاکہ وہ اچھے سے دیکھ بھال کرسکے۔کچھ ہی دیر میں خفا خفا سی علایہ بھی زینے اترتے جوں ہی نیچے ڈائننگ ٹیبل پہ آئی عشب اسے دیکھتے چہرہ جھکاگیا کیونکہ وہ ڈوپٹہ سنبھالنے کی تگ و دو میں پاگل ہوئی پڑی تھی۔

"ماشآاللہ میری بیٹی کو بہت پیاری لگ رہی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ علایہ کے سر پہ پیار کرتے مشفقانہ انداز میں بولے جواباً اس نے لاڈ سے ان کے گرد بازو حائل کیے تھے۔عشب نے.تشکرانہ انداز میں ان کی جانب دیکھا جو کسی حد تک خود کو سنبھال چکے تھے۔

کچھ ہی دیر میں ملازمہ کے ساتھ عائشہ بھی وہی آگئی تھی۔کاظم صاحب تو اسے دیکھ کر چہرہ جھکاگئے ان کے چہرے پہ اذیت رقم تھی جو عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی البتہ عشب علایہ کو دیکھتے مدھم سا مسکرادیا جو اب پوری توجہ سے عائشہ کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلارہی تھی۔وہ سب کھانے کے دوران اپنی اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے معاً عقب سے آنے والی بھاری مردانہ آواز پہ سب نے چونک کر عقب میں دیکھا جہاں دین جزاء کو لیے کھڑا تھا۔جہاں علایہ کے ہاتھ سے نوالہ چھوٹتے پلیٹ میں جاگرا اس کے برعکس جزاء پھٹی پھٹی نگاہوں سے علایہ

All rights reserved to novelslounge.com

کے ساتھ بیٹھے وجود کو دیکھ رہی تھی۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے فضا میں آکسیجن کی کمی ہوگئی ہو۔علایہ اس کی نگاہیں عائشہ پہ محسوس کرتے سہم کر عائشہ کا ہاتھ تھام گئی۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے آج پھر حساب کا دن ہے۔ناجانے اب قسمت کیا رخ لینے والی تھی۔

"جزاء"

علایہ کی سرسراتی آواز پہ عشب نے چونک کر دین سے نگاہیں ہٹاتے علایہ کی جانب دیکھا جس کا چہرہ خوف سے زرد پڑتا جارہا تھا۔وہ ایکدم کرسی کھینچتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔پیشانی پہ شکنوں کا جال بچھا تھا۔

"دین یہ یہاں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عشب کی سخت آواز پہ جہاں جزاء سہم کر دین کے پشت پہ جا کھڑی ہوئی وہی دین نے تسلی دینے والے انداز میں اس کی جانب دیکھا جواباً وہ مٹھیاں بھینچتے اپنے اشتعال پہ قابو پانے لگا۔علایہ نے سختی سے عائشہ کا ہاتھ تھام لیا جو نا سمجھی سے انجان چہرے کو تک رہی تھی۔جزاء نے بے یقینی سے دین کی جانب دیکھا جو سنجیدگی سے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں کیا کیا نا تھا شکوہ شکایت درد جزاء کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

"ماما آپ چلیں اندر۔"

علایہ ان کے شانے کے گرد حصار قائم کرتے محبت سے بولی۔جواباً انہوں نے اس کا حصار توڑتے نفی میں سر ہلایا اور اشتیاق بھری نگاہوں سے جزاء کا چہرہ دیکھنے لگی۔جزاء ان کے دیکھنے کے انداز پہ ہی گھبرا گئی۔

"یہ ایک اور گڑیا ہے نا۔تمہارا گڈا تو یہ ہے اس کا گڈا کہاں ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ہنستے ہوئے بولی۔علایہ نے نم نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اس کے برعکس جزاء کا حال ایسا تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔وہ یہ کس طرح مخاطب تھی۔ان کا لہجہ ان کا انداز کسی بچے کی مانند تھا۔جزاء نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جیسے جاننا چاہ رہی ہو کہ یہ سب کیا ہے۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی علایہ عائشہ کا ہاتھ تھامے اندر کی جانب بڑھ گئی۔کاظم صاحب نے حسرت سے ان کی پشت کو دیکھا تھا۔جزاء بھی روتے روتے ان کے عقب میں ہی بھاگی تھی۔اس سے پہلے کہ عشب غصے سے اس کے پیچھے جاتا دین نے بے ساختہ اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"دین میرا ہاتھ چھوڑو میں اب کسی قسم کا تماشہ برداشت نہیں کرسکتا وہ بھی اس وقت جب وہ میرے ہی گھر میں میری بیوی سے کوئی تلخ کلامی کرے۔"

وہ تنبیہی لہجے میں گویا ہوا۔دین کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

"وہ ایسا کچھ نہیں کرے گی۔"

وہ پریقین لہجے میں بولتے ان دونوں کو ٹھٹھکا گیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس قدر پرسکون کیوں تھا۔ عشب نے گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا۔

"تم ٹھیک ہو۔"

عشب نے اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا جو رت جگے کی غمازی کررہی تھی۔دین نے بے ساختہ نگاہیں چرائی۔

"نہیں تھک گیا ہوں۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔کاظم صاحب نے آگے بڑھتے بے ساختہ اس کا کندھا تھپتھپایا۔

حوصلہ کرو میرے شیر۔میں ایک کو کھوچکا ہوں اب کسی کو کمزور پڑتا نہیں دیکھ سکتا۔ مضبوط بنو۔"

وہ مشفقانہ انداز میں بولے تو دین کی آنکھوں میں نمی سی چھلکی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

بہت شکریہ آپ دونوں کا۔میں نہیں جانتا مگر اگر آپ لوگ نہ ہوتے تو شاید دین" آج نا ہوتا۔میں کچھ دن کی اذیت سے تھک گیا ہوں تو میرے لیے یہ سوچنا بھی محال ہے کہ میری ماں نے کب کب کس کس وقت خود کو اکیلا محسوس کیا ہوگا۔ان "پہ بے بسی طاری ہوئی ہوگی۔انہوں نے تھک کر اپنے لیے موت کی دعا کی ہوگی۔

وہ بھرائے لہجے میں بولتے اپنا سر ہاتھوں میں گرا گیا۔

"دین۔"

ان دونوں نے بیک وقت سرزنشی آواز میں کہا۔دین ناچاہتے ہوئے بھی مدھم سا ہنس دیا تھا۔عشب نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا اور اس کی پشت تھپتھپانے لگا۔

"انکل اب آپ کی طبیعت کیسی ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

دین نے چونک کر استسفار کیا۔کاظم صاحب نے بوجھل دل کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا۔

"اچھا ہے تم آگئے۔ویسے میں بھی آج تم سے ملنے آنے والا تھا۔کل رات کو جو باتیں تم نے مجھے بتائی تھی اس متعلق مکمل معلومات ملی یا نہیں۔شاہ زین انکل زندہ ہیں کیا۔"

عشب نے سنجیدگی سے بولتے آخر میں سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔دین ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

"بابا کی شہادت اسی دن ہوگئی تھی۔عاکف چاچو نے مکمل تفصیل بتائی جس دن وہ ان سے ملے تھے ان کی حالت بہت خراب تھی۔"

وہ مدھم لہجے میں بولا۔اس کے جواب پہ پورے لاؤنج کی فضا میں خاموشی چھاگئی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"علایہ پلیز میری بات سنو۔"

اس سے پہلے کہ علایہ اس کے منہ پہ دروازہ بند کرتی جزاء نے سختی سے دروازے کو تھامتے التجائی لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی جزاء پلیز۔"

وہ بےتاثر لہجے میں بولتے اس سے پہلے کہ ایک بار پھر اس کے منہ پہ دروازہ بند کرتی جزاء کی آواز نے اس کے ہاتھوں کی حرکت روک دی تھی۔

"علایہ پلیز تمہیں عشب بھائی کا واسطہ۔"

وہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔علایہ کے ہاتھ بےدم سے ہوتے اس کے پہلو میں گرے تھے۔اس نے سپاٹ چہرے سمیت اسے اندر آنے کی اجازت دی۔جزاء کمرے میں آتے ساتھ ہی بے چینی سے انگلیں چٹخانے لگی۔آنسو آنکھوں سے تواتر بہہ رہے تھے معاً وہ گرنے والے انداز میں علایہ کے

All rights reserved to novelslounge.com

پاؤں پہ بیٹھی تھی۔علایہ بدک کر ایک ناگوار نگاہ اس پپ ڈالتے سرعت سے فاصلہ قائم کرگئی۔

"یہ کیا کررہی ہو تم جزاء۔"

وہ تحیر سے آنکھیں پھیلائے بولی۔جزاء نے آنکھوں میں آنسو لیے اس کی جانب دیکھا۔

مجھے معاف کردو علایہ۔صرف ایک بار معاف کردو۔میں دوبارہ ایسی حرکت کرنے کا" سوچوں گی بھی نہیں۔میں نہیں جانتی مجھے کیا ہوگیا تھا میں پاگل ہوگئی تھی مجھے "سمجھ ہی نہیں آیا کہ میں کیا بول گئی۔

وہ روتے ہوئے بولی۔علایہ نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اور اسی نا سمجھی میں ہی تم کسی کی بھی ذات کی دھجیاں ادھیڑ گئی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تلخی سے بولی۔جزاء اس کی باتوں پہ مزید پھوٹ پھوٹ کر رودی۔علایہ نے سختی سے مٹھیاں بھینچتے اپنے دل کو مضبوط کیا جو اس کی حالت دیکھتے کمزور پڑرہا تھا۔عائشہ بیڈ پہ بیٹھی نا سمجھی سے ان دونوں کی جانب دیکھ رہی تھی۔

اسی گناہ کا تو اذالہ کرنے آئی ہو۔تمہارے پیر پکڑ کر یا کچھ بھی سب کچھ کرلوں گی"

"بس ایک بار معافی دے دو مجھے۔

وہ اس کے پاؤں کو چھوتی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔علایہ سے مزید برداشت نہ ہوا تو سرعت سے اس کے قریب جگہ سنبھالی۔

"جزاء ادھر دیکھو میری طرف۔"

علایہ اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی محبت سے بولی جواباً وہ آنکھیں میچتے نفی میں سر ہلاگئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

نہیں پہلے تم کہو کہ تم نے مجھے معاف کردیا اور دین کو بتاؤ ورنہ وہ مجھے طلاق"
"دیتے اپنی زندگی سے نکال۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی علایہ سختی سے اسے ٹوک اٹھی۔

"جزاء یہ کیسی باتیں کررہی ہو۔یہ الفاظ بھی اپنے منہ سے مت نکالو۔"

وہ غصے و صدمے کی ملی جلی کیفیت میں بولی۔جزاء سرعت سے اس کے سینے سے جالگی۔

وہ مجھے چھوڑنے والے تھے کل علایہ۔وہ کل یہ کرنے جارہے تھے میری غلطی"
"کی سزا اس صورت میں دینے جارہے تھے وہ۔

وہ اس کےگلے سے لگتے بھادی شکست ذدہ لہجے میں بولی۔علایہ نے سکتے کی کیفیت میں اس کے بال سہلائے۔اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ دین اتنا بڑا قدم اٹھالے گا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"نہیں کچھ نہیں ہوگا۔میں کچھ نہیں ہونے دوگی۔"

وہ اسے پچکارتے ہوئے بولی۔جزاء نے اذیت سے آنکھیں میچی تھی کہ وہ اسی لڑکی کو کس قدر برا بھلا بول رہی تھی۔ناجانے اسے کیا ہوجاتا تھا اچانک ہی کہ اس سے اپنا آپ بھی قابو میں نہیں رہتا تھا۔وہ غصے میں بنا سوچے سمجھے کچھ بھی بول جاتی تھی۔

"تم نے مجھے معاف کردیا نا۔"

وہ کسی خدشے کے تحت اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔علایہ نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا اور اس کے چہرے سے آنسو پونچھے۔

تم میری بہن ہو جزاء۔میں اکیلی رہ کر جس قدر رشتوں کو ترسی ہوں نا یہ میں" جانتی ہوں۔میں نہیں چاہتی کہ تمہارے ساتھ بھی ایسا کچھ ہو۔مجھے ابھی جو بھی رشتہ ملا ہے میں نے اسے پورے دل سے نبھانے کی کوشش کی ہے خواہ وہ تم ہو چاچو ہو یا چچی امی مگر مجھ سے کوئی خوش نہیں ہوا شاید۔میں اب انہی رشتوں

All rights reserved to novelslounge.com

میں جینا چاہتی ہو جن محرومیوں کے زیر سایہ میں تھی اسے پھر سے پانا چاہتی ہوں۔میں اپنا بچپن واپس چاہتی ہوں۔میں چاہتی ہوں جب کوئی غلط کام میں کروں میری ماما مجھے ڈانٹیں،بھائی کے ساتھ مل کر مستی کرنا اس سے فرمائشیں کرنا،بہنوں کا آپس میں دوست بن کر رہنا اگر ایک سے کوئی غلطی ہوجائے تو آپس میں بیٹھ کر سب کچھ سمجھنا اور سلجھالینا۔یہ اصل رشتے ہوتے ہیں جس سے میں "خالی ہاتھ ہی رہی ہوں۔

وہ اذیت سے مسکراتے ہوئے اس سے اپنے دل کا غبار ہلکا کررہی تھی اور جزاء کا دل شرمندگی کے اتھاں گہرائیوں میں ڈوبتا چلا جارہا تھا۔علایہ اس کی اتری ہوئی صورت دیکھتے وہاں سے اٹھی اور عائشہ کے ایک جانب جاکر بیٹھ گئی تھی۔جزاء نے حلق تر کرتے اپنی انگلیاں چٹخائی۔

"علایہ بڑی ماما کہاں تھیں اتنا عرصہ۔"

اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔علایہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"ضروری ہے نہیں کہ وہ کہاں تھی ضروری یہ ہے کہ اب وہ ہمارے پاس ہے۔"

وہ ان کی پیشانی چومتے محبت بھرے لہجے میں بولی تو جواباً انہوں نے بھی محبت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔علایہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ بلکل ٹھیک ہوگئی ہو۔وہ اپنے آنسو چھپانے کے خاطر چہرہ جھکا گئی۔جزاء نے ڈرتے ڈرتے ان کی دوسری جانب جگہ سنبھالی اور ان کا ہاتھ تھاما۔یہ کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپے تھے۔یہی سوچ کر اس کا دل پھٹتا چلا جارہا تھا کہ وہ اس عورت کے خلاف غلط بول رہی تھی۔

"تمہارا نام کیا ہے۔"

وہ اس کا گال چھوتے ہوئے بولی۔جزاء نے روہانسی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

:جزاء۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بھرائے لہجے میں بولی۔عائشہ کو پریشانی ہونے لگی وہ رو کیوں رہی تھی۔

:ارے تمہیں کچھ لگ گیا کیا۔تم رو کیوں رہی ہو۔"

وہ اپنے ہاتھ جانچتے تفکر بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔جزاء سے مزید برداشت نہ ہوا تو ان کے سینے سے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

مجھے معاف کردیں میں بہت بری ہوں۔میں بلکل اچھی نہیں ہوں۔میں نے"
"بہت غلط کیا ہے۔

وہ اذیت سے بولی۔عائشہ کا منہ اتر گیا البتہ اس کی صورت دیکھتے علایہ نے سرزنشی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ سرعت سے گالوں پہ پھنے والے آنسوؤں کو صاف کرگئی اور بمشکل مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔عائشہ کے اداس چہرے پہ بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"گڑیا ہمیشہ مسکراتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ علایہ اور جزاء دونوں کو سینے سے لگاتے محبت سے بولی۔علایہ نے ان کے وجود میں گہرا سانس بھرتے جیسے ان کی خوشبو کو محسوس کیا تھا۔کتنا تڑپی تھی اس لمس کیلیے وہ اس آغوش کیلیے۔

چلیں ماما آپ کی میڈیسن کا وقت ہوگیا ہے۔

علایہ سائیڈ ٹیبل کے دراز سے میڈیسن نکالتے ان کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی۔عائشہ نے اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلاتے جلدی سے دوائی کھائی تو علایہ نے اسے آرام کے تحت بیڈ پہ لٹاتے ان پہ کمفرٹر اوڑھایا۔

"چلیں اب آپ آرام کریں میں ابھی آتی ہوں۔"

وہ ان کی پیشانی پہ محبت بھرا بوسہ دیتے جزاء کو باہر آنے کا اشارہ کرتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔باہر کشادہ لاؤنج میں بیٹھے افراد نے ان دونوں کے مسکراتے چہروں کو دیکھتے طمانیت بھرا سانس خارج کیا تھا۔ان کے قریب آتے ہی دین سپاٹ چہرے سمیت اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔جزاء نے بے دلی سے اس کی جانب دیکھتے

All rights reserved to novelslounge.com

اپنا رخ عشب کی جانب کیا تھا جو جینز کی جیبوں میں ہاتھ اڑسے کھڑا تھا۔ جزاء نے اپنے کپکپاتے ہاتھ اس کے سامنے جوڑ دیے۔ عشب نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ رو رو کر سرخ پڑرہا تھا۔ وہ علایہ کے آنکھیں دکھانے پہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے آگے بڑھا اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔ جزاء نے ذرا سی پلکیں اٹھاتے اس کی جانب دیکھا جو ہولے سے مسکراتے گویا اسے پرسکون کررہا تھا۔ دین بنا کسی کو مخاطب کیے عائشہ کے کمرے کی جانب بڑھ گیا تاکہ اسے ایک بار دیکھ کر واپس لوٹ سکے۔

جلدی سے ٹھیک ہوجائیں آپ۔آپ کی آغوش چاہیے جہاں پہ سر رکھ کر ہم""" "دونوں بہن بھائیوں نے اپنی دنیا جینی ہے۔

وہ ان کی دونوں آنکھوں پہ بوسہ دیتے اپنائیت بھرے لہجے میں بولا۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی بات پہ وہ مسکرائی تھی۔ دین ذرا سا نیچے جھکا۔

"میرا دین۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ نیند میں بڑبڑارہی تھی۔دین کو خوشگوار حیرت نے اپنی لپیٹ میں لے لیا مطلب وہ ٹھیک ہورہی تھی ان کا ذہن واپس جگہ پہ لوٹ رہا تھا۔دین نے ان کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے ان کو چوما اور احتیاط سے بیڈ پہ رکھتے جیسے اندر آیا تھا ویسے بھی واپس لوٹ گیا۔باہر آتے ہی عشب اور کاظم صاحب علایہ سے ملتے وہ بغیر جزاء کو مخاطب کیے باہر کی جانب بڑھ گیا۔جزاء اس کے اس قدر ہتک آمیز رویے پہ لب بھینچتے مشکل مسکراتی اس کی تلقید میں باہر کی جانب چل دی۔اب تو اس نے سب سے معافی بھی مانگ لی تھی سب کچھ ٹھیک ہوگیا تھا تو پھر وہ ایسا رویہ کیوں اختیار رکھا ہوا تھا۔ناراض تو اسے ہونا چاہیے تھا کیونکہ بری ماما کی متعلق اس نے جزاء کو نہیں بتایا تھا مگر پھر یہ سوچتے وہ خود ہی شرمندگی سے لبوں کو سختی سے اپس میں پیوست کرگئی کہ اس سب کی ذمہ دار بھی وہی تھی اس نے کوئی راہ ہی نہیں چھوڑی تھی کہ وہ اسے اعتماد میں لیتا۔انہی سوچوں میں غلطاں وہ خاموشی سے گاڑی کا اگلا دروازہ کھولتے بیٹھ گئی۔آنکھوں سے آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔اس

All rights reserved to novelslounge.com

کی مدھم مدھم سسکیوں کی آواز پہ دین بری طرح چڑ گیا جس کا اس نے برملا اظہار بھی کر ڈالا۔

میں نے تمہیں کل بھی وارن کیا تھا اور ابھی بھی کررہا ہوں کہ مجھے روتی دھوتی" "عورتیں بہت بری لگتی ہے۔یہ شغل لگانا ہو تو میری غیر موجودگی میں لگایا کرو۔

اس کی دھاڑ پہ وہ بدک کر گاڑی کے دروازے سے جالگی۔اس کے رویے پہ بری طرح اندر کچھ ٹوٹا تھا۔اس نے بمشکل اپنی سسکیوں پہ قابو پاتے اپنی خالی ہتھیلی کو ۔زندگی اسے کس موڑ پہ لے آئی تھی۔جس کی ناراضگی سے ہی اس کی جان دیکھا تھا جاتی تھی وہ اسے بلانا ہی پسند نہیں کررہا تھا۔اس کی سمجھ سے باہر تھا کہ وہ کیا کرے کہ دین ایک بار پھر اس پہ اعتماد کرلے۔انہی سب سوچوں کے درمیان رات کی جاگی جزاء کو نیند کے جھونکے آنا شروع ہوگئے۔اس نے سیٹ سے پشت ٹکاتے آنکھیں موند لی۔سیر میں شدید درد اٹھ رہا تھا مگر یہاں پرواہ کسے تھی۔دین نے اس کی موندی آنکھوں کو دیکھتے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

All rights reserved to novelslounge.com

"______________"

"کیا ہوا آپ لوگ ایسے کیوں کھڑے ہیں۔"

علایہ نے ان دونوں کو ایک ہی جگہ کھڑے دیکھ نا سمجھی سے استسفار کیا تو وہ نفی میں سر ہلا گئے۔علایہ بھی کندھے اچکاتی بے نیازی سے وہی صوفے پہ بیٹھ گئی۔

"تم واپس کب لوٹ رہے ہو۔"

کاظم صاحب نے چائے کا گھونٹ بھرتے سنجیدگی سے استسفار کیا۔

"بس ڈیڈ انشاآللہ ایک دو دنوں میں۔"

اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور دوبارہ اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہوگیا۔علایہ نے چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات سجائے اس کا چہرہ دیکھا جیسے کچھ پوچھنا چاہ رہی ہو۔

"کہا جا رہے ہیں آپ۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس نے چونک کر پوچھا۔آنکھوں میں واضح بے چینی تھی۔عشب نے کاظم کے ساتھ خاموش نگاہوں کا تبادلہ کیا اور گلہ کھنکھارتے اس کی سمت متوجہ ہوا جو منتظر نگاہوں سے اسی کی سمت دیکھ رہی تھی۔

میں واپس یونٹ پہ۔اب ریٹائر ہوکر گھر تو نہیں بیٹھ گیا تھا بس کچھ چھٹیاں تھی" "وہ ختم ہوگئی۔

اس نے ہلکے پھلکے لہجے میں جواب دیا۔اس کی بات پہ علایہ کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔رنگ سرعت سے پھیکا پڑگیا جو ان دونوں نے شدت سے محسوس کیا۔وہ ڈولتے دل سمیت صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"علایہ بیٹا بات۔"

اس سے پہلے کہ کاظم صاحب اسے سمجھانے کا فریضہ سرانجام دیتے وہ بھاگنے والے انداز میں اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔عشب نے سپاٹ نگاہوں سے صوفے کے نیچے گرے اس کے گلابی رنگ کے ڈوپٹے کو دیکھا تھا جو بے دھیانی

All rights reserved to novelslounge.com

میں وہی گرا گئی تھی۔اسے دیکھتے ہی اس کے وجود میں غصے کی ایک لہر دوڑی وہ مٹھیاں بھینچتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ڈیڈ میں دیکھتا ہوں۔"

وہ ان کے شانے پہ ہاتھ رکھتے تسلی آمیز لہجے میں بولا تو کاظم صاحب نے فقط ہنکارہ بھرنے پر اکتفا کیا۔عشب قالین کو اپنے مضبوط قدموں تلے روندتا اس کا ڈوپٹہ اٹھاتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا زینوں کی سمت بڑھ گیا۔

وہ غصے میں بھرا بیٹھا جو ہی کمرے میں داخل ہوا جو بیڈ پہ سپاٹ چہرے سمیت بیٹھی تھی۔عشب تن فن کرتا اس کے سر پہ پہنچا اور ایک جھٹکے میں اس کی کلائی کھینچتے اپنے مقابل کیا۔

"یہ ڈوپٹہ میں نے اس لیے نہیں دیا کہ اسے کہی بھی پھینک کر گھومو آپ۔اس کا خیال بھی کرنا پڑتا ہے اتنی بے خبری ٹھیک نہیں ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ سختی سے بولا۔آنکھوں میں واضح ناراضگی پنہاں تھی۔علایہ اس کے سخت تیور دیکھ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی اور سختی سے اپنے انسوؤں پہ پل باندھا جو اب ہر چھوٹی چھوٹی بات پہ بہنا شروع ہوگئے ہوئے تھے۔اس کی آنکھوں میں شکوہ پڑتے اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔ماضی کا ایک لمحہ شدت سے اس کے زہن کے پردوں پہ ابھرا تھا۔

"ماما یہ میری چاکلیٹ تھی آپ کیوں کھا رہی ہیں۔"

وہ منہ پھلا کر ناراضگی کا ناقاعدہ اظہار کررہا تھا۔ثناہ نے میسنی سی مسکراہٹ سمیت عشب کی جانب دیکھا۔

"ایم سوری بیٹا وہ بس۔"

وہ خجل سی ہوگئی کیونکہ کاظم عقب میں ہی بیٹھا مسکراہٹ دبارہا تھا اور اس کا غصہ مزید سوا نیزے پہ پہنچ گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

بیٹا ذرا دھیان سے گولہ باری کہی سے بھی ہوسکتی ہے۔یہ نا ہوکہ زخمی"
"ہوجاؤ۔جانتے تو ہوکہ وہ غصے میں میٹھا کھاتی ہیں۔

وہ قہقہ لگاتے ہوئے مسخرے پن سے بولے۔عشب ان کی بات پہ ہولے سے ہنس دیا تھا جبکہ ثنا بھی ناچاہتے ہوئے ہنس دی تھی۔کاظم ان کو ہنستا دیکھ مسکراتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر کی جانب چل دیے۔

"ماما ابھی آپ پاپا سے ناراض تھی ابھی آپ ٹھیک بھی ہوگئی۔"
عشب اپنی عمر کے بچوں کی نسبت زیادہ سمجھدار تھا تبھی نا سمجھی سے بولا۔ثنا نے محبت سے اسے اپنے قریب بٹھاتے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیا۔

آپ کے ڈیڈ ناراض رہنے کب دیتے ہیں۔اور یہی بات تو مجھے ان کی بے حد پسند" ہے کہ چاہے انہوں نے مجھ سے محبت نہیں کی مگر مجھے وہ عزت احترام دیا ہے جس کی تمنا ہر عورت کو ہوتی ہے۔مگر میں پھر بھی جانتی ہوں کہ وہ نہیں نہیں "کرتے بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ آنکھوں میں چمک لیے بولی۔عشب انکی بات پہ مسکرادیا تھا۔اسے اپنی ماں کے چہرے کی مسکراہٹ بہت بھلی لگتی تھی۔

عشب میں آپ کو ایک بات بتاؤ ایک لڑکی کو محبت سے بھی ذیادہ تمنا عزت کی" ہوتی ہے۔اس کی چھوٹی موٹی چیزوں کا خیال کرنا اس کی ناراضگی کی پرواہ کرنا یہ کیئر کرلو محبت تو خود بخود ہی پیدا ہوجاتی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ میرا بیٹا بھی سب کی عزت کرے انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھے۔کیونکہ محبت سے ذیادہ ضروری فعل عزت ہوتا ہے۔ایک لڑکی عزت کو بھانپتے ہی آپ کی جانب مائل ہوتی ہے جیسے "میں آپ کے ڈیڈ کی جانب۔

وہ اس کے بال سنوارتی اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔عشب خاموش نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔

میری ایک ہمیشہ یاد رکھنا عشب کہ عورت کو ایک رشتے میں چاہے محبت دو یا نا دو" مگر عزت لازمی دینا تاکہ حساب کے دن تمہارا قد سب سے اونچا ہو۔تمہارے جانب

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کا پلڑا بھاری ہو۔اس وقت ہی ایک مرد اچھے اور مثالی مرد کی ڈیفینیشن پہ پورا اترتا ہے۔"

وہ مسحور کن لہجے میں بولی۔ عشب نے اسی دن ہی ان کی آنکھوں میں دیکھتے اس بات کو گرہ باندھ لیا تھا۔

"ماما ڈیڈ نے آپ سے محبت کیوں نہیں کی۔

وہ تمام باتوں کو ایک جانب رکھتے نا سمجھی سے بولا۔ثناء کا وجود اس کی بات پہ کئی لمحے تو سناٹوں کی زد میں آگیا کہ وہ اس بات کے بعد کیا کیا کہ چکی تھی مگر اس کا دماغ ابھی تک اسی بات پہ اڑا تھا معاً وہ خود کو سنبھالتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"وہ دیکھو آپ کے ڈیڈ بلا رہے ہیں۔"

اس نے کمال مہارت سے اس کا رخ داخلی دروازے کی جانب کرتے بات کا رخ ہی بدل ڈالا۔ عشب کاظم کو ہاتھ ہلاتا دیکھ بھاگنے والے انداز میں ان کی جانب بڑھ

All rights reserved to novelslounge.com

گیا۔ثناء اس کے جاتے ہی اس کی بات کا اثر ذائل کرنے کی خاطر سر جھٹکتے ہوئے کچن کی سمت چل دی۔

:عشب۔"

علایہ کے بازو ہلانے پہ وہ جو خیالوں میں گم تھا چونک کر اس کی سمت متوجہ ہوا جو نا سمجھی سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں نا۔"

وہ پریشانی سے گویا ہوئی۔عشب نے اپنے حواس بحال کرتے ہولے سے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا اور اسے بیڈ پہ بٹھاتے خود دوازنوں اس کے قریب بیٹھتے اس کے ہاتھ تھام لیے۔علایہ ہنوز اس کے مضبوط ہاتھوں پہ نظریں جمائے بیٹھی تھی۔

"کیا ہوگیا ہے کیوں اداس ہورہی ہو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عشب نے بات کا آغاز کیا۔علایہ نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ مت جائیں نا۔"

وہ ڈرتے ڈرتے بچوں کی طرح ضد کرتے ہوئے بولی۔عشب کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔اس نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے علایہ۔میرا جانا تو ضروری ہے نا۔میں ابھی بھی یہی کہوں گا کہ سب سے اوپر میرے لیے میرا وطن ہے۔آپ سے میں نے محبت کی ہے مگر پھر بھی میرا ملک میرے لیے سب سے اوپری درجے پہ ہے۔میں آپ کی خاطر اپنے ملک کو فراموش نہیں کرسکتا ہاں میں اپنے وطن کیلیے آپ کو فراموش کرنے کی ہمت رکھتا ہوں۔مجھے آپ دونوں میں سے کسی ایک کو چننے کا موقع ملا کبھی تو میں ہر بار اس ملک کو ہی چنوں گا۔میں ٹوٹ سکتا ہوں مگر جھکنا میری فطرت میں شامل نہیں علایہ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے پرعزم لہجے میں بولا۔اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔علایہ کی ایک آنسو ٹوٹتے عشب کے ہاتھ کی پشت پہ گرا۔معاً وہ سرعت سے اپنی آنکھیں صاف کرگئی تھی۔

"میں نا آپ کو ٹوٹتے دوں گی اور نا ہی جھکنے میں آپ کی ہمت بنوں گی عشب۔میں ایک آرمی والے کی بیوی ہوں اور ان کے دل کو مضبوط ہوتے ہیں نا وہ یوں ایسی معمولی باتوں پہ آنسو نہیں بہایا کرتی۔"

وہ آنکھوں میں نمی لیے مسکراتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولی۔عشب کے لبوں کی تراش پہ ایک نہایت ہی دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔وہ کیسے بھول گیا تھا یہ لڑکی ہر بار اس کی توقع کے برعکس کام کرتی ہے۔وہ اس کی ہاتھ کی پشت کو عقیدت سے چھوگیا۔

"چلو پھر جلدی سے اپنی یہ صورت سنوارو۔میرے جانے میں ابھی ایک دو دن ہے میں نہیں چاہتا کہ وہ اداسی میں کٹے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کا گال تھپتھپاتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔علایہ بھی اپنی انگلیاں چٹخاتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔عشب نے صوفے پہ رکھا ڈوپٹہ اٹھاتے دوبارہ اس کا رخ کیا اور ڈوپٹہ ڈھنگ سے اسے اوڑھایا۔

اور پلیز اب آپ میری عزت ہو تو میں اپنی عزت کی عزت کو یوں رلتا ہوا نہ" "دیکھوں۔

وہ جتانے والے لہجے میں بولا تو اس نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"مجھ سے نہیں لیا جاتا نا یہ۔"

وہ بیچارگی سے گویا ہوئی۔عشب نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"جب لوگی تو عادت خود بخود پختہ ہوجائے گی۔"

وہ اس کی بات کو یکسر.نظرانداز کرتے اس کے شفاف چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے سنجیدگی سے گویا ہوا اور سائیڈ ٹیبل کے دراز سے سرخ رنگ کی ڈبی نکالتے

All rights reserved to novelslounge.com

اس کو لیتے آئینے کا رخ کیا۔علایہ اس کی اچانک حرکت پہ ہونق ذدہ رہ گئی۔عشب نے ڈبی میں سے ایک پینڈنٹ نکالتے اس کے بال ایک شانے پہ رکھتے اس کی گردن کی زینت بنایا تھا۔اس دوران اس کی گردن کا نشان عین عشب کی نگاہوں کے سامنے تھا۔اس کی آنکھوں میں کرب کی ایک لہر دوڑی۔علایہ نے چونک کر پینڈنٹ کو چھو کر دیکھا جس پہ ڈائمنڈ سے اے حرف کندہ تھا۔وہ دھیما سا مسکرائی تھی معاً اس کی نگاہ آئینے میں واضح ہوتے عشب کے عکس پہ پڑی جس کی نگاہیں اس کی گردن پہ جمی تھی۔علایہ کا دل دھک سے رہ گیا۔اس نے سرعت سے اپنے بال پیچھے کی جانب پھینکے تھے۔

"یہ بہت پیارا ہے عشب آپ نے کب بنوایا۔"

وہ اس کی نگاہ میں موجود تحیریر کو پڑھتے گھبرا گئی۔مگر عشب اس سے نگاہیں پھیرتے سائیڈ ٹیبل سے لیپ ٹاپ اٹھاتے پوری توجہ اس کی جانب مبزول کرائی۔اس کی بے رخی پہ وہ تڑپ کر رہ گئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی ناراضگی سے خوف سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے نزدیک پہنچی اور اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھال گئی۔اس کے قریب بیٹھنے پہ بھی وہ متوجہ نہ ہوا بلکہ اپنے کام میں بری طرح غرق تھا۔علایہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

عشب پلیز میں مزید ماضی کے سہارے نہیں جینا چاہتی۔پہلے میں چاہتی تھی کہ" میرے اندر جو غبار ہے وہ آنسوؤں کی صورت میں بہہ جائے مگر اب میں رو رو کر بھی تھک چکی ہوں۔یہ سب ناسور کی طرح مجھ سے لپٹا ہوا ہے میں چاہ کر بھی اس سے چھٹکارہ حاصل نہیں کرپارہی۔"

وہ اپنے دل میں اٹھتے درد کو برداشت کرتی تلخ مسکراہٹ سمیت بولی۔اس دوران اس نے ضبط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

علایہ میری جان میری زندگی یہاں دیکھو کس نے کہا ہے کہ ماضی کے سہارے" جیو اسے اپنی زندگی سے کھرچ کر پھینک دو اپنے اندر جلتی ہوئی اگ میں ہی بھسم

All rights reserved to novelslounge.com

کردو بس مجھ پہ اعتماد کرنا سیکھ لو۔ مجھ سے وہ سب کہ دو جو یہ دل کہنا چاہتا ہے۔اتنا بے خبر نہیں ہوں میں آپ سے۔"

اس نے علایہ کے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے لب کشائی کی۔اس کی جرأت پہ علایہ کے جسم کا سارا خون چہرے پہ سمٹ آیا۔آنکھوں میں تحیر کے بادباں کھلے تھے۔

"آپ نے مجھ پہ اعتماد کیا تھا کیا۔ مجھ سے نکاح سے انکار کررہے تھے کس وجہ سے کہ میں شاید حسن سے محبت کرتی ہوں۔آپ نے ایک بار بھی مجھ سے بات کرنا گوارا کی کوئی۔"

آج اسے بھی موقع ملا تھا تو وہ کیونکر نہ حساب چکتا کرتی۔اس کی بات پہ عشب نے بے ساختہ اپنا سر کھجایا تھا۔

"اچھا اب انسان سے غلطیاں تو ہو ہی جاتی ہے مجھ سے بھی ہوگئی میں مانتا ہوں۔اور کوئی شکوہ شکایت۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے ناراض من موہنے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے بولا جسے دیکھ کر اس کے دل کی دنیا زیر و زبر ہوئی تھی۔

"غلطی نہیں آپ نے گناہ کیا ہے۔"

۔وہ سر جھٹکتے ہوئے بولی ۔عشب کھسیا گیا

"چلیں معافی مانگیں مجھ سے۔"

وہ شانِ بے نیازی سے بولی۔ایک لمحے کیلیے تو عشب عش عش کر اٹھا۔معاً اس کی رگِ ظرافت پھڑکی اس نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچا اور اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے اس کے چہرے کے موجود لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا۔

"یہ کیا کررہے ہیں۔"

وہ اس کی انگلیوں کا لمس اپنی آنکھوں پہ محسوس کرتے مچل کر بولی۔عشب نے اس کے چہرے پہ جھولتی آوارہ لٹ کو کھینچا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"معافی تلافی کررہا ہوں۔"

وہ اس کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھوتا معتبر کرگیا۔علایہ جو یک ٹک اس کے خوبرو چہرے کودیکھ رہی تھی اس کی اچانک حرکت پہ سٹپٹا گئی۔

"اچھا آپ چاہتے ہیں کہ میں کبھی آپ نے ناراضگی کا اظہار ہی نہ کرو تبھی یہ سب کررہے ہیں۔"

اتنا تو اسے اندازہ ہوگیا تھا کہ یہ شخص اپنی بات کا ایک ہے اور اس سے جیتنا علایہ کیلیے ناممکن تھا۔وہ اپنی باتوں سے ہی سب کو اسیر کرنے کا ہنر رکھتا تھا۔اس کی بات پہ اس کے لب ہنوز مسکرارہے تھے۔

"بلکل بھی نہیں محترمہ آپ تو ہمارے دل کی ملکہ ہیں اورآپ پہ تو جچتی ہے یہ ادا۔"

وہ اس کی بات پہ متبسم ہوا تبھی گھمبیر لہجے میں بولا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"میں اب آپ کو ایسی ادائیں نہیں دکھاؤں گی چلیں دور ہٹیں شاباش۔"

وہ اس کی بڑھتی جسارتوں سے تنگ آتے بدک کر بولی۔ عشب نے چہرہ جھکاتے مشکل مسکراہٹ ضبط کی۔

آئندہ خیال کیجیے گا ورنہ ہم اس سے بھی زیادہ اچھے طریقے سے منانے کا ہنر رکھتے ہیں۔"

وہ جذب کے عالم میں بولتے اس کی آنکھوں کو اپنے لمس سے روشناس کراتے اسے بیک وقت لال پیلا نیلا کرگیا۔ علایہ اس کی حرکت پہ اسے ڈھنگ سے گھور بھی نہ سکی۔

"چلو اب بتاؤ کہ یہاں کیا ہوا تھا۔"

وہ اس کے گردن کے نشان پہ نظریں جمائے بولا جو اب عجیب سی شکل اختیار کرگیا ہوا تھا۔ عشب کو نہایت عجیب لگا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"ظاہری سی بات ہے جہاں رہتی تھی انہی کی کرم نوازگی ہوگی یہ۔"

وہ کندھے اچکاتے بے نیازی سے بولی۔اس کے چہرے پہ چھایا حزن عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا مگر وہ فوراً سے بیشتر اپنے اس حزن کو لاپرواہی کی نذر کرگئی تھی۔عشب اس کی دیدہ دلیری پہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"خیر اب تکلیف تو محسوس نہیں ہوتی یا اس کی بدولت سر پہ کہی۔"

وہ ناجانے کیا جاننا چاہ رہا تھا یا شاید ابھی تک اس ڈاکٹر کی باتوں سے ذیر اثر تھا۔علایہ نے اس کے شانے پہ سر رکھتے نفی میں سر ہلایا۔

"اب تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی بھی تکلیف مجھ سے پہنچنے سے پہلے ہی اپنا رخ تبدیل کرلیتی ہے۔"

وہ چمکتی نگاہوں سمیت بولی۔اس کی سیاہ تاریک آنکھوں میں عشب کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"اور ایسا کیوں۔"

وہ اس کے شانے کے گرد بازو حائل کرتے اس کی ناک سے ناک سہلاتا ہوا گھمبیر پرتپش لہجے میں بولا۔

"کیونکہ ساری زندگی کیلیے اب ایک تکلیف مجھ سے باندھ دی گئی ہے۔"

وہ آنکھیں میچتے جلدی سے بولتی لب آپس میں سختی سے پیوست کرتے ہمیشہ کی طرح اس کے رومینٹک موڈ کا ستیاناس کرگئی۔ عشب نے خونخوار نگاہوں سمیت اس کا چہرہ دیکھا جو ہنسی روکنے کے چکر میں لال انار بنا ہوا تھا۔

علایہ۔مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آپ سے شادی کرکے میں نے کوئی گناہ"
"کردیا ہے۔

اس کی آواز میں کیا کچھ نہ تھا بے بسی و بے کسی طیش شکوہ۔علایہ ایکدم کھلکھلا کر ہنس دی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"اور یہ گناہ بھی آپ نے شوق سے کیا ہے عشب۔"

وہ بھنویں اچکاتی جتانے والے لہجے میں بولی۔

اس کی کھنکھتی ہنسی میں عشب کو ہر احساس ذائل ہوتا محسوس ہوا۔وہ یک ٹک اس کی جانب دیکھ رہا تھا جو ہنستے ہنستے بے حال ہورہی تھی۔معاً اس کی آنکھوں میں چھپی تحریر پڑھتے وہ اپنی ہنسی پہ قابو پاتے چہرہ جھکا گئی۔

"اچھا اچھا سوری میرے کہنے کا مطلب تھا کہ آپ آئی بہار آئی تشریح کروں تو آپ جو ملی گئے اب کوئی تکلیف مجھ تک نہیں پہنچ سکتی۔"

وہ مسلسل ہنسنے کی بدولت آنکھوں میں نمی لیے بولی۔عشب نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنی باتوں کو مزید طوالت بخشتے نیچے سے آنے والی عجیب سی آوازوں پہ ان دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا اور سارے

All rights reserved to novelslounge.com

کاموں کو ترک کرتے تیزی سے کمرے کا دروازہ کھولتے نیچے کی جانب بڑھے تھے۔نیچے کا منظر دیکھتے ہی علایہ کی چیخ بے ساختہ تھی جبکہ کاظم صاحب بھی ایک جانب کھڑے سکتے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔علایہ نے چونک کر ان کی جانب دیکھا عشب کا حال بھی کچھ مختلف نہیں تھا کیونکہ عائشہ پاگلوں کی طرح گھر کی چیزوں کی توڑ پھوڑ کرنے میں مصروف تھی۔

"ماما۔ماما یہاں دیکھیں۔"

علایہ نے ان کے قریب جاتے انہیں سنبھالنے کی کوشش کی مگر وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔

"میرے ماما بابا۔"

وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے کاظم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی تو وہاں موجود سب افراد ٹھٹھک گئے تھے۔علایہ نے چونک کر کاظم صاحب کی جانب دیکھا مگر فلحال عائشہ کا خیال کرتے وہ خاموشی اختیار کرگئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"علایہ دین شاہ زین۔"

ان کے لبوں سے سرگوشی کی صورت میں یہ الفاظ ادا ہوئے تھے اور وہ وہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہوگئی۔علایہ نے بروقت انہیں تھاما تھا ورنہ ان کا سر ضرور درمیان میں رکھے شیشے کے میز سے لگتا۔عشب نے انہیں باہوں میں بھرتے ان کے کمرے کا رخ کیا۔علایہ نے بھی پریشانی سے اس کی تلقید میں اندر کی جانب قدم بڑھالیے تھے۔

صاحب جی معاف کردیں مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ اس تصویر کو دیکھتے ایسی" "ہوجائیں گی۔

ان کا خاص ملازم معذرت خوانہ لہجے میں بولا تو وہ اس تصویر کو دیکھتے لڑکھڑاتے قدموں سمیت اپنے کمرے کی جانب چل دیے۔ان کے ملازم نے آنکھوں میں واضح حیرانی لیے ان کی پشت کو تکا تھا معاً قدموں کی چاپ پہ اس نے چونک کر

All rights reserved to novelslounge.com

بائیں جانب دیکھا جہاں سے عشب بھاگتے ہوئے اسی کی جانب ارہا تھا۔اس کے چہرے پہ واضح گھبراہٹ تھی۔

"ڈیڈ کہاں ہے۔"

اس نے ملازم کو مخاطب کیا جواباً اس نے ان کے کمرے کی جانب اشارہ کیا۔ عشب بغیر اس سے کوئی مزید سوال کیے کمرے کی جانب مڑ گیا۔وہ ملازم بھی کندھے اچکاتے باہر کی جانب چل دیا۔

"ڈیڈ آپ ٹھیک تو ہے۔"

عشب نے اس کے کمرے کا دروازہ ہولے سے واں کرتے استسفار کیا تو وہ چونک کر ہاں میں سر ہلاتے صوفے پہ جگہ سنبھال گئے۔

"کیا ہوا تھا ڈیڈ آنٹی کا اس قدر شدید ردِ عمل۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تفکر سے بولا جواباً انہوں نے وہ تصویر خاموشی سے اس کے آگے کردی۔ عشب کی نگاہیں ان کے ہاتھ پہ موجود تصویر کو دیکھتے ساکت ہوگئی جہاں ایک لڑکا لڑکی کو انگوٹھی پہنا رہا تھا۔ جبکہ اس کے پیچھے کچھ لوگ کھڑے مسکرارہے تھے۔اس لڑکی کے چہرے کو دیکھتے صاف ظاہر ہورہا تھا کہ وہ اس سب سے خوش نہیں ہے بلکہ لڑکے کی خوشی کا اندازہ اس کے چہرے سے پھوٹتی روشنی سے بخوبی ہورہا تھا۔

"ڈیڈ یہ تو آپ اور آنٹی۔یہ تصویر باہر کس نے نکالی۔اور پیچھے شاید ان کے ماما بابا ہے جن کا وہ ذکر کررہی تھی۔"

اس نے طیش کے عالم میں مٹھیاں بھینچی۔

"عشب جانے دو اس بیچارے سے بھی غلطی ہوگئی ہے۔شاید ماضی ایک بار پھر کھلنے کو بےتاب ہے۔"

وہ اذیت سے بولے۔ عشب نے تکلیف سے ان کا چہرہ دیکھا جو زردی مائل ہورہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"تمہیں ایک بات بتاؤں۔"

وہ آنکھوں میں ویرانی جبکہ لبوں پہ ایک الوہی سی مسکراہٹ لیے بولے۔عشب ناچاہتے ہوئے بھی ان کی سمت متوجہ ہوا۔

"تمہارے اور علایہ کے نکاح والے دن مجھے جو کچھ بھی ہوا تھا نا وہ فقط ایک ڈرامہ تھا۔"

ان کی بات پہ وہ ساکت نگاہوں سے انہیں دیکھتے کئی لمحے تو کچھ بول ہی نہیں پایا۔ان کے ہاتھوں پہ اس کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی جسے وہ بغیر کسی تردد کے دوبارہ تھام گئے تھے۔

"مجھ سے ناراض مت ہو ایک بار وجہ تو جان لو شاید تمہیں تمہارے باپ پہ پیار آنے لگے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ محبت بھرے لہجے میں بولے۔عشب ان کی بات پہ بغیر کچھ بولے خاموشی سے سر جھکا گیا۔

"میں نہیں چاہتا تھا کہ میری نگاہوں کے سامنے کوئی بچھڑے۔ایک اور جوڑی ٹوٹ جائے۔جانتے ہو کسی کو علیحدہ ہوتے دیکھ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اور تمہاری آنکھوں میں محبت تو میں نے خود پڑھی تھی تو میں کیسے نظرانداز کردیتا اسے۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولے۔عشب نے ٹھٹھک کر ان کی جانب دیکھا۔

"میں چاہتا تھا کہ چاہے جلدبازی میں ہی سہی مگر تم دونوں ایک ہوجاؤ اور دیکھو آج علایہ اور تم ایک ہو تو میں کس قدر پرسکون ہوں۔مجھے ایسا محسوس ہورہا ہے جیسے میری ادھوری کہانی جس کا ایک حصہ خالی رہ گیا تھا وہ تم دونوں نے پر کردیا۔"

وہ اذیت زدہ لہجے میں گویا ہوئے۔ان کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

میں یہ بھی جانتا تھا کہ تم دونوں کی ہی انکھوں میں پٹی بندھی ہوئی ہے کبھی بھی" اگے بڑھتے خود کیلیے قدم نہیں بڑھاؤ گے اسی لیے مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا اپنے بیٹے کیلیے تاکہ وہ خوش رہیں ہمیشہ۔اسے میرے والا غم نہ لگے۔وہ میری طرح پورا ہوکر بھی ادھورا نہ رہے۔والدین اپنا غم تو سہہ جاتے ہیں مگر اپنی اولاد پہ آئی نہیں سہہ سکتے وہ جو صدیوں سے خود کو جوڑے رکھتے ہیں اپنی اولاد کی تکلیف پہ ٹوٹ جاتے ہیں۔"

وہ روتے ہوئے بولے۔عشب نے آنکھوں میں نمی لیے انہیں اپنے سینے میں بھینچا تھا۔اس کے گلے سے لگے وہ ضبط ہارتے پھوٹ پھوٹ کر رودیے۔

"ڈیڈ پلیز ایسی باتیں مت کریں میرا دل پھٹتا ہے۔"

وہ تکلیف سے بولا۔کاظم صاحب نے سرعت سے آنسو پونچھے اور بمشکل مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

آپ نے یہ تصویر کیوں نہیں غائب کی ڈیڈ۔یہ تو آپ کی تکلیفوں میں اضافے کا"
"ہی باعث ہے نا۔

وہ سمجھانے والے انداز میں بولا۔کاظم صاحب نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا۔

یہ میرے لیے تکلیف نہیں ہے۔میں اسے دیکھتا بھی نہیں مگر مجھے ایک گونہ"
"۔سکون رہتا ہے کہ میری اس کے ساتھ کوئی اچھی یاد ہے

۔عشب ان کے قریب زمین سے اٹھتے ان کے وہ تلخ مسکراہٹ سمیت بولے

قریب صوفے پہ جگہ سنبھال گیا اس سے پہلے کہ وہ انہیں کچھ کہتا دروازے پہ ایستادہ وجود کو دیکھتے اس کا وجود زلزلوں کی زد میں آگیا۔وہ فق چہرے سمیت دروازے کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں علایہ دونوں ہاتھ منہ پہ جمائے عشب کے ہاتھ میں موجود تصویر کو دیکھ رہی تھی جس میں یقیناً کاظم اور عائشہ ہی تھے جو ایک دوسرے کی انگلیوں میں انگوٹھیوں کا تبادلہ کررہے تھے۔عشب اس کی اڑی اڑی رنگت دیکھتے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔علایہ بے یقینی کی کیفیت میں کھڑی چھوٹے

All rights reserved to novelslounge.com

چھوٹے قدم اٹھاتی ان کے نزدیک آئی تو کاظم کو سانپ سونگھ گیا۔علایہ نے ان دونوں سے نظرانداز ی برتتے نیچے جھکتے اس کے ہاتھوں سے وہ تصویر لیتے آنکھوں کے سامنے کی تو اس کا دل دھک سے رہ گیا۔اس نے نا سمجھی سے ان دونوں کی جانب دیکھا جو اس سے نگاہیں چرارہے تھے۔

"بابا یہ کیا ہے۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز پہ کاظم سختی سے انکھوں کو میچ گئے۔انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے آج ان کا حساب کا دن ہو۔علایہ نے عشب کی جانب دیکھا۔

علایہ آپ میرے ساتھ چلو میں بتاتا ہوں۔""

عشب نے.بروقت اسے تھامنا چاہا مگر وہ سختی سے اس کا ہاتھ جھٹک گئی اور بگڑے تاثرات سمیت کاظم صاحب کی جانب دیکھا جو خالی خالی نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

میں آپ سے بات نہیں کررہی ابھی عشب میں بابا سے مخاطب ہوں مجھے ان"
"سے سب جاننا ہے۔اس تصویر کے پیچھے کی ساری بات۔

وہ انگلی اٹھاتے اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی۔عشب اس کی ہٹ دھرمی پہ سختی سے لب بھینچ گیا اور ایک ناراض اور سخت نگاہ اس پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔علایہ نے پہلے تو پریشانی سے اس کی پشت کو دیکھا مگر پھر اسے بعد میں منانے کا سوچتے کاظم صاحب کے قدموں پہ دوازنوں بیٹھ گئی اور ان کی گود میں دھرے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھاما۔

"بابا۔آپ نے تو مجھے اپنی بیٹی مانا ہے نا۔پھر بتائیں اپنی بیٹی کو یہ سب کیا ہے۔"
وہ منت کرنے والے انداز میں بولی۔آنکھوں میں واضح آس کے جگنو تھے جیسے وہ سب کچھ اسے بتادیں گے۔

"میں نے آپ کو بیٹی مانا نہیں ہے۔آپ میری بیٹی ہو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے بال سہلاتے اس کی پیشانی پہ شفقت بھرا بوسہ دیتے ہوئے بولے۔علایہ نے عقیدت سے ان کے ہاتھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا تھا۔کاظم صاحب نے بے چینی سے اس کی جانب دیکھا جو منتظر نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔وہ تھک ہار کر گہرا سانس بھر کر رہ گئے۔

"ماما سے آپ کا کیا رشتہ تھا بابا۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

"میری دوست ایک بہت اچھی دوست۔یاد ہے عائشہ کے ملنے سے ایک دن پہلے ہی میں اپنے کسی دوست کا ذکر کررہا تھا وہ وہی تھی۔ہم پہلے محلے میں ساتھ تھے پھر سکول کالج حتیٰ کہ یونی بھی۔

شاہ زین سے شادی سے پہلے آپکی ماما میری منگیتر تھی۔ہماری باقاعدہ منگنی ہوئی تھی اور یہ اسی کی تصویر ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ سختی سے دانت پہ دانت جماتے بولے۔لہجہ کسی بھی قسم کے احساس سے عاری تھا۔علایہ ان کی بات پہ حق دق رہ گئی۔

"کیا آپ ماما کو پسند کرتے تھے۔"

یہ سوال پوچھتے ہوئے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی کند چھڑی سے اس پہ وار کررہا ہو۔

"پسند۔"

وہ تلخی سے ہنسے یہاں تک کہ ہنستے ہنستے آنکھوں میں پانی جمع ہونا شروع ہوگیا۔

میں تو عشق کرتا تھا اس سے۔بہت ذیادہ محبت جس کا شاید کوئی پیمانہ نہیں"
"تھا۔

وہ ہارے ہوئے جواری کی مانند بولے۔علایہ کی سماعتوں میں گویا کسی نے پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا تھا۔وہ ان کے ہاتھوں کو مضبوطی سے جکڑ گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"پھر ایسا کیا ہوا تھا کہ سب کچھ بکھر گیا۔"

وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ بولی۔کہنے سننے کو نچ کیا گیا تھا۔ان کی حالت علایہ کے سامنے تھی۔

"اس کی خوشی کی خاطر اسے چھوڑ دیا میں نے۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولے مگر انداز میں ایک شکست پنہاں تھی جیسے اپنا سب کچھ ہار گئے ہو۔

ماضی ذہن کے دریچوں میں کسی فلم کی مانند چلنے لگا تھا۔

ماما افف میں بتا نہیں سکتا کہ آپ نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے۔میں اب"
"عائشہ سے مل کر آتا ہوں۔

وہ ایک دن پہلے ہی یو ایس سے لوٹا تھا اس وقت اسے یہ خبر سننے کو ملی کہ اس کے گھر والوں نے اس کا رشتہ عائشہ کے ساتھ پکا کردیا ہے۔اس کی تو خوشی کا

All rights reserved to novelslounge.com

کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔وہ ان دونوں کو اطلاع دیتے عائشہ کے گھر کی جانب چل دیا تاکہ اسے سرپرائز کرسکے۔وہاں پہنچتے ہی کرنل افتخار سے ملتے وہ عائشہ کی امی کے آگے جھکا۔ان دونوں نے اس کی آمد پہ خوشی کا اظہاد کیا تھا۔

:عاشی کہاں ہے۔"

اس نے چمکتے چہرے سمیت استسفار کیا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہے۔"

کرنل افتخار نے اسے اطلاع دی۔وہ کاظم سے شروع سے ہی واقف تھے کہ وہ کیسا لڑکا ہے تبھی انہیں وہ پہلی نظر میں ہی بھایا تھا تھوڑا تھوڑا نٹ کھٹ سا۔انہیں پورا یقین تھا کہ وہ ان کی بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھے گا۔اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے چپکے سے عقب سے ہی اس کی آنکھوں پہ ہاتھ جمادیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"کون ہے بھئی۔"

وہ جھنجھلائی۔کاظم نے اس کی آواز پہ مسکراہٹ دبائی۔

:بوجھو تو جانیں۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔عائشہ جو اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹانے کی تگ و دو میں تھی کاظم کی آواز پہ حیرت زدہ رہ گئی۔

"اوہ کاظم تم کب آئے۔"

وہ ڈوپٹہ ڈھنگ سے اوڑھتے ہوئے بولی۔اس کے لہجے میں کسی قسم کا جوش نہیں تھا۔کاظم کا سارا جوش بھی ماند پڑگیا۔

:تمہیں حیرت نہیں ہوئی میری اچانک واپسی پہ۔"

وہ اچھنبے سے بولا۔اتنا روکھا انداز۔عائشہ نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"تم کونسا قارون کا خزانہ لانے والے تھے خیر۔کیسے آنا ہوا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بات کو مزاح کا رنگ دیتے ہوئے بولی مگر کاظم چاہ کر بھی مسکرا نا سکا۔وہ خاموش ہوگیا تھا۔اتنے پھیکے ردِ عمل کی توقع وہ اس سے نہیں کررہا تھا۔

تم جانتی ہو میں فقط تمہارے لیے لوٹا ہوں تاکہ تمہیں مکمل طور پہ اپنا" بنالوں۔رشتہ تو سب بڑوں نے طے کرہی دیا ہے کیوں نا کوئی ایسا کام کرجاؤں جس "سے ہمارا رشتہ ایک طرح سے پکا ہوجائے اس پہ ایک مہر ثبت ہوجائے۔

وہ اسے چھیڑنے والے انداز میں بولا۔آنکھوں میں الوہی سی چمک تھی۔عائشہ کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ سرعت سے غائب ہوئی اب وہاں پریشانی صاف دیکھی جاسکتی تھی۔

"فلحال تم جاؤ کاظم مجھے کچھ کام ہے۔"

وہ اس کی بات کو ٹالنے والے انداز میں بولی۔کاظم کی نگاہوں میں چھائی نا سمجھی اس کی نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

یار ابھی تو میں لوٹا ہوں پلیز کچھ دیر کیلیے ان کاموں کو ایک جانب رکھ دو مجھے"
تمہارے ساتھ کچھ وقت گزارنا ہے باتیں کرنی ہیں۔اتنے سالوں کی باتیں ہیں جو میں
"تم سے کرنا چاہتا ہوں مگر تم ہو کہ ڈھنگ سے بلانا تک گوارا نہیں کررہی۔

وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتے منہ پھلا کر بولا۔عائشہ نے غصے بھری نگاہ
اس پہ ڈالی اور آگے پیچھے دیکھتی اپنے اشتعال پہ قابو پانے لگی۔

میں نے تمہیں کہا ہے نا کاظم کہ فلحال میں اس حالت میں نہیں کہ تمہارے"
"ساتھ وقت گزاری کرسکوں سو پلیز پھر کبھی آجانا۔

وہ اسے سختی سے بولتی باہر کی جانب دھکیلتے ہوئے بولی۔کاظم نے لب بھینچتے اس
قدر تند رویے پہ اور بمشکل اثبات میں سر ہلاتے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اوکے اوکے تم ہائپر مت ہو میں جارہا ہوں مگر تم اپنا موڈ مت خراب کرو بس"
"مسکراتی رہو مجھے بس اسی سے مطلب ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے بگڑتے تیور دیکھ عاجزانہ لہجے میں گویا ہوا۔عائشہ کے تنے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔اب اسے افسوس ہونے لگا کہ اخر وہ کیوں خود پہ ضبط نہ رکھ پائی اور غصے میں ناجانے کیا کیا کہ ڈالا۔اس سے پہلے وہ اپنی صفائی میں کچھ بولتی کاظم نے مسکراتی نگاہ اس پہ ڈالتے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔اس کی مسکراہٹ میں کیا کیا نا تھا اذیت درد اور شکوہ جس سے اس کا دل دھک سے رہ گیا۔

گھر آکر بھی وہ بلکل خاموش ہوگیا تھا اس واقعے کے بعد ایک دو بار اس کا عائشہ سے سامنا ہوا مگر وہ مسکرا کر اس کے قریب سے گزر جاتا۔اسے بس اس کے موڈ خراب ہونے سے ڈر لگتا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ ہمیشہ اس سے ہنس کر مخاطب ہو جیسے وہ ہوتا ہے بس ایک یہی حسرت لیے وہ ہر بار اسے دیکھتا مگر آگے سے وہ کہی مصروف نظر آتی تھی۔

وہ اس کی بے رخی کو مصروفیت سمجھ کر ٹال دیتا۔پھر ناجانے کیسے کب ان دونوں خاندانوں کے درمیان منگنی کی بات چیت کا سلسلہ شروع ہوا۔بڑوں بڑوں میں ہی

All rights reserved to novelslounge.com

دن وغیرہ طے ہوگئے کاظم جو جب اس بابت علم ہوا وہ سیدھا عائشہ کے پاس پہنچا تھا تاکہ اس کی رائے جان سکے۔

"تم جانتی ہو کہ ہماری منگنی کی باتیں چل رہی ہیں ہمارے گھروں میں۔اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔"

وہ آس بھری نگاہوں سے اس کا من موہنا چہرہ اپنے نظروں میں بسائے پوچھ رہا تھا۔عائشہ نے سپاٹ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا معاً عقب میں دکھائی دیتے اپنے ماں کے عکس کو دیکھتے وہ سختی سے لب بھینچ گئی۔وہ چاہ کر بھی کچھ بول نہیں سکتی تھی لبوں پہ جیسے کسی نے قفل لگادیا تھا۔

"ہاں جانتی ہوں ظاہری سی بات ہے ہمارے گھر میں جو بھی ہورہا ہوگا وہ میری سماعتوں سے مخفی تو نہیں ہوگا نا۔"

وہ مذاق مذاق میں ہی اس پہ طنز کر بیٹھی۔اس کی بات پہ وہ مسکرا بھی نا سکا بس سنجیدگی سے اس کے اتار چڑھاؤ کا ملاحظہ کررہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ارے کاظم میں خوش ہوں اس رشتے سے تم پریشان مت ہو اور خوش"

"رہو۔میرے گھر والوں نے میری پسند سے ہی رشتہ جوڑا ہوگا نا۔

وہ اس کے ہاتھ پہ چپت مارتی تسلی آمیز لہجے میں بولی۔کاظم کے دل پہ پڑا بوجھ جیسے کسی نے اتار دیا تھا۔اس نے مسکرا کر تشکر آمیز نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا اور کھل کر ہنس دیا۔

تھینکیو تھینکیو سو مچ عاشی تم نہیں جانتی کہ تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی"

ہے۔دل پہ ایک بوجھ سا تھا جو اب تمہاری باتوں سے ہلکا ہوچکا ہے۔اب بس مجھے کل کا انتظار ہے جب تم میرے نام سے منسوب ہوجاؤ گی۔مجھے تو ابھی سے ایسا محسوس ہورہا ہے کہ میں ہواؤں میں ہو۔یہ گلابی گالوں والی گڑیا بچپن سے ہی میری "خواہش تھی۔

وہ نم آنکھوں میں محبت سموئے چاہت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔عائشہ بمشکل مسکرا کر سر جھکا گئی۔وہ اس کی باتوں کے زیر اثر ہلکا پھلکا ہوتے جیسے آیا تھا ویسے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ہی لوٹ گیا اور عائشہ تکلیف سے نم ہوتی نگاہوں سے اسے خود سے اوجھل ہوتا دیکھتی رہی وہ اسے یہ تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی یہ جھوٹی تسلی مگر وہ اپنی ماں کے ہاتھوں مجبور تھی۔

اگلے دن ان دونوں گھروں میں روز کی نسبت زیادہ چہل پہل تھی کیونکہ دونوں خاندانوں کے اکلوتے وارث سے متعلقہ کوئی تقریب تھی تو ہر کوئی کسی نا کسی کام میں مصروف تھا۔کسی کو بھی ایک لمحے کا بھی سکون نہیں تھا۔اسی طرح وقت گزرنے کے خیال سے ہی منگنی کی رسم کا آغاز کیا گیا۔پہلے کاظم نے چمکتی نگاہوں سے اس کا خوبصورت گلابی چہرہ ایک نظر دیکھتے احتیاط سے اسے انگوٹھی پہنائی تو پورا ہال تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا۔اس کے بعد عائشہ نے بھی اپنے بڑوں کے حکم کے مطابق وہ انگوٹھی کپکپاتے ہاتھوں سمیت کاظم کی انگلی کی زینت بنائی تھی۔اس دوران اس کا چہرہ بلکل سپاٹ اور بےتاثر تھا۔وہ بلکل خاموش تھی کسی ساکت جھیل کی مانند جس کا کوئی شور نہیں تھا۔مگر سب نے اپنی خوشی میں اس

All rights reserved to novelslounge.com

بات پہ دھیان ہی نہیں دیا۔کاظم بھی اپنی خوشی میں ایک لمحے کیلیے اس بات کو مکمل طور پہ فراموش کرچکا تھا۔فوٹوگرافرز ایک ایک لمحے کو کیمرے میں مقید کررہے تھے ہر جانب خوشیوں کا سماں تھا معاً کسی خیال کے تحت کاظم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تو وہ کسی خیال میں گم تھی۔اس نے شرارت سے اس کے کندھے سے کندھا ٹکرایا تو عائشہ ٹھٹھک گئی۔

"کہاں گم ہو کہی ابھی سے ہی میرے خیالوں میں تو نہیں گم ہوگئی۔"

وہ اس کا انگوٹھی والا ہاتھ تھامتے ہنستے ہوئے شریر لہجے میں بولا تو وہ بمشکل مسکرادی۔کاظم نے ایک گہرا تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا کیونکہ جو اس نے چاہا تھا اس ذات نے اسے دے دیا تھا۔اسے اس کا ہاتھ تھمادیا تھا۔آج وہ بے تحاشہ خوش تھا۔مگر اس سب سے انجان کہ بہت جلد اس کی خوشیوں کا یہ مینار زمین بوس ہوتے چکنا چور ہونے والا ہے۔سب کزنز اپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے اور وہ چپکے سے اسے آنکھوں کے راستے دل میں اتار رہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اپنے ہاتھ پہ گرنے والے آنسو سے وہ چونک کر اسے دیکھنے پہ مجبور ہوئے جو سرخ چہرے سمیت ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"ارے کیا ہوا۔"

وہ علایہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولے۔علایہ نے ایک سسکی بھری تھی۔

"پھر کیا ہوا تھا بابا۔"

اس کی آواز میں کس قدر درد تھا۔

"اس کے بعد سب ختم ہوگیا۔"

وہ ہنوز اس کا چہرہ دیکھتے کھوئے کھوئے لہجے میں بولے۔

امی پلیز مہربانی کرکے مجھے مزید کسی چیز کیلیے مجبور مت کیجیے گا میں نے اس کے"
"ساتھ منگنی کے لیے حامی بھرلی مگر مزید آگے نہیں بڑھوں گی میں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کاظم جو عائشہ سے ملنے اس کے گھر آیا تھا کیونکہ وہ واپس یو ایس لوٹ رہا تھا تو اس سے پہلے وہ ایک بار اس سے ملنا چاہتا تھا کہ اس کی زیرک سماعتوں سے عائشہ کی آواز مخفی نہ رہ سکی۔وہ ٹھٹھکتے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہوکر ہلکے کھلے دروازے کے اندر دیکھنے لگا۔وہ جانتا تھا کہ یہ درست نہیں ہے مگر وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ کس بابت بات کررہی ہے۔

آخر تم کیوں اس سے اس حد تک نالاں ہو۔ بچپن کا یارانہ ہے تم دونوں کا اور وہ" تم سے محبت بھی کرتا ہے محبت کرنے والے شوہر کے ساتھ زندگی بہت سہل ہوتی ہے میری جان۔:

وہ اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی سمجھانے والے انداز میں بولی۔

میں متفق ہوں ماما میں آپ کی سب باتوں سے متفق ہوں لیکن میں نے کاظم" کو کبھی اس نظریے سے نہیں دیکھا میں نے اپنے شوہر کو ایک سنجیدہ انسان دیکھا ہے ہمیشہ۔ایسے بچوں کی طرح چھوٹی موٹی شرارتیں کرنے والا نہیں وہ میرے

All rights reserved to novelslounge.com

معیار کے مطابق نہیں ہے وہ بہت اچھا ہے مگر میرے لیے ایک دوست کی حد تک۔آپ بابا سے بات کریں میں جانتی ہوں وہ اپنی بیٹی کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتی التجائی لہجے میں بولی۔اس کی ماں نے بے بسی و بے کسی سے اس کا چہرہ دیکھا اس کے برعکس کاظم دھواں دھواں چہرے سمیت کمرے کے عین باہر دیوار کے سہارے کھڑا تھا۔محبت کا بت پاش پاش ہوچکا تھا۔اس کے اندر سے جیسے کوئی جان کھینچ رہا تھا روح قبض کررہا تھا مگر وہ پھر بھی زندہ تھا۔اس دن وہ اس گھر سے بلکل خالی ہاتھ لوٹ آیا تھا۔اس کے بعد اس کے لبوں کو چپی لگ گئی تھی وہ کچھ بھی نہیں بولتا تھا بس گم صم سا رہتا۔سب نے جاننے کی بہت کوشش کی مگر وہ ہنس کر ٹال دیتا۔اس نے بہت انتظار کیا ہے اس جانب سے انکار آجائے عائشہ کو اس کی خوشی مل جائے۔مگر شاید اس کے گھر والے اس رشتے سے انکار کرنے سے راضی نہیں تھے اور پھر وہ دن بھی اس کی زندگی میں

All rights reserved to novelslounge.com

آگیا جب وہ کافی سوچ وچار کے بعد اپنے من من بھاری قدم لیتے اس کے کمرے کی دہلیز پہ پہنچا تھا اپنا سب کچھ وارنے۔

عائشہ میں جارہا ہوں آج یو ایس واپس۔شاید واپسی میں کافی عرصہ ہوجائے کچھ" علم نہیں ہے۔تو میں اس منگنی کو یہی ختم کرنا چاہتا ہوں تاکہ تم اس رشتے سے "جڑتے خود کو قید نہ محسوس کرو بلکہ آزادی سے سب کچھ کرسکو۔

وہ کس درد سے یہ سب کچھ بول رہا تھا صرف وہی جانتا تھا۔عائشہ نے ماتھے پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا۔

"مگر کاظم تم ایسا کیسے کرسکتے ہو۔"

وہ ہکلاتے لہجے میں بولی۔

All rights reserved to novelslounge.com

میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا عائشہ مگر مجھے صرف تمہاری خوشی چاہیے اور جب" میرے سے جڑنے میں تمہاری خوشی شامل نہیں ہے تو میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں"۔

وہ تھکے ہارے لہجے میں گویا ہوا۔عائشہ کا رنگ پھیکا پڑگیا۔وہ کیسے سب جان گیا تھا یہ بات اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

"مگر کاظم۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی کاظم نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کاٹی۔

میں تمہارے لیے دعا کروں گا کہ جیسے پارٹنر تم چاہتی ہو تمہیں اس سے لاکھ گناہ" بہتر اور اچھا ساتھی ملے جس کے ساتھ تم خوشی خوشی رہ سکو۔مجھے تمہارے وجود سے کوئی غرض نہیں بس تمہاری خوشی سے غرض ہے.تمہارے چہرے پہ کھلنے والی ہنسی مجھے بہت بھاتی ہے میں شاید تم سے محبت سے بھی آگے کا سفر طے کرچکا ہوں جس سے واپسی ناممکنات میں سے ایک ہے۔میں کوشش کروں گا کہ تمہیں

All rights reserved to novelslounge.com

بھول جاؤ حالانکہ ایسا کسی صورت ممکن نہیں مگر تم کبھی بھی یوں سرراہ میرے سامنے مت آنا کہ میں اپنا ضبط کھودوں۔مگر میں پھر بھی تمہیں یہی کہوں گا کہ تم "مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو شاید محبت ایسی ہی خودغرض ہوتی ہے۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے بھاری لہجے میں بولا۔عائشہ خالی خالی نگاہوں سے اس کا سرخ ہوتا چہرہ تک رہی تھی جو اس کے ضبط کا گواہ تھا۔

میں جارہا ہوں واپس یو ایس۔نہیں جانتا کب لوٹوں گا تم اپنا خیال رکھنا چلتا"

"ہوں۔اللہ رکھا۔

وہ اس کا سر تھپتھپاتے ایک آخری بھرپور نگاہ اس پہ ڈالتے ٹوٹے دل کے ساتھ وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ اس کے جاتے ہی وہ خالی الذہن گرنے والے انداز میں بیڈ پہ بیٹھی اور اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں تھام لیا۔

"نہیں میں ایسا نہیں کرسکتی میں اس کا دل کیسے توڑ سکتی ہوں۔کاظم"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ پچھتاوے کے زیر اثر بھاگنے والے انداز میں اس کے پیچھے گئی تھی مگر وہ اس گھر کی دہلیز پار کرتے ہمیشہ ہمیشہ کیلیے جاچکا تھا۔

کاظم صاحب کھوئے کھوئے لہجے میں بولتے آخر میں تلخی سے ہنس دیے۔علایہ نے ان کا درد دل کے محسوس کرتے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کردیا۔وہ بے بسی سے اس کا چہرہ دیکھتے رہ گئے۔

"آپ کو مجھ سے نفرت نہیں محسوس ہوئی کہ میں اسی کی اولاد ہوں جس نے آپ کو دھتکارا تھا۔"

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولی۔کاظم صاحب کا سر نفی میں ہلتا دیکھ وہ سن رہ گئی۔

"ایسا کیسے ہوسکتا ہے جس شخص کو آپ بے تحاشہ چاہتے ہو اس سے جڑی کسی بھی چیز سے آپ نفرت کرسکیں اور آپ تو ویسے بھی اس کے آنے سے قبل میری بیٹی ہو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کا سر تھپتھپاتے مشفقانہ انداز میں گویا ہوئے۔علایہ لب بھینچ کر رہ گئی۔وہ مزید پوچھنا چاہتی تھی۔

"وہ بابا۔"

اس نے انگلیاں چٹخاتے دھیمے سے انہیں پکارا۔کاظم صاحب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو ہنوز زمین پہ بیٹھی تھی۔

"کل آپ عشب سے کوئی بات کررہے تھے۔ایم سوری میں سننا نہیں چاہتی تھی مگر میں اسی جانب آرہی تھی تو غلطی سن لیا۔"

اس نے شرمندگی سے وضاحت دی تو کاظم صاحب نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ گربڑا گئی۔

"کچھ خاص نہیں تھا بس جب میں یو ایس سے واپس لوٹا اپنے ماما بابا کے کہنے پہ تو عائشہ کی شادی شاہ زین سے ہوچکی تھی۔دل بہت دکھا تھا زندگی میں پہلی بار

All rights reserved to novelslounge.com

ایسی سوچ زہن میں آئی کہ خود کو ختم کرلوں مگر ضبط کرگیا۔پھر والدین کی بلیک میلنگ جو سب کرتے ہیں۔"

وہ بولتے بولتے دھیمے سے ہنسے۔علایہ نے حسرت سے ان کا چہرہ دیکھا جو کتنے دکھ اپنے اندر چھپائے ہوئے تھے۔

"شادی ہوگئی۔جو ہمسفر اس ذات نے دیا میری زندگی سہل ہوگئی اس کے ساتھ۔پھر عشب نے اکر ہماری زندگی کو مزید خوشگوار بنادیا۔ثناء کے ہوتے میں نے عائشہ کی یادوں کو کہی پیچھے چھوڑدیا تھا میں نے چاہے ثناء سے ویسی محبت نہیں کی مگر اسے وہ سب دیا ہے جس کی وہ حقدار تھی۔پھر ایک دن عشب پندرہ برس کا تھا میری زندگی کا وہ دن قیامت سے کم نہیں تھا جب ناجانے کیسے جو راز میں اتنے عرصے سے اپنے سینے میں چھپائے بیٹھا تھا میری ڈائری کیسے ثناء نے پڑھ لی اور ہماری بہت بری لڑائی ہوگئی۔اس دوران وہ ٹائیفائڈ میں مبتلا تھی ڈاکٹرز نے کسی بھی قسم کا شاک دینے سے سختی سے منع کیا تھا مگر یہ بات اس کے

All rights reserved to novelslounge.com

دماغ پہ طاری ہوگئی اور وہ اپنی جان کی بازی ہار گئی۔مگر میری بدقسمتی اس کے جانے کے بعد بھی میرا امتحان ختم نہیں ہوا تھا وہ ڈائری ناجانے کیسے عشب نے پڑھ لی اور اس واقعے کے بعد وہ مجھے اپنی ماں کا مجرم سمجھنے لگا۔پورے پانچ سال وہ مجھ سے خفا رہا تھا۔میں روتا تھا تڑپتا تھا میری تو زندگی ہی ختم ہوگئی تھی مگر ناجانے کیسے کیوں ایک دن وہ چلا آیا اور میرے سینے سے لگ کر بے تحاشہ رویا تھا میرا بھی ضبط ٹوٹ گیا۔اس رات ہم دونوں باپ بیٹے کیلیے بھاری تھی۔اور جانتی ہو میرے پوچھنے پہ اس نے کیا بتایا کہ وہ کس کے کہنے پہ لوٹا ہے کس کا نام لیا اس نے۔"

وہ ہنس رہے تھے یا رو رہے تھے علایہ سمجھ نہیں پائی بس اپنے آنسو صاف کرتی اثبات میں سرہلا گئی۔

"دین اور حسن کا۔اس دن کے بعد سے میں تو ان دونوں کا شکریہ کرتے نا تھکتا تھا میرے اس گھر میں جہاں دیکھوں گی آپ ان تینوں کا ہی چہرہ دکھے گا۔ان

All rights reserved to novelslounge.com

تینوں کی ہی چہکاریں۔میں آج بھی نہیں جانتا ان دونوں نے اسے کیا سمجھایا مگر مجھے میرا کھویا ہوا بیٹا واپس مل گیا اور میں نے اسے کسی قیمتی متاع حیات کی طرح خود میں سمیٹتے اپنے آپ کو اس تک محدود کرلیا تھا اور آج جب میرا ماضی کھل کر میرے سامنے آیا تو میں ڈر گیا میں ڈر گیا اپنے بیٹے کی نفرت سے اس کی دوری سے مگر آج وہ میرے ساتھ تھا میری تکلیف میں رونے والا مجھے ٹوٹتا دیکھ تسلی دینے والا۔"

عشب کا ذکر کرتے ان کے لہجے میں چاشنی سی گھل گئی تھی۔علایہ نے نم نگاہوں سے ان کا چہرہ دیکھا جو صدیوں کی مسافت لیے ہوئے تھا۔

"ہوگیا سکون اب آپکو۔چلو اٹھو اور اسے جاکر دیکھو جسے غصے میں چھیڑ بیٹھی ہو۔"

وہ اپنی بات کا اثر ذائل کرنے کی خاطر مصنوعی آنکھیں دکھاتے ہوئے بولے۔علایہ سرعت سے اٹھتے ان کے مقابل ہوئی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

You are My ideal Baba..I really loves you so much..

وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی۔کاظم صاحب نے اس کی پیشانی چومتے اس کے بال سہلائے۔

Baba loves you moree Beta.

انہوں نے اس کا سر تھپتھپاتے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے باہر کی جانب چل دی۔علایہ نے باہر جاتے جاتے مڑ کر ایک نظر انہیں دیکھا جو ابھی بھی اسی تصویر پہ نظریں جمائے کسی گہری سوچ میں غلطاں تھے۔

اب علایہ کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا مگر کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ عشب کمرے میں موجود نہیں تھا۔اس نے متلاشی نگاہیں اطراف میں گھمائی مگر بے سود۔وہ تھک ہار کر اپنا دکھتا سر ہاتھوں میں تھام گئی معاً

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی نگاہ صوفے پہ ایک جانب رکھے شاپنگ بیگ پہ پڑی تو کچھ سوچتے اس کی آنکھیں چمک اٹھی۔

Get Ready for something unexpecting

Mr.Ashab..

وہ آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک لیے بولی۔دل ابھی سے ہی اس کے ردِ عمل کے بابت سوچتے دھڑک رہا تھا۔

_____

جزاء کو گھر چھوڑتے ہی وہ ایک بار پھر اس سے بے نیازی برتتے وہاں سے جاچکا تھا۔جزاء کو رونا تو بہت آیا مگر ضبط کرگئی اور ڈھیلے ڈھالے قدموں سمیت اندر کی جانب آگئی۔اس نے گھر کا داخلی دروازہ عبور کرتے جوں ہی لاؤنج میں قدم رکھا نادیہ بیگم صوفے پہ بیٹھی کسی سوچ میں غلطاں تھی۔جزاء ان سے معافی مانگنے کا

All rights reserved to novelslounge.com

سوچتے سیدھا اسی کی جانب چلی آئی مگر انہوں نے اسے دیکھتے ہی ناراضگی سے رخ پھیرلیا۔

امی بس کریں نا ایسی بھی کیا ناراضگی۔تھک گئی ہوں میں جانتی ہوں مجھ سے" غلطی نہیں گناہ ہوا ہے مگر آپ تو ماں ہیں نا اور والدین تو اپنی اولاد کی اتنی بڑی "بڑی کوتاہیاں معاف کرد یتے ہیں۔

وہ ان کا ہاتھ تھامتے آنکھوں میں امید لیے بولی۔نادیہ بیگم نے شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا مگر اس کے وجود میں حرارت محسوس کرتے وہ ٹھٹھک گئی۔وہ اتنی جلدی کمزور نہیں پڑسکتی تھی۔

:امی پلیز میں علایہ سے بھی معافی مانگ آئی ہو اس نے تو مجھے معاف کردیا۔"

وہ ان کے ہاتھ میں گرفت مضبوط کرتے ہوئے بولی مگر عائشہ کا نام لینے سے گریز ہی برتا کیونکہ علایہ نے اسے سختی سے منع کیا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

جب تمہارا شوہر تم سے راضی ہوجائے سمجھ لینا تمہاری ماں نے بھی تمہیں"
"معاف کردیا۔

وہ بے رخی سے بولتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ جزاء تھکے تھکے قدموں سے اپنے کمرے میں لوٹ آئی مگر قے آنے والی. صورت میں وہ عجلت میں واشروم کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی تھی مگر واش بیسن پہ گرے خون کو دیکھتے وہ حیرت زدہ رہ گئی مگر پھر بے نیازی برتتے کمرے میں آتے بے دم سی ہوتی گرگئی۔ نیند نے کب اسے اپنی آغوش میں لیا وہ نہیں جانتی تھی۔

اس کی آنکھ کسی چیز کے چبھن کے احساس سے کھلی تھی سوئی تھی یا کچھ اور جو اس کے بازو میں پیوست کیا جارہا تھا۔اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولی تو عاکف اور نادیہ پریشانی سے اس کے قریب ہی بیٹھے تھے۔

:کیا ہوگیا میری جان۔"

All rights reserved to novelslounge.com

نادیہ اس کے بال سنوارتی پریشانی سے بولی مگر اس نے بری طرح کھانسنا شروع کردیا جس کی بدولت اس کی ناک سے خون نکلنا شروع ہوگیا۔ان دونوں کی حالت غیر ہوگئی اس کی ناک سے بہتے خون کو دیکھتے کانپ گئے۔

"عاکف یہ کیا ہورہا ہے ہماری بچی کو۔"

وہ سہمے انداز میں چلائی کیونکہ وہ بے سدھ پڑی تھی۔عاکف کو کچھ نا سوجھا تو انہوں نے سرعت سے دین کو کال ملائی جو دوسری ہی بیل پہ اٹھالی گئی تھی۔

"تم کہاں ہو دین۔"

ان کی پریشانی سے بھری آواز پہ دین کے اعصاب ٹھنکے۔وہ جو عشب کے ساتھ بیٹھا باتوں میں مصروف تھا چونک کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا چاچو سب خیریت ہے نا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کا دل کسی انہونی کے خیال سے دھڑک اٹھا کیونکہ زبردستی اسے گاڑی سے نکالنے کے چکر میں وہ جزاء کے ہاتھ میں حرارت محسوس کرچکا تھا۔

"وہ جزاء دین اس کی حالت بہت خراب ہے۔اس کی ناک سے خون آرہا ہے۔"

وہ روتے روتے ایک نظر سفید پڑتی جزاء پہ ڈالتے ہوئے بولے۔دین کا رنگ سرعت سے سپید پڑا۔وہ بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلا۔عشب نے نے بھی اس کی تلقید میں قدم بڑھائے۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا دین۔"

عشب نے تفکر بھرے لہجے میں استسفار کیا۔

ہاں بس وہ جزاء کی طبیعت کچھ ٹھیک ہے نہیں میں وہی جارہا ہوں تم بھی گھر" جاؤ۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ افراتفری میں بولتے گاڑی کو اڑا لے گیا۔اس "کے جاتے ہی عشب نے مدھم مسکراہٹ سمیت سر جھٹکا وہ جتنا مرضی اس سے نفرت کا دعویدار ہوتا مگر ابھی اس کے رویے سے چھلکتی بے سکونی بھی عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی۔ سہی کہتے ہیں محبت اپنے آپ نہیں مرتی۔وہ بھی سر جھٹکتے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

دین ہوا کی سی تیزی سے گاڑی اڑاتے پندرہ منٹ کا راستہ پانچ منٹ میں طے کرتے جوں ہی اندر داخل ہوا تو کمرے سے نادیہ بیگم کے رونے کی اوازیں آرہی تھی اس کے آگے کی جانب بڑھتے قسم سست پڑے۔

اندر قدم رکھتے ہی اس کا دل دھک سے رہ گیا۔کچھ ہی دیر میں وہ صدیوں کی بیمار لگنے لگی تھی۔ایسا بھی کیا ہوگیا تھا جو اس کی حالت اس قدر خراب ہوگئی وہ بھی یوں اچانک۔

"دین یہ دیکھو میری بچی کی حالت۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ جزاء کے بال سنوارتے ہوئے مدھم لہجے میں بولی۔

"آپ نے ڈاکٹر کو بلوایا۔"

اس نے پریشانی سے اس کی دوسری جانب جگہ سنبھالتے عاکف کو مخاطب کیا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

انہوں نے انجیکشن دے دیا ہے۔کچھ دیر میں بہتر ہوجائے گی اور خون شاید اس" لیے آرہا ہے کیونکہ اس نے اوور ڈوز لے لی ہے میڈیسن کی۔

انہوں نے تفصیل سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔دین ان کی بات پہ خاموشی سے اپنی نگاہیں اس کے زرد پڑتے چہرے پہ ٹکاگیا۔عاکف نے ان دونوں کی تنہائی کا خیال کرتے نادیہ کو باہر چلنے کا اشارہ کیا تو وہ اپنے آنسو پونچھتی جزاء کی پیشانی پہ بوسہ دیتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور دین سے نگاہیں چڑاتی باہر کی جانب چل دی۔اس کے جاتے ہی دین نے تھکی تھکی سانس خارج کی اور ہولے سے جھکتے اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے مزین کیا تھا۔اس کے لمس پہ وہ کسمسائی۔اس

All rights reserved to novelslounge.com

سے پہلے کہ دین اس کے حرکت کرنے پہ اٹھتا جزاء نے سختی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔دین کا چہرہ ایکدم سپاٹ ہوا۔

:دین۔"

اس کی بھرائی آواز پہ دین نے سختی سے مٹھیاں بھینچی۔

"دین پلیز بس کریں نا۔"

وہ نقاہت زدہ لہجے میں بولتے بیڈ پہ دباؤ ڈالتے اٹھ کر بیڈ کراؤن سے پشت ٹکا گئی۔دین کا چہرہ ابھی بھی دوسری جانب ہی تھا۔وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے چہرے کا رخ اس جانب کیا تو وہ لازماً ضبط ہار جائے گا معاً اپنے شانے پہ دباؤ محسوس کرتے وہ دھک سے رہ گیا کیونکہ وہ اس کے سینے پہ سر رکھے آنسو بہا رہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

ناجانے ایکدم اسے کیا ہوا اس نے بری طرح کھانسنا شروع کردیا۔کھانس کھانس کر دوہری ہوتی جزاء نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر کھولا کیونکہ مسلسل کھانسنے کی بدولت اس کے گلے میں خراشیں سی پڑرہی تھی۔دین سے مزید برداشت نہ ہوا تو اس کی جانب رخ پھیرتے وہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگاگیا۔جزاء نے آنکھوں میں ویرانی لیے اس کی جانب دیکھا اور اس کے سینے پہ سر رکھتے دونوں بازوؤں سے گھیرا بنالیا۔اس کی اچانک حرکت وہ جہاں کا تہاں رہ گیا۔

د"ین پلیز بس کریں اب میرے مرنے کی کسر رہ گئی ہے۔کیا میں مروں گی تو آپ "کو یقین آئے گا۔

وہ سوالیہ لہجے میں آرزدگی سموئے بولی۔ معاً اپنے گرد اس کا حصار محسوس کرتے وہ بے یقینی کی کیفیت میں گھڑی رہ گئی جو اب اس کے سر پہ اپنا گال ٹکائے اس کی پشت ہولے سے تھپتھپارہا تھا۔

"سوری دین۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کے بھاری شرمندہ لہجے پہ دین نے بے ساختہ اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ لب رکھے اور اس کا چہرہ اپنے مقابل کیا۔

"سوری ایکسیپٹڈ جانِ دین۔"

وہ اس کی دونوں آنکھوں کو لبوں سے چھوتا محبت سے بولا تو جزاء کے لبوں سے ایک ہچکی نکلی۔دین نے اس کے گال پہ بہتے آنسوؤں کو صاف کیا اور ٹشو کی مدد سے اس کے ناک سے نکلنے والے سرخ مادے کو صاف کرتے سرزنشی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ دیکھ رہی ہو نتیجہ۔"

وہ ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بولا تو نم پلکوں کی چلمن گرا گئی۔دین نے افسوس بھری نگاہ اس کے جھکے سر پہ ڈالی جسے کل سے ناچاہتے ہوئے بھی بے تحاشہ ازیت سے دوچار کروا چکا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"اب تو آپ مجھ سے ناراض نہیں ہے نا دین۔"

اس نے کسی خدشے کے تحت استسفار کیا تو وہ ہولے سے اس کی ناک دباتے نفی میں سرہلاگیا۔

"تمہادی بدولت چاچو سے بھی اچھی خاصی تلخ کلامی ہوچکی ہے میری۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔

"میں ایسا نہیں چاہتی تھی دین پتہ نہیں کیسے۔"

اس سے پہلے کہ ایک بار پھر وہ رونا شروع کرتی دین نے آنکھوں میں ہی اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو وہ سرعت سے اپنے آنسو صاف کرگئی۔

ہشش اب بلکل نہیں رونا۔کیا کیا سوچ کر واپس لوٹا تھا کہ جب واپس لوٹوں گا تو" تم مجھے ہنستی مسکراتی ملوگی۔تمہارے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروات ہوگی جہاں فقط خوشیوں بھرا جہاں ہوگا مگر سب کچھ ملیامیٹ ہوگیا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تاسف سے اس کے بال سنوارتے افسردگی سے بول رہا تھا۔جزاء اس کے سینے سے لگی پرسکون تھی جبکہ وہ اس کے بال سہلارہا تھا۔

"ہم یہ سب اب بھی تو کرسکتے ہیں نا دین۔"

وہ اسے منانے والے انداز میں بولی۔اس دوران اس کی شرٹ کو اس نے سختی سے مٹھی میں جکڑلیا تھا جیسے اس کے نگاہوں سے اوجھل ہونے کا خوف ہو۔جیسے وہ ایک بار پھر کسی بدگمانی کے تحت ان کا رشتہ داؤ پہ لگ جائے گا۔دین نے اس کے گرد گرفت سخت کرتے اس کی پیشانی چومی تھی جیسے اس کے سارے ڈر ختم کردینا چاہتا ہو۔

"جی بلکل کرسکتے ہیں اور کریں گے بھی بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے۔"

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے خمارآلود لہجے میں بولا۔جزاء نے حلق تر کرتے ۔وہ اس کی جانب دیکھا مگر ذیادہ دیر اس کی لو دیتی نگاہوں میں دیکھنا محال ہوگیا سرخ پڑتی سمٹ کر اس میں ہی پناہ تلاش کرنے لگی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"آپ مجھے طلاق۔"

ایک اور شکوہ یاد آیا تھا۔دین نے خجل ہوتے بال سہلائے۔

"اس کی تو بات ہی مت کرو۔اپنی غلطی ماننے کی بجائے بڑھ چڑھ کر محترمہ مزید غلط بات کررہی تھی دل تو چاہ رہا تھا کہ منہ پہ ایک رکھ کر لگاؤں۔"

وہ سرد مہری سے گویا ہوا۔جزاء کا حلق تک سوکھ گیا اس کے خطرناک تیور دیکھ۔

"آپ مجھے سچ میں مارتے۔"

وہ خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔دین نے مسکراہٹ دبائی اور ایک نگاہ اس پہ ڈالی جس کا چہرہ بخار کی تمازت سے سرخ پڑرہا تھا۔

"نہیں پیار کرتا۔"

وہ اس کے دونوں گالوں پہ محبت بھرا بوسہ دیتے ہوئے بولا جہاں پہ اسے مارنے کا خیال آیا تھا۔جزاء جھجکتے اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔دین نے آسودگی سے

All rights reserved to novelslounge.com

آنکھیں موندتے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔وہ سمجھ گیا تھا جزاء کا دوبارہ اسی راہ میں آنے کے پیچھے بھی ایک طرح سے اس سے ہی کوتاہی ہوئی تھی۔اتنے بڑے قصے کے بعد کسی کا اس کی جانب دھیان نا دینا اسے فراموش کردینا اس کے بعد حالات کا بگڑ جانا پھر شادی کی رات اس کا لاہور چلے جانا اسی لیے جزاء نے یہ رستہ منتخب کیا تھا ہاں اس سے ایک غلطی ہوئی تھی اسکی قسم توڑنے والی وہ اس سے خفا ہوا تھا مگر جتنی سزا اس کیلیے منتخب کی گئی تھی وہی اس کیلیے کافی تھی مزید سہنے کی سکت نا جزاء میں تھی اور نہ دین میں اتنا حوصلہ تھا کہ وہ اسے مزید دکھوں سے دوچار کراتا۔

_____

عشب جوں ہی تھکا ہارا اپنے کمرے میں داخل ہوا کمرے کی حالت دیکھ باقاعدہ چکرا کر رہ گیا کیونکہ صوفوں بیڈ یہاں تک کہ زمین پہ بھی کپڑے گرے ہوئے تھے۔وہ صدمے کی کیفیت میں پورے کمرے میں پھیلے ہوئے گند کو دیکھ رہا تھا۔اس کا

All rights reserved to novelslounge.com

بس نہیں چل رہا تھا کہ علایہ کی گردن دبادے جس کی بدولت اب اس کا کمرہ اس کا لگتا ہی نہیں تھا کہاں وہ صفائی پسند انسان اور کہاں وہ۔وہ تن فن کرتا آگے بڑھا اور اس کی تلاش میں نگاہیں دوڑانے لگا معاً اپنے عقب سے آنے والی قدموں کی چاپ اور اپنے مخصوص پرفیوم کی مہک پہ اس کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے۔اس نے آہستگی سے رخ موڑتے جوں ہی پیچھے دیکھا سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھتے اس کی چیخ بے ساختہ تھی۔علایہ نے آنکھوں کو چھوٹا کرتے اس کی جانب دیکھا جس کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں جیسے پہلی بار لڑکی کو دیکھا ہو۔"

وہ ایک ادا سے اپنے شانے پہ گرے بالوں کو جھٹکتے ہوئے بولی اب تو ویسے بھی اس کی لینتھ بڑھ گئی تھی تو مزید خوبصورت لگتے تھے۔

"لڑکیوں کو دیکھا ہے بارہا بار مگر ایسی لڑکی کو پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ سرتاپا اس کا جائزہ لیتے ہوئے کھیساتے لہجے میں بولا جس نے شاید اس کی ناراضگی کے خوف سے اسی کا لایا گیا گرے رنگ کا گھٹنوں کو چھوتا فراک زیب تن کیا ہوا تھا مگر اس سے اگے بتانے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔

"کیا مطلب۔"

وہ اس کے انداز پہ ہونق ذدہ رہ گئی۔

".یہ کیا حال بنایا ہوا آپ نے علایہ"

وہ دانت پیستے ہوئے اس کے چہرے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا جو کسی چڑیل کا منظر پیش کررہا تھا۔

میک اپ کیا ہے اور کیا پہلے گھنٹہ خریداری میں ضائع کیا اور پھر یوٹیوب سے دیکھ" "کر۔ہوئی نا میں عقلمند۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ آنکھیں گھماتی ایک ادا سے بولی۔عشب نے دل ہی دل میں اس کے میک اپ کو داد دی تھی اور اس سے ذیادہ یوٹیوب کو جس کی بدولت اس نے اپنی حالت ایسی کی تھی۔

"یہ کیسا میک اپ ہے جس میں آپ خوبصورت کم اور خوفصورت ذیادہ لگ رہی ہو۔"

وہ خود کو کہنے سے روک نا پایا اور اس کے آنکھوں کے اوپر لگے لائنر کو دیکھتے جھرجھری لی جو اب ناجانے کہاں کہاں اپنی نشانی چھوڑ چکا تھا۔

"اب کم از کم مذاق تو مت اڑائیں میں دو گھنٹے اس کے پیچھے خوار ہوئی ہوں۔اب تو میری بس ہوچکی ہے۔"

وہ منہ بنا کر بولی۔وہ تو سمجھی تھی کہ وہ اس کی تعریف میں زمین آسمان ایک کردے گا مگر اس نے تو اسے آسمان سے زمین میں ہی پٹخ دیا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

آپ پلیز دو گھنٹے خواری مت لو۔بس دو منٹ لگا کر ڈھنگ سے چہرہ دھو لو وہی"

"بہت ہے کیونکہ اس خوفصورت چہرے کے ساتھ میرا گزارا ناممکن ہے۔

وہ بمشکل مسکراتے ہوئے بولا۔علایہ نے تیکھے چتونوں سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"بندہ جھوٹی تعریفوں کے قلابیں ہی باندھ لے۔"

وہ خشمگین نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولی۔

"بندہ کیوں جھوٹ بول کر اپنی آخرت برباد کرے۔"

وہ بھی دوبدو بولا۔علایہ دانت کچکچا کر رہ گئی۔

"خیال کیجیے کہی یہ بندہ میرے ہاتھوں سے ہی برباد نہ ہوجائے۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی اور تن فن کرتی آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی مگر وہاں دکھائی دیتی اپنی صورت کو دیکھتے اس کی بھی چیخ بے ساختہ تھی۔عشب اس کی چیخ پہ گھبرا کر پلٹا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"یہ کیا ہے عشب۔"

وہ روہانسے چہرے سمیت بولی۔وہ کب سے اسی چہرے سمیت اس کے سامنے تھی علایہ کا جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سماجائے۔لائنر نجانے کہاں کہاں نقش و نگار بنارہا تھا لپ سٹک وہ آدھی سے زیادہ کھاچکی تھی۔اور لائنر لکیر بن کر گالوں پہ بہہ رہا تھا۔وہ بے چارگی سے چہرہ جھکاتے اس سے پہلے کہ واشروم کی جانب بڑھتی عشب نے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔

"ویسے مجھے متوجہ کرنے کیلیے آپکو ان سہاروں کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ مسکراہٹ دبا کر بولا۔علایہ اس کی بات پہ منہ بسورگئی۔

"مجھے لگا آپ ناراض ہونگے۔تو سوچا کہ"

وہ ناخن کھرچتے ہوئے بے نیازی سے بولی۔

"چڑیل بن کر ایک ہی دفعہ میں اس کا کام تمام کرتے ناراضگی ختم کردوں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے بے ساختہ لقمہ دیا۔علایہ نے اس کے سینے پہ ایک چپت رسید کی تھی۔عشب نے ہنستے ہوئے اس کی پیشانی چومتے اسے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

"میں کل واپس لوٹ رہا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ یہ رات میری زندگی کی سب سے حسین رات ہو جس میں ہم اپنے تمام پرانی باتیں پرانی زندگی حتیٰ کہ ماضی کو بھی ایک برا خواب سمجھ کر بھول جائے اور اپنی نئی زندگی کو خوش آمدید کہیں۔دو گی میرا ساتھ اس گھر کو مہکانے میں۔"

عشب اس کی جانب اپنی مضبوط شفاف ہتھیلی پھیلاتے ہوئے محبت سے گویا ہوا۔علایہ نے بغیر کسی تردد کے شرمیلی مسکراہٹ سمیت اس کے ہاتھ پہ اپنا لرزتا ہاتھ رکھا تھا جسے اس نے مضبوطی سے تھام لیا۔عشب نے اس کی پیشانی کو اپنے عزت بھرے لمس سے مزین کرتے اسے یہ احساس دلایا تھا کہ وہ واحد عورت اس کے دل کی ملکہ ہے یہ شروات تھی ایک عزت بھرے اور محبت بھرے رشتے کی جس کی بنیاد ان دونوں نے رکھی تھی۔دور کھڑی قسمت بھی ان کی

All rights reserved to novelslounge.com

خوشیوں بھری زندگی کی دعاگو تھی۔ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے تتلیاں گنگناتی ان کے اس ملن پہ رقصاں تھی۔وہ دونوں بھی اس محبت کی وادی میں اپنے قدم جماچکے تھے۔

____

نو ماہ بعد:

زندگی اپنی مخصوص رفتار سے ڈگر پڑ چل رہی تھی۔دن سبق رفتاری سے گزر رہے تھے۔آٹھ ماہ کا عرصہ کس طرح بیتا کچھ خبر نہ ہوئی۔ان گزرے ماہ میں بہت کچھ بدل گیا تھا۔عشب اور دین واپس لوٹ چکے تھے جن کی واپسی کی اب تک کوئی خبر نہیں تھی۔کاظم صاحب کا ذیادہ تر وقت علایہ کے ساتھ ہی گزرتا تھا۔عائشہ کی بگڑتی حالت کے پیشِ نظر اسے علاج کیلیے بھیج دیا گیا تھا جس کی واپیس بھی کچھ دنوں میں ہونے والی تھی۔عاکف اور نادیہ عائشہ سے مل چکے تھے۔انہوں نے علایہ نے بہت شکوہ کیا عائشہ کے متعلق چھپانے پہ مگر وہ ٹال گئی تھی۔جزاء

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

بھی اب کافی حد تک ٹھیک تھی۔وہ خود کو اس دلدل سے نکالنے میں کسی حد تک کامیاب ہوچکی تھی۔عشب کے جانے کے کچھ عرصہ بعد ہی علایہ کو یہ خبر ملی تھی کہ وہ امید سے ہے۔پہلے پہل تو وہ بہت گھبراگئی تھی مگر سب نے اسے سنبھال لیا تھا۔کاظم صاحب تو اس خبر کو سنتے بے تحاشہ خوش تھے۔انہوں نے تو علایہ کو اپنے ہاتھ کا چھالا بنالیا تھا۔گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ وہ بھی اس چیز کی عادی ہوتی چلی گئی تھی۔نادیہ بیگم جو جزاء میں یہ کمی شدت سے محسوس ہوئی جب علایہ کی خبر سننے کو ملی مگر پھر وہ اس کی کاؤنسلنگ کا سوچتے لب بھینچ گئی۔دین نے بھی شاید اسے اسی بدولت سپیس دی تھی تاکہ وہ پہلے خود سنبھل جائے پھر ہی کسی کی ذمہداری اٹھانے کی اہل ہو۔زندگی نے ان سب کو ہی کسی ایسے سبق سے روشناس کرایا تھا جس نے سب کی دنیا میں طوفان برپا کردیا تھا۔

"یہ ٹھیک سے پانی دیں اسے۔پہلے بھی آپ کی لاپرواہی کی بدولت وہ پھول مرجھاگئے ہیں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ ڈھیلے ڈھالے کرتا شلوار میں ملبوس اپنے وجود کے گرد بڑی سی شال اوڑھے کھڑی سب کاموں پہ نظرثانی کررہی تھی معاً ایک کونے پہ کھڑے ملازم کو دیکھتے وہ ڈپٹ کر بولی۔وہ بھی گھبراتے اپنے کام کی جانب متوجہ ہوا۔علایہ نے کندھے پہ لٹکی چھوٹی سی چوٹی کو پیچھے کمر پہ پھینکا اور شال درست کرتی گھر کا داخلی دروازہ عبور کرتے اندر آگئی.اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہ سکتا تھا کہ یہ وہی علایہ ہے جو آٹھ ماہ پہلے ڈوپٹہ سنبھالنے سے گھبراتی تھی اب اتنی بڑی چادر لیے خود کو ڈھانپے ہوئے تھی۔

لگتا ہے بابا اپنے کمرے میں چلیں گئے میں بھی کچھ دیر آرام کرلیتی ہوں پھر ماما" "کے لوٹنے کی تیاریاں بھی کرنی ہے۔

وہ ذہن میں تانے بانے باندھتے زینوں کی جانب بڑھ گئی۔بیڈ پہ لیٹتے ہی عشب کی یاد نے بری طرح اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔اس گزرے عرصے میں کوئی دن بھی ایسا نہیں گزرا تھا جب اس کی یاد نے اسے جکڑا نا ہو۔ابھی بھی ناجانے کیوں دل میں

All rights reserved to novelslounge.com

ہوتی نے چینی کے پیشِ نظر وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور پاؤں بیڈ سے نیچے لٹکاتے چپل پیروں میں اڑستے ٹیرس کی جانب چل دی۔

"۔عشب آپ کب لوٹیں گے"

وہ آنکھیں میچتے تکلیف سے اس کے تصور سے گویا ہوئی۔اس گزرے عرصے میں شروع میں ایک بار ہی اس کی عشب سے بات ہوئی تھی پھر اس وقت سے لے کر اب تک عشب کا کسی سے رابطہ نہیں تھا یہاں تک کہ علایہ کے امید سے ہونے کی خبر بھی مخفی تھی۔اس وقت میں جب ایک بیوی کو شوہر کی سب سے ذیادہ ضرورت ہوتی ہے اس وقت کو وہ اکیلے کاٹ رہی تھی۔ویسے تو کاظم صاحب نے اسے کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی تھی مگر پھر بھی اس کے دل کو ایک ہی دھڑکا ہوتا تھا کہ ناجانے وہ کب واپس لوٹے گا۔دین بھی اس کے ساتھ ہی واپس لوٹ چکا تھا اسی بدولت اس کا اس گھر میں جانا بہت کم ہی ہوتا تھا۔وہ بہت کم گھر سے باہر نکلتی تھی ابھی وہ انہی سوچوں میں غلطاں تھی معاً فون پہ

All rights reserved to novelslounge.com

ہونے والی بیل پہ چونک کر موبائل کی تلاش میں نگاہیں گھمانے لگی جو اسے سائیڈ ٹیبل پہ رکھا نظر آیا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس تک پہنچی تو سکرین پہ جزاء کالنگ جگمگا رہا تھا۔

"کیسی ہو طبیعت ٹھیک رہتی ہے۔"

فون چھٹتے ہی جزاء کی فکر سے بھرپور آواز پہ وہ مسکرائی تھی۔

"ہاں شکر ہے اللہ کا تم بتاؤ وہاں سب ٹھیک۔"

وہ تسلی آمیز لہجے میں بولی۔جزاء نے باقاعدہ گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

"تمہاری دین بھائی سے کوئی بات ہوئی۔"

اس نے کسی خدشے کے تحت پوچھا مگر جواب میں اس کا انکار سنتے وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

تم پریشان مت ہو۔انشاآاللہ وہ دونوں خیر خیریت سے ہونگے بس خود پہ دھیان دو"
"اور میں کل آؤں گی بڑی ماما آرہی ہیں نا۔

تفصیل سے بولتے آخر میں اس نے تصدیق چاہی۔علایہ نے آزردگی سے فقط ہنکارہ بھرنے پہ اکتفا کیا۔

"علایہ تم ٹھیک ہو نا۔"

جزاء نے اس کی خاموشی محسوس کرتے پریشانی سے اسے مخاطب کیا۔اس کی بات پہ ناجانے اسے ایک دم سے کیا ہوا وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی۔اس اچانک افتاد پہ جزاء بھی بوکھلا گئی۔

جزاء مجھے ان کی بہت کمی فیل ہوتی ہے میں کیا کروں۔اب میں تھک گئی ہوں" اس سفر میں اکیلے چل کر۔میں جانتی ہوں کہ وہ کچھ نہیں کرسکتے مگر وہ کم از کم "میرے پاس تو ہونگے نا مجھے بس یہی دلاسا ہی بہت ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ یاسیت بھرے لہجے میں بولی۔جزاء اس کی بات پہ لب بھینچ گئی۔وہ تسلی بھی دیتی تو کیسے اس کے پاس الفاظ ہی ختم ہوگئے تھے وہ بلکل خاموش ہوگئی۔

"میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔"

ایکدم علایہ نے بوجھل لہجے میں بولتے کال کاٹ دی۔جزاء ارے ارے کرتی رہ گئی۔

میری دعا ہے کہ وہ دونوں جلد ہی لوٹ آئیں۔میں جانتی ہوں کہ تمہیں اس وقت" میں ان کی کس قدر ضرورت ہے پورا سفر اکیلے ہی کاٹتی آئی ہو اس سفر کے اختتام "پہ بس تمہیں ان کا ساتھ نصیب ہوجائے۔

وہ سچے دل سے اس کیلیے دعاگو تھی۔دوسری جانب علایہ اس سے بات کرتے ہی بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے آنکھیں موند گئی۔اس کی آنکھ اپنے قریب ہی ہونے والی کھٹ پٹ پہ کھلی تھی۔اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھول کر دیوار پہ لٹکی گھڑی میں وقت دیکھا تو وہ رات کے آٹھ بجارہی تھی۔وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"افف اتنی دیر تک کیسے سوگئی۔"

وہ اپنی پیشانی مسلتے پریشانی سے گویا ہوئی۔اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر وارڈروب کی جانب بڑھتی کھڑکی میں کھٹکے کی آواز پہ اس نے چونک کر بند کھڑکی کو دیکھا جو مسلسل ہل رہی تھی۔

"کیا باہر ہوا چل رہی ہے۔"

وہ کچھ خوفزدہ ہوئی کیونکہ وہ مسلسل ہل رہی تھی معاً وہ اپنے چہرے پہ جھولتی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے کھڑکی کی جانب قدم بڑھانے لگی۔اس نے چٹخنی گراتے ہولے سے کھڑکی واں کی تو ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اس کے وجود میں کپکپی سی طاری کردی۔اسلام آباد کا موسم ویسے بھی کافی دنوں سے سرد تھا جو وجود میں سرائیت ہوتے سنسناہٹ سی پیدا کردیتا تھا۔اس نے متلاشی نگاہیں اطراف میں گھمائی مگر ایک جانب ہلکی سی روشنی ہی موجود تھی اس کے علاوہ کسی زی روح کا نام و نشان تک نہیں تھا۔اس سے پہلے کہ وہ بے نیازی سے کھڑکی بند کرتے اندر

All rights reserved to novelslounge.com

آتی کسی نے کھلے پٹ میں سے ہی اس کی کلائی اپنی گرفت میں لی۔علایہ کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔اس نے گھبرا کر اس جانب دیکھا جہاں عشب کھڑکی کے راستے اندر داخل ہورہا تھا۔علایہ کی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔پورے نو ماہ بعد وہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی پہلے پہل تو وہ بے یقینی کی کیفیت میں گھڑی وہی کھڑی رہی۔عشب کی نگاہ ابھی ٹھیک سے اس پہ نہیں پڑی تھی کیونکہ روشنی نا ہونے کی برابر تھی۔وہ شاید لیمپ لگا کر سوئی تھی اسی وجہ سے بس ابھی تک اس کی روشنی ہی پورے کمرے میں احاطہ کیے ہوئی تھی۔وہ جوں ہی اندر داخل ہوا تو اس کے چہرے پہ تکلیف کے اثرات ابھرے تھے جو ساکت کھڑی علایہ کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہیں رہ سکے۔

"عشب۔"

وہ متفکر سی آگے بڑھی۔اتنی دیر میں صوفے پہ بیٹھا گہرے گہرے سانس بھرنے لگا۔علایہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا اور سوئچ بورڈ پہ ہاتھ مارتے کمرے کی

All rights reserved to novelslounge.com

لائٹ جلائی۔بٹن آن کرتے ہی روشنی پورے کمرے میں پھیل گئی تھی۔عشب کی تھکی تھکی نگاہ جوں ہی اوپر کی جانب اٹھی اسے دیکھتے ساکت رہ گئی۔وہ سن دماغ کے ساتھ اس کے بلکی وجود کو دیکھ رہا تھا۔پہلے پہل تو اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہ آیا کہ یہ سچ ہے.یا محض نظروں کا دھوکا۔اس کی نگاہیں اپنے وجود پہ محسوس کرتے علایہ نے جوں ہی نگاہیں جھکائی اسکا شدت سے جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سماجائے کیونکہ وہ کب سے چادر کے بغیر کھڑی تھی۔اس نے ہڑبڑاہٹ میں بیڈ سے چادر اٹھاتے کپکپاتے ہاتھوں سے اوڑھی۔عشب کی حالت ابھی بھی جوں کی توں ہی تھی معاً علایہ کی نگاہ اس کی ٹانگ کی جانب اٹھی جہاں سے سرخ مادہ پوری شدت سے نکل رہا تھا۔اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔

"عشب یہ کیا ہوا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ سرعت سے اس کے ٹانگ کو چھوتے ہوئے صدمے کی کیفیت میں بولی۔ عشب نے خاموشی سے بغیر اس کی بات کا جواب دیے اسے صوفے پہ اپنے نزدیک بٹھایا اور نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"عشب مجھے دیکھنے کو دیں کہ کیا ہوا۔"

وہ جھنجھلاتے لہجے میں گویا ہوئی۔

کچھ نہیں ہوا چپ کر کے سکون سے بیٹھی رہو اور مجھے بتاؤ علایہ یہ سب کب"
"کیسے۔

وہ اسے ڈپٹنے والے انداز میں بولتے آخر میں خوشگوار حیرت سے بولا۔علایہ نے جھجھک کر انگلیاں چٹخائی۔پہلے وہ خود اس کی منتظر تھی اس کی واپسی کیلیے دعاگو تھی اور اب جب وہ لوٹ آیا تھا تو ایک فطری جھجھک عارے آرہی تھی۔

"علایہ میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عشب اپنی بات پہ زور دے کر بولا۔علایہ نے ناراض نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اب خشمگین نگاہوں سے اسے گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہا تھا۔

"ہاں تو آپ تو چلے گئے پیچھے خبر بھی نہیں لی ایک دفعہ بھی۔میں نے آپکو بہت مس کیا۔"

وہ شکایت کرنے والے انداز میں بولتے آخر میں اس کے سینے سے لگے آنسو بہانے لگی۔عشب نے تشکرانہ انداز میں اسے اپنے سینے میں بھینچتے آنکھیں موندی تھی۔

"میں نہیں جانتا تھا کہ مجھے واپس لوٹنے پہ اس قدر خوبصورت تحفہ ملے گا جو میری اتنے عرصے کی تھکاوٹ کو یوں لمحوں میں ذائل کردے گا اور یہ سب صرف آپکی وجہ سے ممکن ہوا ہے جانم۔"

وہ اس کی پیشانی کو لبوں سے چھوتے اسے معتبر کرگیا۔علایہ نے آسودگی سے مسکراتے اس لمس کو اپنے وجود میں سرائیت ہوتے محسوس کیا تھا۔اسی محبت اسی توجہ کی تو اسے طلب تھی۔اس نے مسکراتے ہوئے اسکی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ جوں ہی فریش ہوکر واپس لوٹی وہ اتنی دیر میں خود ہی اپنی ٹانگ کا زخم صاف کرچکا تھا۔علایہ نے مزید پوچھنا مناسب نہ سمجھا تبھی خاموشی اختیار کرگئی۔

"کیا بھائی بھی واپس لوٹ آئے۔

اس نے کسی اندیشے کے پیشِ نظر پوچھا جواباً اس کا سر اثبات میں ہلتا دیکھ اس نے ایک پرسکون سانس خارج کی۔عشب کے اپنے سامنے ہتھیلی پھیلانے پہ اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جواباً اس کی آنکھیں دکھانے پہ وہ اپنا نازک ہاتھ اس کی مضبوط ہتھیلی پہ جماگئی۔

اس پاک ذات کے آگے سر بھی تو جھکانا ہے جس کی بدولت آج اتنی بڑی خوشی" "ہمیں نصیب ہوئی ہے۔

اس کے بعد انہوں نے شکرانے کے نفل ادا کئے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

آپ جانتے ہیں جب مجھے یہ خبر ملی تھی نا میں کس قدر خوش ہوئی تھی۔میں" چاہتی ہوں ہمارا بے بی جو بھی ہو ہمارے لیے حسن کی کمی کو پورا کردے .جو ہمارے درمیان کی کہی موجود ہے مگر ایک احساس کے تحت۔"

سلام کے بعد وہ اس کے شانے سے لگی اپنے دل کی بات کہہ رہی تھی اور وہ اس کے گرد اپنا محبت بھرا حصار باندھے پوری دلجمعی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

_____

اگلے دن کا سورج نئی امید کی کرنیں لے کر نمودار ہوا تھا۔ہر جانب خوشحالی نے بسیرا کیا ہوا تھا۔سب خانزادہ منشن میں ہی موجود خوش گپیوں میں مصروف تھے۔دین جزاء عاکف اور نادیہ بھی وہی آگئے تھے کیونکہ آج کافی عرصے بعد عائشہ بھی لوٹنے والی تھی۔انہیں لینے علایہ اور عشب گئے تھے۔کاظم صاحب کے دل کو ایک عجیب سا دھڑکا لگا ہوا تھا وہ نہیں چاہتے تھے کہ انہیں دیکھ کر وہ پھر سے اپنے حواس کھودے یا باقی افراد کو بھی اس متعلق کچھ آگاہی ہو کیونکہ ابھی تک صرف

All rights reserved to novelslounge.com

علایہ اور عشب ہی اس راز کے حصے دار تھے۔وہ کسی بھی طرح ان کی واپسی سے پہلے یہاں سے فرار چاہتے تھے مگر کیسے یہ ان کی سمجھ سے باہر تھا۔

"انکل آپ کی طبیعت ٹھیک ہے نا۔"

دین نے ان کی اڑی اڑی رنگت دیکھتے سنجیدگی سے استسفار کیا جواباً وہ بمشکل مسکراتے اثبات میں سر ہلاگئے۔وہ اسے کیا بتاتے کہ وہ کس وجہ سے پریشان ہیں وہ عائشہ کے سامنے سے کترارہے تھے۔وہ ماضی ایک بار پھر دہرانا نہیں چاہتے تھے۔جس درد کو دل میں ہی دبانے میں انہیں اتنا عرصہ بیت گیا وہ اس درد کو دوبارہ اجاگڑ نہیں کرنا چاہتے تھے۔

کچھ دوریاں جسم سے تمام خون نچوڑ کر رکھ دیتی ہے ہماری جان نکالنے کے درپے ہوتی ہیں مگر بعد میں وہی ہمارے حق میں بہترین ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس پاک ذات کے فیصلوں کی مصلحت وقت سے پہلے کوئی نہیں سمجھ پایا۔

All rights reserved to novelslounge.com

معاً باہر پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز پہ ان سب کے دل بھی ایک لمحے کیلیے رک گئے تھے۔باقی سب تو آنکھوں میں نمی اور لبوں پہ مسکراہٹ لیے دروازے کی جانب چل دیے تاکہ ان کا اچھے سے استقبال ہوسکے جبکہ کاظم صاحب کے دل کی دھڑکن سست پڑگئی تھی۔دل کسی انہونی کے خیال سے دھڑک رہا تھا۔علایہ جوں ہی گاڑی سے عائشہ کو لے کر باہر نکلی سب ان سے نہایت ہی خوش اخلاقی سے ملیں تھے۔وہ دین کو پہچانتے اس کا ماتھا چومتے جو روئی وہی سب کی آنکھیں نم ہوگئی تھی۔ان کی حالت کسی بن پانی کی مچھلی کی مانند تھی جو اپنی اولاد کو دیکھتے ہی تڑپ رہی تھی۔علایہ نے بمشکل انہیں اپنے ساتھ لگاتے حوصلہ دیا۔اب وہ کسی بھی قسم کے دکھوں کو اپنی زندگی میں لانا نہیں چاہتی تھی۔وہ انہیں اپنے حصار میں لیتے جوں ہی اندر داخل ہوئے سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھتے عائشہ کی آنکھیں ایک لمحے کیلیے پتھرا گئی۔اس کا دل اٹھاں گہرائیوں میں ڈوب کر ابھرا۔آنکھوں میں سناشائی کی رمق ابھری تو دل میں درد سا اٹھا۔اس شخص کو پہچانتے ہی اس کے

All rights reserved to novelslounge.com

دل کا درد شدت اختیار کرگیا۔جو آنسو پلکوں پہ ٹھہرگئے تھے وہ وہی سے گرتے چلے گئے۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں علایہ کی جانب دیکھا تو وہ اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیڑ گئی۔

"ماما یہ عشب کے ڈیڈ۔"

اس کی سرگوشی پہ عائشہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی سماعتوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔

"مجھے یہاں نہیں رہنا۔"

وہ تڑپتے دل کے ساتھ بولی۔ماضی کے ورق پلٹنا شروع ہوگئے تھے۔دل میں درد سا اٹھ رہا تھا۔سب افراد نے نا سمجھی سے ان کا چہرہ دیکھا جو ناجانے کیا کیا بول رہی تھی جبکہ کاظم کا چہرہ ایک بار پھر اس کے دھتکارنے پہ دھواں دھواں ہوگیا۔علایہ کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"ماما آپ میرے ساتھ چلیے۔"

دین نے انہیں بازوؤں کے گھیرے میں لیتے ان سب کو اشارہ کرتے قدم ان کے کمرے کی جانب بڑھائے۔کاظم صاحب اپنے قدموں میں شکستگی لیے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

"دین مجھے یہاں نہیں رہنا۔پلیز مجھے یہاں سے لے چلو۔"

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔دین نے علایہ کو دیکھتے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی جواباً وہ جو خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے بیٹھی تھی وہ پھٹ پڑی۔

"پلیز ماما ماضی کی ایک غلطی کو پھر سے مت دہرائیے گا۔بس یہ سمجھ لیجیے گا اس وقت باقی رشتے تو مرگئے مگر اگر آج اس بدولت کچھ ہوا تو آپ کی بیٹی مرجائے گی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ آنکھوں میں نمی لیے تھکے تھکے انداز میں بولی۔عائشہ نے اس کی.صورت دیکھتے ساری مزاحمت ترک کردی۔دین ابھی بھی انجان ہونقوں کی طرح ان کی بات سمجھنے کی تگ و دو میں تھا۔علایہ نے اس کی پریشان صورت دیکھ ماضی میں جو کچھ بھی ہوا سب کچھ تفصیل سے اس کے گوش گزار دیا۔دین دھواں دھواں چہرے سمیت اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔آنکھوں میں فقط ایک ہی جذبہ تھا بے یقینی ۔عائشہ حق دق وہی بیٹھی رہ گئی۔کا

اس کے بعد عائشہ نے اس گھر سے جانے کی کوئی بات نہیں کی بس وہ خاموش ہوگئی تھی۔بلکل خاموش۔اس رات علایہ نے اس کی گود میں سر رکھے پچھلے تمام دکھ درد کہ ڈالے تھے۔

تمہاری ماں تو بدنصیب ٹھہری مگر میری بیٹی بہت خوش نصیب ہے جسے عشب" "جیسا ہمسفر ملا۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی پیشامی چومتے بول رہی تھی اور علایہ اتنے عرصے بعد ان کی آغوش میں گرمائش محسوس کرتے پرسکون سوئی رہی۔

یہ اگلے دن کی بات ہے جب علایہ کمرے میں داخل ہوئی تو عشب فون پہ کسی سے محو گفتگو تھا۔اس کو انگلیاں چٹخاتے دیکھ اس کی پریشانی بھانپ گیا تبھی اگلے ہی لمحے فون بند کرتے اپنا رخ اس کی جانب کیا جو منتظر مگر بے چین نگاہیں اطرا میں گھمارہی تھی۔عشب اسے لیتے بیڈ پہ براجمان ہوا تاکہ وہ اپنے دل میں چل رہی بات آرام سے اس کے گوش گزار دے۔

"عشب اگر میں آپ سے کچھ مانگوں تو کیا آپ مجھے دیں گے۔"

وہ کمزور سے لہجے میں بولی۔عشب نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تو علایہ کی کچھ ڈھارس بندھی۔

"ہاں جو آپ کہو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

جواباً وہ اپنائیت بھرے لہجے میں بولا۔علایہ نے اپنا حلق تر کیا جیسے خود کو کچھ بولنے کیلیے تیار کررہی ہو۔عشب کے ہاتھ دبانے پہ وہ گویا ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی۔

"وہ میں چاہتی ہوں کہ ماما اور بابا کا نکاح کردیں ہم۔"

وہ آنکھیں میچ کر جلدی سے بولتی زبان دانتوں تلے دبا گئی۔عشب نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کا ذہنی توازن بگڑ گیا ہو۔

"آپ کا دماغ ٹھکانے پہ ہے۔"

وہ اس کی کنپٹی پہ انگلی بجاتا سرد مہری سے گویا ہوا۔اس کے چہرے پہ چٹانوں جیسی سختی تھی۔علایہ کا حلق تک کڑوا ہوگیا۔

عشب اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ہمارے والدین ہمارے لیے بھی تو" سوچتے ہیں نا ہمارا اچھا برا۔ہمارے ساتھ چاہ کر بھی کچھ غلط نہیں ہونے دیتے۔اب انہوں نے جب ہمیں ایک دوسرے سے ملوا کر ہمیں یہ خوشی دی

All rights reserved to novelslounge.com

ہے تو کیوں نا اب ہم ان کی اولاد ان کیلیے کچھ اچھا سوچے۔ویسے بھی نکاح تو جائز ہے نا۔ماما نے اس گھر میں رہنا ہی ہے تو کیوں نا کسی محرم رشتے کے ساتھ۔"

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔عشب نے تلخی سے اس کی جانب دیکھا۔

کیا آپ چاہتی ہو کہ ایک بار پھر میں اپنے باپ کی زات کو رلتا ہوا دیکھو انہیں پھر سے اسی درد سے روشناس کراؤ جسے بھلانے میں صدیاں بیت گئی مگر درد ابھی بھی اٹھتا ہے اس میں۔"

وہ اذیت بھرے لہجے میں بولا۔علایہ نے اس کے دونوں ہاتھ تھامتے اس کی آنکھوں میں دیکھا وہ سمجھ گئی تھی پتھر پگھل رہا ہے اور بہت جلد وہ موم ہوجائے گا بس اس کی کچھ جدوجہد کی ضرورت ہے۔

عشب ماضی دہرایا نہیں جائے گا یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔ہم ایک بار کوشش تو کر ہی سکتے ہیں نا۔ان سے جتنا ہوسکتا تھا وہ ہمارے لیے کر چکے ہیں اب ہمیں ایک اچھی اولاد ہونے کا ثبوت دینا ہے۔جو کچھ بھی ماضی میں ہوا میں جانتی ہوں

All rights reserved to novelslounge.com

بہت تکلیف دہ ہے سب سے زیادہ اذیت بابا نے سہی ہے میں چاہ کر بھی اس کا مداوا نہیں کر سکتی مگر وہ کر سکتی ہے وہ غم ان کا دیا ہوا ہے تو ان کے دل سے وہ دکھ تکلیف وہی اتار سکتی ہیں۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولی۔اس کی آنکھوں میں کچھ کر دکھانے کا جنون تھا۔عشب اس کی سیاہ آنکھوں کی چمک دیکھ کر ٹھٹھک گیا ناجانے وہ کیا سوچ بیٹھی تھی۔

"باقی سب سے کون نپٹے گا۔"

اس نے کمزور سی مزاحمت کی۔

"میں سنبھال لوں گی سب۔"

وہ ایکدم خوشی سے اٹھی اور اس کا گال چومتے کھلکھلاتے چہرے اور جگمگاتے دل کے ساتھ کمرے کے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

"دھیان سے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عقب سے آنے والی عشب کی تنبیہی آواز پہ وہ بے ساختہ اپنے قدموں کو بریک لگا گئی۔اب سب سے پہلے اسے عائشہ سے بات کرنی تھی۔عشب بھی ڈوبتے دل کے ساتھ کاظم صاحب کے کمرے کی جانب چل دیا ناجانے اس کا کیا ردِ عمل ہوگا۔

نیچے لاؤنج میں پہنچتے ہی دین کو داخلی دروازے سے اندر آتا دیکھ اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیلی۔

"تم اس وقت یہاں۔"

عشب نے اس سے مصافحہ کرتے اچھنبے سے پوچھا۔"ہاں علایہ نے بلوایا ہے ایمرجنسی نوٹ پہ۔ماما سے کوئی بات کرنی ہے شاید اسے۔"

اس کی بات پہ عشب کا ماتھا ٹھنکا۔وہ بے ساختہ اس سے نگاہیں چڑا گیا۔دین نے اس کا شانہ تھپتھپاتے اپنا رخ کمرے کی جانب کیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہوگیا یہ کیسی باتیں کررہی ہو اپنی ماں سے۔"

کمرے میں داخل ہوتے عائشہ کی کرخت آواز پہ دین نے بھنویں اچکاتے نا سمجھی سے ان کا چہرہ دیکھا۔

یہ دیکھو اپنی بہن کی باتیں۔میں کیسے شاہ زین کو چھوڑ کر کسی کے متعلق سوچ سکتی ہوں۔

ان کی بھرائی آواز پہ دین کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی جبکہ چہرے پہ کرختگی چھاگئی۔

"کیا کہا آپ نے علایہ۔"

اب کی بار وہ ان کے ساتھ ہی جگہ سنبھالتے براہ راست علایہ سے مخاطب ہوا۔

"بھائی وہ میں نے بابا سے نکاح کی بات کی تھی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔دین نے تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔عائشہ مزید ہچکیوں سے رودی۔

"علایہ اتنی بڑی ہوگئی ہو کہ ایسی باتیں کرنے لگو جس کا کوئی سر پیر ہی نا ہو۔"

وہ تنے تنے تاثرات سمیت سخت لہجے میں بولا۔لہجے میں نرمی کی ذرا سی بھی گنجائش نہیں تھی۔

"بھائی اسی کا تو سر پیر ہے۔ہمارے بابا تو اب اس دنیا میں نہیں ہے نا اور ویسے بھی جتنی وہ ماما سے محبت کرتے تھے وہ ضرور میرے فیصلے کو سراہے گے آپ میری بات کا یقین کریں۔ماما بابا سے بے وفائی کے خوف سے اس نکاح سے انکار کررہی ہے مگر ماضی میں جو کاظم بابا کے ساتھ ہوا ان سے منگنی ہوتے ہوئے بھی ماما کا دل ان کی جانب آمادہ نہیں تھا۔ماما کیا اس وقت آپ کا دل نہیں کانپا تھا ایک ایسے شخص کا دل توڑتے ہوئے جو شاید آپ کے ساتھ محبت سے بھی آگے کا سفر طے کرچکے تھے۔میں آپ کو غلط نہیں کہ رہی ماما بس میں آپ کیلیے خوشیاں

All rights reserved to novelslounge.com

چاہتی ہوں جو شاید بابا کے ساتھ ہی ممکن ہے۔بھائی آپ کہیں نا ماما سے مان جائیں پلیز۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے منت سماجت پہ اتر آئی۔عائشہ نے اسے زمین سے اٹھاتے سرزنشی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اپنے قریب بٹھایا وہ اس کی حالت کے پیشِ نظر بارہا بار اسے منع کرچکی تھی زمین پہ بیٹھنے سے مگر وہ ہر بار نظرانداز کرجاتی تھی۔دین پرسوچ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا معاً کچھ سوچتے اس نے عائشہ اور علایہ دونوں کی پیشانی پہ محبت بھرا بوسہ دیا۔

"میں نہیں جانتا کیا ٹھیک ہے یا غلط مگر اگر میری گڑیا کہتی ہے کہ ماما انکل کے ساتھ ہی خوش اور محفوظ رہیں گی تو مجھے اس نکاح سے کوئی انکار نہیں ہے۔میں انکل کو جانتا ہوں وہ بہت اچھے ہیں باقی جو بہتر سمجھو تم مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ عقیدت بھرے لہجے میں بولا۔اس کی بات پہ علایہ جی جان سے مسکرائی تھی جبکہ عائشہ کا چہرہ ویرانی لیے ہوئے تھا۔

"مما میں بس یہ چاہتی ہوں کہ آپ ماضی کے کچھ فیصلے جو پچھتاوے کا سبب بنے وہ پچھتاوا باقی نا رہے۔سب ٹھیک ہوجائے گا ہمیں ہمارے فیصلے پہ فخر ہو۔"

علایہ ان کے گال پہ محبت بھرا بوسہ دیتے ہوئے بولی تو وہ خالی خالی دل کے ساتھ چہرہ جھکا گئی۔

دوسری جانب عشب نے بھی کاظم صاحب سے بات کرنے کی ٹھانی مگر وہ کسی صورت ہاتھ نہیں آرہے تھے ان کے لبوں پہ فقط نا ہی تھی اور عشب انہیں سمجھاتے سمجھاتے تھک چکا تھا۔

"ڈیڈ اگر محبت تھی تو اس میں انا تو نہیں ہوتی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ چیخ کر گویا ہوا۔کاظم صاحب اس کے تیور دیکھ ٹھٹھک گئے جو ابھی اس کی منتیں کررہا تھا اور اب کیسے ہتھے سے ہی اکھڑ گیا تھا۔

یہ انا نہیں ہے میں ڈرتا ہوں۔ڈرتا ہوں کہ ایک بار پھر ریجیکشن کا لیبل نا ماتھے" پہ سجا کر گھوموں۔ مجھ میں انا ہوتی تو شاید آج علایہ تمہاری بیوی نا ہوتی عشب۔وہ تمہارے بچے کی ماں نا بننے والی ہوتی۔اسے میں نے اپنی بیٹی نا بنایا ہوتا۔مجھے بس اپنے نصیب سے خوف آتا ہے۔میرا نصیب ہی سیاہ ہے۔اس میں کسی اور کا کوئی "قصور نہیں۔

وہ سپاٹ چہرے سمیت ٹھہرے لہجے میں بولتے اسے بہت کچھ باور کراگئے۔عشب کے لبوں پہ جیسے کسی نے قفل لگادیا تھا۔ٹھیک ہی تو کہ رہے تھے وہ۔وہ ٹھیک ٹھاک شرمندہ ہوتے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔وہ ان کے دھوپ چھاؤں کے مزاج سے ہی الجھ گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ڈیڈ قسمت کو مت قصوروار مت ٹھہرائیے شاید وہ درست وقت نہیں تھا۔ہم سب" کی زندگیوں میں یہی ہونا لکھا تھا۔ہم نے ان حالات کا سامنا کرنا تھا اسی لیے یہ سب کچھ ہوا جو ہستی یہ نظام چلارہی ہے یہ سب اسی کے حکم کے مطابق ہوا ہے اور اب بھی جو ہورہا ہے وہ بھی اسی کے مطابق ہورہا ہے ایک بار کوشش کیجیے۔جب کوئی خوش نصیبی آپ کو اپنی انگلی تھمارہی ہو تو اسے بغیر کسی تردد کے تھام لیجیے اور وہ آپ کو جہاں لے کر جانا چاہتی ہے اس کے ساتھ ہم قدم ہوجائیں۔اگر اپنے قدموں پہ چل کر آتی خوشی آپ کی انگلی تھامنے کی خواہشمند ہو تو "اسے دھتکارنا نہیں چاہیے بلکہ خود آگے بڑھتے اس کا ہاتھ تھام لینا چاہیے۔

وہ سحرانگیز لہجے میں بولتے ایک لمحے کیلیے انہیں سن کرگیا۔کاظم صاحب نے اس کی بات پہ ٹھنڈی آہ خارج کرتے صوفے سے سر ٹکالیا۔عشب ان کے یوں بے دم ہونے کو ان کی رضامندی مانتے ازیت سے مسکرادیا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے باہر کی جانب چل دیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

____

"علایہ مجھے دو میں کرلیتی ہوں یہ اگر اتنا ہی شوق ہے کام کرنے کا جاؤ دیکھ کر آؤ

دین کیا کررہے ہیں باہر۔"

جزاء اسے مسلسل کھڑا دیکھ ڈپٹ کر بولی۔اس کا وقت قریب تھا تو سب اس کا کچھ زیادہ ہی خیال کررہے تھے مگر اس نے کسی کی نا سننے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔

"آج یہ کھیر میں ہی بناؤں گی۔کوئی مجھے نا روکے۔"

وہ نکھری نکھری سی خوش باش دوبارہ کھیر کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے بولی۔وہ جی جی کرتے ہر کام میں بھر چڑھ کر حصہ لے رہے تھے۔

علایہ کی خوشی آج دیدنی تھی۔وہ جانتی تھی کہ آسمان پہ موجود وہ دو لوگ جو اس کی زندگی میں بہت اہمیت رکھتے تھے اس کے فیصلے کو ضرور سراہے گے۔سب لوگ بھاگ دوڑ میں لگے تھے کیونکہ شام میں نکاح کی تقریب تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"ارے ارے بیگم۔کچھ وقت ہمیں بھی آپ کا چاہیے اگر اجازت ہو تو۔"

دین کمرے سے باہر جاتی جزاء کی کلائی تھامتے اس کے گرد حصار بناتے ہوئے محبت سے بولا۔جزاء نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا تھا۔

دین گھر میں اتنے کام ہیں۔آپ کیا چاہتے ہیں۔میں نکاح کے بعد آپ کو سارا" "ٹائم دوں گی اوکے ابھی جانے دیں۔

وہ اسے پچکارنے والے انداز میں بولی۔دین نے گہری نگاہ سے سرتاپا اس کا جائزہ لیا جو کتھئی رنگ کے گھٹنوں کو چھوتے فراک میں اس کے دل کے تاروں کو چھیڑ رہی تھی۔بالوں کو ایک کندھے پہ ڈالے وہ خوبصورتی کی ایک مکمل تصویر لگی۔اس نے جھکتے جزاء کی پیشانی کو اپنے لمس سے مزین کیا اور اس کے ائیرنگ اے چھیڑ چھاڑ کرنے لگا۔علایہ کے کہے کے مطابق نکاح کی تقریب دین کے گھر میں ہورہی تھی۔وہ چاہتی تھی کہ اس کی ماما اس گھر سے رخصت ہوکر اس گھر میں آئیں۔

"اچھا ایک بات کا جواب تو دیتی جاؤ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے گرد گرفت تنگ کرتے ہوئے اس کے گال کو لبوں سے چھوگیا۔ جزاء کے چہرے پہ گلال سا بکھر گیا اس کی کاروائی پہ۔اس نے ایک. خفگی بھری نگاہ دین پہ ڈالی جو بلیک ٹیکسڈو میں ملبوس اسے ایک نگاہ دیکھنے میں تو ساکت کرگیا جو انکھوں میں محبت لیے اس کی روح میں سرائیت کررہا تھا۔

میں کہ رہا تھا کہ تم کب مجھے اس عہدے پہ فائز کررہی ہو جس کے بعد ایک مرد" "خود کو خوش قسمت محسوس کرتا ہے۔

وہ آنکھوں میں شریر سی چمک لیے اس سے سوال کررہا تھا پہلے تو جزاء نے نا سمجھی سے اس کا چہرہ دیکھا معاً اس کی بات کا مفہوم سمجھتے اس کا جسم کا سارا گویا چہرے پہ سمٹ آیا۔اس نے سرخ چہرے سمیت اس کے شانے پہ ایک چپت رسید کی تھی اور بھاگنے والے انداز میں کمرے سے باہر نکل گئی۔دین نے بے ساختہ شکر ادا کیا کہ وہ وقت رہتے سنبھل گئی تھی ہاں اسے اس کی ناراضگی

All rights reserved to novelslounge.com

اور بے رخی سے فرق پڑتا تھا تبھی اس کے خاطر وہ خود کو سنوار گئی تھی۔اس کے بھاگنے پہ دین کے لبوں پہ ایک مسکراہٹ پھیلی تھی۔

رات کی قربت سے خمارآلود دین کی آنکھیں جب جب جزاء کی لجاتے چہرے یا جھجھکتی نگاہوں سے ٹکراتی وہ کھل کر ہنس دیتا۔

کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد نکاح کی تقریب کا آغاز ہوا تو دونوں فریقین کا چہرہ سپاٹ تھا جبکہ علایہ دھڑکتے دل کے ساتھ عشب کا ہاتھ تھامے اسی جانب دیکھ رہی تھی۔نکاح کی تقریب ہوتے ہی ان دونوں نے باری باری اس کی پیشانی چومی تھی جواباً وہ اپنی بات کی تکمیل ہوتی دیکھ کھلکھلا کر ہنس دی۔

سب لوگوں کے چہرے خوشیوں سے دمک رہے تھے۔

سب لوگوں کا دل مکمل روشنیوں اور رونقوں میں ڈوبا ہوا تھا۔

_____

All rights reserved to novelslounge.com

وہ دونوں ساکت کھڑے یک ٹک ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔کیا ایک بار پھر وہ اسے ٹھکراتے چلی جائے گی اسے ایک نئے سرے سے اذیت دے گی۔اس کی جانب دیکھتے کاظم کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے گال پہ گرا عائشہ تڑپ کر اس کے آگے ہاتھ جوڑ گئی۔

مم۔مجھے معاف کردو کاظم میں تمہاری گنہگار ہوں۔میں یہ نکاح نہیں کرنا چاہتی" "تھی میں تمہارا سامنا ہی نہیں کرسکتی تھی مگر علایہ کی ضد۔

وہ روتے روتے اس کے پیروں میں جھک گئی۔کاظم تڑپ کر اس کے ساتھ ہی نیچے بیٹھتے اس کے ہاتھ تھام گئے۔

جانتی ہو جس دن سب کچھ ختم ہوا تھا نا ایسا محسوس ہوا تھا کہ میرا سانس رک گیا" ہے میں ختم ہوگیا ہوں۔بہت رویا تھا اس دن میں تمہارے جانے پہ نہیں بلکہ اس چیز میں کہ مجھ میں اتنی ہمت تھی کہ میں تمہیں چھوڑسکتا ہاں مجھ میں اتنی ہمت تھی کہ میں تمہاری ایک مسکراہٹ پہ سب کچھ وار سکتا تھا۔اسی لیے تو

All rights reserved to novelslounge.com

تمہاری خوشی کی خاطر اپنا آپ لوٹا کر تمہیں وہ خوشی دے آیا۔میں نے اس کے بعد تمہیں بھلا دیا تھا میرا یقین کرو کبھی تمہارا خیال میں نہیں لایا۔"

وہ یاسیت بھرے لہجے میں بولتے زمین پہ بیٹھتے بیڈ سے پشت ٹکا گئے۔عائشہ ان کی بات پہ سن بیٹھی رہ گئی۔

تمہارے خلاف یہ بات کرنے سے پہلے میں یہ بھول گئی تھی کہ یہ انسان تو ہمیشہ ہنستا مسکراتا ہی اچھا لگتا ہے جسے میں نے کھودیا جس کی مسکراہٹ چھیننے کا سبب میں بنی۔"

وہ اذیت بھرے لہجے میں بولتے تلخی سے ہنس دی۔

"میں تمہارے لائق نہیں تھی۔میں نے تو دوستی کا بھرم بھی نہیں رکھا۔"

وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی۔

All rights reserved to novelslounge.com

تم میرے لائق ہو تبھی تو اسی زندگی میں ہم اس محرم رشتے میں بندھے ہیں۔وہ"
رشتہ ہمارے درمیان استوار ہوا ہے جو میری اولین خواہش تو تھی مگر میرے وہم و
گمان میں بھی نہیں تھا۔میں چاہ کر بھی اس بات پہ یقین نہیں کرپارہا عاشی کہ
تم میری نگاہوں سے سامنے میرے کمرے میں میری بیوی کی حیثیت سے موجود
"ہو۔

وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولے تو ان کے لبوں سے ایک سسکی برآمد ہوئی۔

"تمہیں مجھ سے کبھی نفرت نہیں ہوئی۔"

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولی۔جواباً انہوں نے ایک گہری نگاہ ان پہ ڈالتے نفی میں
سر ہلایا تھا۔

کبھی نہیں عاشی ایک لمحے کیلیے بھی نہیں۔وہ تمام غلط باتیں سوچ کر بھی نہیں"
ہمیشہ اپنی غلطیاں تلاشتا تھا کہ شاید میں ہی کسی مقام پہ غلط ہونگا جو یوں رد کیا گیا
مگر یہ گلابی گالوں والی گڑیا مجھے شروع سے چاہیے تھی اب وہ مجھے مل رہی ہے تو

All rights reserved to novelslounge.com

میں کیسے اس سے بے نیازی برت سکتا ہوں وہ چاہ کر بھی تمہیں نظرانداز نہیں کرسکتا نفرت تو دور کی بات ہے۔"

وہ رنج و ملال کی کیفیت میں بولتے ان کی پیشانی کو اپنے لمس سے مزین کرگئے۔عائشہ کا دل جو ہمک ہمک کر ان کی توجہ ان کی محبت کا طلبگار تھا اس مسیحائی کے لمس پہ آنکھیں میچتے ان کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔کاظم صاحب نے بھی روتے ہوئے انہیں اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔آج رات وہ دونوں رو رہے تھے خوب رورہے تھے مگر ایک دوسرے سے مل جانے کی خوشی میں کیونکہ قسمت نے ایک بار پھر انہیں ملایا تھا۔دو دوست جو کبھی ایک دوسرے پہ جان چھڑکتے تھے آج اس ذات نے ان دونوں کو ایک ہی راہ کا مسافر بنادیا تھا جہاں اب انہیں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامتے ہمقدم چلنا تھا مسکراتے چہروں کے ساتھ۔جہاں ایک خوشیوں بھری زندگی ان کی منتظر تھی۔

_____

All rights reserved to novelslounge.com

"عشب حوصلہ کرو سب ٹھیک ہوگا پریشان مت ہو میری جان۔"

کاظم صاحب اسے آپریشن تھیٹر کے باہر مسلسل ٹہلتا دیکھ کر تسلی دینے والے انداز میں گویا ہوئے۔کاظم صاحب نے ایک نظر دین کو دیکھا تو وہ پلکیں جھپکتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور دین کو تسلی دی۔

عائشہ حیرت ہے تم اتنی بڑی ہوکر روؤں گی تو پھر میں بچوں سے کیا توقع"

"رکھوں۔بس علایہ اور بچے کی اچھی صحت کیلیے دعا کریں سب۔

وہ عائشہ کو روتا دیکھ تاسف سے ڈپٹنے والے انداز میں بولے۔عائشہ نے خجل ہوتے سرعت سے انکھیں پونچھی تھی۔صبح صبح علایہ کی طبیعت خراب ہوجانے کی بدولت وہ سب اسے ہسپتال لائے تھے جہاں اسے ایڈمٹ کرلیا گیا تھا۔ابھی بھی اندر اس کا آپریشن چل رہا تھا اور باہر سب کی جان پہ بنی ہوئی تھی۔عشب کی حالت تو کچھ زیادہ ہی ابتر تھی کیونکہ وہ اسی کی اولاد کو دنیا میں لانے کی خاطر زندگی اور موت کی جنگ لڑرہی تھی۔جزاء عائشہ کے ساتھ بیٹھی مسلسل آیت الکرسی کا ورد کررہی

All rights reserved to novelslounge.com

تھی۔معاً ایک گھنٹے کے کٹھن انتظار کے بعد ڈاکٹر نے باہر آتے ان کی تڑپتی ہوئی سماعتوں میں یہ خوشکن الفاظ انڈیلتے ان کے چہروں پہ مسکان بکھیر دی تھی۔یہ وقت ان سب کیلیے بہت مشکل تھا کیونکہ اندر جو وجود تھا وہ ان سب کیلیے ہی بہت اہمیت رکھتا تھا جو ان سب کی خوشیوں کا باعث تھا۔

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔ان کو روم مین شفٹ کردیا گیا ہے۔کچھ دیر میں انہیں"
"ہوش آجائے گا پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں۔

ڈاکٹر پیشہ وارانہ مسکراہٹ سمیت بولتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔عشب تو بغیر سب کی پرواہ کیے وہی سجدہ ریز ہوگیا تھا۔ہر جانب کھلکھلاہٹیں گونج رہی تھی۔کاظم صاحب نے مٹھائیوں کے بھرے بھرے ٹوکرے پورے ہسپتال میں بنٹوائے تھے کیونکہ ان کے خاندان کا چشم و چراغ اس دنیا میں آیا تھا۔

"یہ کتنا پیارا ہے ماشآاللہ۔"

"اس کا نام کیا رکھیں گے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

"یہ تو اپنے دادا پہ گیا ہے۔"

اس طرح کی کتنی ملی جلی آوازیں تھی جو اس نے ہوش میں آتے ہی سنی تھی۔آنکھیں میچتے تکلیف پہ قابو پاتے اس نے اللہ کا شکر ادا کیا تو اس کی آنکھوں سے تواتر آنسو بہہ نکلے۔اس نے جوں ہی اپنی موندی موندی آنکھیں کھولی اپنے اوپر جھکے عشب کو دیکھتے وہ مزید شدتوں سے رودی تھی۔

"ہمارا حسن واپس لوٹ آیا علایہ۔اللہ نے ہمیں حسن کو واپس لوٹادیا۔"

وہ اس کی سرد پیشانی سے پیشانی ٹکائے نم لہجے میں بولا۔اس کی آنکھ سے ایک بےآواز آنسو ٹوٹتے علایہ کی آنکھ میں گرا تھا۔وہ مسکرائی تھی نم آنکھوں سمیت جیسے دل اس آمد پہ شاداں ہو۔اس کا دل الگ پڑلے پہ دھڑک رہا تھا۔

"اس کا نام کیا سوچا ہے آپ لوگوں نے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

جزاء نے جوش سے پوچھا۔اب وہ بچہ دین کی گود میں موجود تھا۔ناجانے وہ دین کو وہ بچہ حسن کا عکس لگا تھا۔وہ چپکے سے اپنی آنکھ میں آئی نمی کو صاف کرگیا۔

"حسن۔حسن عشب خانزادہ۔"

یہ الفاظ بیک وقت دونوں کے لبوں سے ادا ہوئے تو وہاں موجود ہر فرد ساکت رہ گیا۔اتنے خوشگوار ماحول میں اس کی یاد ایک سرد ہوا کا جھونکا ثابت ہوئی تھی۔معاً دین نے اس کی پیشانی چومتے حسن کو علایہ کی جانب بڑھایا جسے وہ کپکپاتے ہاتھوں سے تھام گئی تھی۔کئی آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ گرے تھے۔

"ویلکم حسن۔"

یہ الفاظ بولتے ہوئے اس کی زبان لڑکھڑائی تھی۔علایہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اس کے کہنے پہ ہولے سے ہنسا تھا۔مطلب وہ اس کی بات سمجھا تھا۔باقی سب بھی حیرت سے کنگ اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔علایہ اس کی پیشانی کو چھوتے پھپھک پھپھک کر رودی۔یہ منظر وہاں موجود سب کو آبدیدہ کرگیا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

____

وقت کا کام ہے گزرنا تو وہ گزرتا چلا جاتا ہے۔چھ سال کا عرصہ کس طرح بیتا کسی کو خبر نہ ہوئی۔مگر وقت نے کچھ زخم دیے تو مرہم بھی دیے تھے جس کی بدولت انہوں نے پھر سے جینا سیکھا تھا جس میں حسن سب سے اوپری درجہ رکھتا تھا۔

"حسن گیٹ ریڈی۔یور بابا اینڈ ماموں از ویٹنگ فور یو۔کم آن بے بی۔"

علایہ چھ سالہ حسن کے گال چومتے ہوئے اس کی جیکٹ درست کرتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔

"ماما مگر ہم جہاں کہاں رہے ہیں۔کیا روج) عروج جزا اور دین کی بیٹی (بھی جائے گی۔"

وہ منہ بناتے ہوئے آخر میں دمکتے چہرے کے ساتغ بولا۔علایہ نے اس کے سر پہ کیپ درست کرتے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"آج تاریخ کیا ہے۔"

اس نے محبت سے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا ہوا بولا۔

"آج 14 اکتوبر اوہ یس آج ہم حسن چاچو سے ملنے جارہے ہیں۔"

ایکدم وہ خوشی سے چلایا۔علایہ نے نم نگاہوں سمیت اس کی جانب دیکھا تھا۔حسن بغیر کوئی وقت ضائع کیے علایہ کا گال چومتے باہر کی جانب بھاگا۔نیچے لاؤنج میں پہنچتے ہی اس نے صوفوں پہ بیٹھے عائشہ اور کاظم کے گال پہ بوسہ دیتے باہر کی جانب بھاگ گیا۔وہ دونوں اس کی جلدبازی پہ ہنس دیے تھے جانتے تھے وہ کس سے ملنے کی خاطر اتاولا ہورہا ہے۔

"آئی رئیلی مسڈ یو سو مچ حسن۔میں اپنے بیٹے کو بلکل تمہارا پرتو بناؤں گی دوسروں کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھیرنے والا۔تم نے کہا تھا کہ تم مجھ سے محبت کرتے تھے۔تم غلط تھے حسن۔آج میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ اس وطن کیلیے تمہاری محبت میری محبت سے زیادہ پاکیزہ تھی۔تمہاری منزل میں نہیں کچھ اور تھی جسے

All rights reserved to novelslounge.com

تم حاصل کرچکے ہو۔تم شہادت جیسے رتبے پہ فائز ہوتے خود تو امر ہوگئے مگر ہم سب کو ایک ایسے نقصان سے روشناس کراگئے جس کا مداوا کسی صورت ممکن نہیں۔"

وہ بھیگی آنکھوں سمیت اس کی مسکراتی تصویر سے مخاطب تھی۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اس کی بات پہ مسکرایا ہو۔ہاں وہ مسکرایا تھا ہمیشہ کی طرح اس کے لبوں پہ مسکراہٹ دیکھ کر۔وہ درست کہتا تھا کہ علایہ کے لبوں پہ ہنسی حسن کے لبوں پہ بھی مسکراہٹ لے آتی تھی ہاں وہ خلوص سے بھرپور محبت کرتا تھا۔

_____

پورے شہر میں گہرے سناٹے کا راج تھا۔ٹائر کے چرچرانے کی آواز قبرستان کی حدود میں آتے صاف محسوس کی گئی تھی۔اس نے گاڑی سے اترتے ایک جانب سے دین کا جبکہ دوسری جانب سے عشب کی انگلی تھامی۔وہ دونوں ٹھٹھکے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

میں ہمیشہ آپ دونوں کے درمیان میں رہوں گا تاکہ آپ لوگ چاہ کر بھی مجھے" فراموش نہ کرسکیں۔ویسے میں جانتا ہوں کہ آپ میں سے کوئی بھی مجھے بھول نہیں سکتا مگر مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ درمیان میں رہنے سے آپ دونوں کی کچھ "انرجی وقتاً فوقتاً مجھے ملتی رہتی ہے۔اسی لیے تو میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

حسن کی آواز کی بازگشت ان دونوں کو اپنی سماعتوں میں ہوتی محسوس ہوئی۔ان دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور نمی چھپانے کی خاطر نظریں چڑا گئے۔

وہ ہنوز ان دونوں کا ہاتھ تھامے مطلوبہ قبر کی جانب بڑھ رہا تھا۔جہاں ایک سایہ دار شجر نے سایہ کیا ہوا تھا انہیں یاد تھا کہ حسن کی پیدائش پہ انہوں نے وہ پودے کا بیج بویا تھا جو آج اس شجر کی.صورت اختیار کرگیا تھا۔انہوں نے قبر پہ نظر دوڑائی جہاں تختی پہ بہت ہی.واضح لفظوں میں لکھا ہوا تھا شہید کیپٹن حسن رضا۔ان تینوں نے بیک وقت دعا کیلیے ہاتھ اٹھائے تھے۔دعا سے فراغت حاصل کرتے

All rights reserved to novelslounge.com

ہی حسن بے ساختہ جھکا اور اس کی قبر کی مٹی کو اپنی آنکھوں سے لگاتے چوم گیا۔اس دوران اس کے چہرے پہ ایک مسکراہٹ تھی فخر تھا۔

آئی رئیلی لو یو حسن چاچو۔میں نے آپ کو دیکھا تو نہیں مگر ماما سیڈ کہ وہ آپ سے" بہت پیار کرتی تھی تو میں بھی آپ سے پیار کرتا ہوں۔اینڈ بابا اینڈ ماموں سیڈ کہ آپ بہت سٹرونگ تھے اور آپ کو شہادت نصیب ہوئی اور نانوں کہتی ہیں کہ شہادت تو نصیب والوں کو ملتی ہے آپ دیکھیے گا میں بھی آپ کی بابا کی اور ماموں "کی طرح سٹرنگ بنوں گا اور پھر میں بھی شہادت کے رتبے پہ فائز ہونگا۔

وہ ایک بار پھر جھکا تھا اور اس کے قبر پہ عقیدت سے لب رکھ گیا۔یہ سب کہتے اس کی آنکھوں میں ایک عزم سا تھا۔دین اور عشب نے تڑپ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا مگر وہ ایک عہد قائم کرچکا تھا ایک نئی داستان رقم کرنے کی۔

All rights reserved to novelslounge.com

عشب کے کہنے پہ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے الٹے قدموں سے ان کی تلقید میں چل دیا معاً اپنی آنکھوں کے سامنے واضح ہوتے شہید کیپٹن حسن رضا کے ،وجود کو دیکھتے وہ چمکتی نگاہوں سے مسکرایا تھا۔ہاں وہ اسے دیکھ سکتا تھا

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہولے سے ہاتھ ہلاگئے معاً وہ پتھر سے ٹھوکر لگنے کی بدولت بری طرح لڑکھڑایا۔

"حسن بی کیئر فل۔"

ان دونوں کی آواز پہ عقب میں موجود حسن رضا کا دھندلا ہوتا عکس کھل کر ہنسا تھا۔ہاں وہ آج بھی ان سب کے دلوں میں بستا تھا۔

"یس بابا کمنگ۔آئی ایم بریو لائک حسن چاچو۔"

اس کے جملے کی بازگشت ان سنسان ماحول میں پوری شدت سے ہوئی تھی۔

"ہاں تم ہم میں نا ہو کر بھی ہمی میں ہو بھائی کی جان۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عشب نے آرزدگی سے سوچتے آنکھیں میچی۔دین نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو میچتے اسے حوصلہ دیا اور وہ دونوں ایک نئے سفر کی جانب چل دیے۔سات سال کا عرصہ بیت چکا تھا مگر ان کا گھاؤ ابھی بھی تازہ تھا۔

پھر ایکدم سکوت چھاگیا۔گاڑی کے پہیوں کی آواز بہت دور ہوتی چلی گئی تھی۔

یہ جو دو لمبے چوڑے وجود ہیں نا یہ پاک آرمی کے نوجوان ہے۔ان کے سائے کی امان میں تم ہمیشہ محفوظ محسوس کرو گے۔یہ تم پہ ایک خراش تک نہیں آنے دے گے کیونکہ یہ محافظ ہے اس وطن کے محافظ۔اس مٹی کے محافظ یہ اپنی جان تو داؤ پہ لگادیں گے مگر تم پہ ایک آنچ نہیں آنے دیں گے۔"

حسن کا عکس آسودگی سے مسکراتے ہوا میں تحلیل ہوا تھا۔

میری وفا کا تقاضہ ہے کہ میں جان نثار کروں

اے وطن میں تیری مٹی سے ایسا پیار کروں

All rights reserved to novelslounge.com

میرے لہو سے جو تیری بہار باقی ہو

میرا نصیب کہ میں ایسا بار بار کروں

خون دل سے جو چمن کو بہار سونپ گیا

اے کاش ان میں خود کو شمار کروں

میری دعا ہے کہ میں بھی شہید کہلاؤں

میں کوئی کام کبھی ایسا یادگار کروں۔

_____

ختم شد۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com